

کتاب الحج والعمرة

10

تفہیم السنۃ

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

حج اور عمرہ کے مسائل

للہ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

PDFBOOKSFREE.PK

2 شیش محل روڈ لاہور

7232808

جلالت پبلکیشنز

Courtesy: www.pdfbooksfree.pk

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئین کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالب دُعا سعید خان



PAKISTAN VIRTUAUL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

10

فیوض السنی

کتاب الحج والعمرة

حج اور عمرہ کے مسائل

PDFBOOKSFREE.PK

مُحَمَّد قَبَالِ کیدانی

حَدِیث پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان



جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب :	حج اور عمرہ کے مسائل
مؤلف :	محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام :	خالد محمود کیلانی
طابع :	ریاض احمد کیلانی
کپوزنگ :	ہارون الرشید کیلانی
ناشر :	بکھارن پبلشنگس پرائیویٹ لمیٹڈ
قیمت :	105 روپے

PDFBOOKSFREE.PK



مینجر حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ ● لاہور ● پاکستان
☎ 042-7232808 - 0300-4903927

سندھی میں ”مفہوم السنہ“ کی کتب کے لئے

احمد علی عباسی، F-1058 گاڑی کھاتہ، النجیب مارکیٹ، حیدر آباد، سندھ



PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نمبر شمار
6	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
34	حج اور عمرہ کے مسائل ایک نظر میں	اَحْکَامُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرًا	2
42	عمرہ کا مسنون طریقہ ایک نظر میں	صِفَةُ الْعُمْرَةِ الْمَأْثُورَةِ مُخْتَصَرًا	3
44	حج تمتع کا مسنون طریقہ ایک نظر میں	صِفَةُ الْحَجِّ التَّمَتُّعِ مُخْتَصَرًا	4
46	حج افراد کا مسنون طریقہ ایک نظر میں	صِفَةُ الْحَجِّ الْمَفْرَدِ مُخْتَصَرًا	5
47	حج قرآن کا مسنون طریقہ ایک نظر میں	صِفَةُ الْحَجِّ الْقِرَانِ مُخْتَصَرًا	6
48	حج کی فرضیت	فَرَضِيَةُ الْحَجِّ	7
50	حج اور عمرہ کی فضیلت	فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ	8
56	حج کی اہمیت	اَهْمِيَةُ الْحَجِّ	9
58	حج اور عمرہ، قرآن مجید کی روشنی میں	الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ	10
64	حج کی شرائط	شُرُوطُ الْحَجِّ	11
69	میقات کے مسائل	اَلْمَوَاقِیْتُ	12
76	احرام کی قسمیں	اَنْوَاعُ الْاِحْرَامِ	13

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
14	فَسَخُ الْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ	حج کی نیت کو عمرہ کی نیت میں بدلنا	80
15	أَحْكَامُ الْإِحْرَامِ	احرام کے مسائل	81
16	مُبَاحَاتُ الْإِحْرَامِ	حالت احرام میں جائز امور	87
17	مَنْعَوَاتُ الْإِحْرَامِ	حالت احرام میں ممنوع امور	94
18	الْفِدْيَةُ	فدیہ کے مسائل	99
19	التَّائِيَةُ	تلبیہ کے مسائل	103
20	دُخُولُ مَكَّةَ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخل ہونے کے مسائل	107
21	أَنْوَاعُ الطَّوَافِ	طواف کی اقسام	111
22	الطَّوَافِ	طواف کے مسائل	113
23	عَلَى الْحَاجِّ كَمْ طَوَافًا؟	حاجی پر کتنے طواف واجب ہیں	127
24	السَّعْيُ	سعی کے مسائل	129
25	عَلَى الْحَاجِّ كَمْ سَعْيًا؟	حاجی پر کتنی سعی واجب ہیں	137
26	أَيَّامُ الْحَجِّ	ایام حج کے مسائل	139
139	ا- 8 / ذی الحجۃ ، یَوْمُ التَّرْوِيَةِ	ا- 8 / ذی الحجۃ، یوم الترویہ کے مسائل	139
141	ب- 9 / ذی الحجۃ ، یَوْمُ الْعَرَفَةِ	ب- 9 / ذی الحجۃ، یوم عرفہ کے مسائل	141
148	ج- 9 / ذی الحجۃ ، لَيْلَةُ الْجُمُعِ	ج- 9 / ذی الحجۃ، مزدلفہ کی رات کے مسائل	148
152	د- 10 / ذی الحجۃ ، یَوْمُ النَّحْرِ	د- 10 / ذی الحجۃ، قربانی کے دن کے مسائل	152
155	رَمَى الْجُمُرَةِ الْعَقَبَةِ	جرمہ عقبہ کی رمی کے مسائل	155
161	النَّحْرُ	قربانی کے مسائل	161
165	الْحَلْقُ وَالْتَقْصِيرُ	سر منڈوانے اور بال کٹوانے کے مسائل	165

صفحہ نمبر	نام ابواب	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نمبر شمار
168	طواف زیارت کے مسائل	طَوَافُ الزِّيَارَةِ	30
170	ایام تشریق کے مسائل	اَيَّامُ التَّشْرِيقِ	31
174	طواف وداع	طَوَافُ الْوَدَاعِ	32
176	خواتین کا حج	حَجُّ النِّسَاءِ	33
179	بچہ کا حج	حَجُّ الصَّبِيِّ	34
181	دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے مسائل	اَلْحَجُّ عَنِ الْغَيْرِ	35
181	ا۔ زندہ آدمی کی طرف سے حج کرنا	ا۔ اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ	
183	ب۔ میت کی طرف سے حج کرنا	ب۔ اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ	
185	مکہ مکرمہ کی حرمت کے مسائل	حُرْمَةُ مَكَّةِ الْمُكْرَمَةِ	36
189	مدینہ منورہ کی حرمت کے مسائل	حُرْمَةُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ	37
193	مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے مسائل	زِيَارَةُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ	38
196	قبر مبارک ﷺ کی زیارت کے مسائل	زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ	39
202	مسجد قباء کی زیارت کے مسائل	زِيَارَةُ مَسْجِدِ قُبَاءَ	40
203	قبروں کی زیارت کے مسائل	زِيَارَةُ الْقُبُورِ	41
204	خطبات حجۃ الوداع	خُطَبَاتُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ	42
212	متفرق مسائل	مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٍ	43
224	قرآن مجید اور حدیث شریف کی دعائیں	اَلْاَدْعِيَةُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَةِ	44

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْاَمِیْنِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ،

اَمَّا بَعْدُ !

مکہ المکرمہ، خطہ زمین پر اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین سرزمین، پرکشش اور پر جلال کعبۃ اللہ کی سرزمین، شعائر اللہ کی سرزمین، معجزات کی سرزمین، امن و سلامتی کی سرزمین، فیوض و برکات کی سرزمین، خیرات و ثمرات کی سرزمین، سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں اور تمناؤں کی سرزمین، سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے جذبہ تسلیم و رضا کی سرزمین ولادت محمدی اور بعثت نبوی ﷺ کی سرزمین، سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی صدائے اُحد سے معمور فضاؤں کی سرزمین، سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی داستان وفا کی سرزمین شہادت کہ الفت میں قدم رکھنے والے آل یا سر رضی اللہ عنہ کی سرزمین، مرکز انقلاب، منبع توحید، سرچشمہ رشد و ہدایت، بقعہ رحمت و انوار کی سرزمین، جہاں جنت سے لایا گیا پتھر حجر اسود موجود ہے جس پر رسول رحمت ﷺ نے آنسو بہائے، جہاں ملتزم ہے جس پر سرور عالم ﷺ نے یوں اپنے رخسار مبارک رکھے جیسے بچہ اپنی ماں کی چھاتی سے چٹ جاتا ہے، جہاں جنت سے لایا گیا پتھر مقام ابراہیم بھی ہے، جہاں رکن یمانی ہے جس کے چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں جہاں قدرت کا ایک لافانی معجزہ زمزم ہے جس میں ہر مرض کی دوا اور ہر دکھ کا درماں موجود ہے۔ جہاں کوہ صفاہ اور مروہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی نشانیوں میں سے نشانی قرار دیا ہے یہی وہ سرزمین ہے جہاں منی کے وہ خوش نصیب ذرات ہیں جہاں امام الموحدین سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے نوجوان بیٹے کے گلے پر چھری چلائی یہی وہ سرزمین ہے جہاں میدان عرفات کے وہ مبارک سنگریزے ہیں جن پر

کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں خالق ارض و سماء میزبان ہوتا ہے اور اس کے مسکین و محتاج بندے معزز مہمان قرار پاتے ہیں۔ یہی وہ سرزمین ہے جہاں صرف دولت دین ہی نہیں دولت دنیا بھی ملتی ہے۔ اس سرزمین پر جو شخص جتنا بڑا بھکاری بن کر آتا ہے اتنا ہی زیادہ عز و شرف کا مستحق ٹھہرتا ہے، جو شخص جتنا زیادہ ہاتھ پھیلائے کے آداب سے واقف ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ اعزاز و اکرام کا مستحق قرار پاتا ہے۔ یہاں خالق و مخلوق کے درمیان کوئی پردہ اور حجاب باقی نہیں رہتا۔ احساس قربت اور نزول رحمت کے نظارے انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

پس اے مصائب و آلام کے مارے ہوئے در ماندہ حال لوگو! گناہوں اور معصیت میں ڈوبے ہوئے انسانو! آؤ اس سرزمین کی طرف جہاں خالق کائنات خود میزبان ہوتا ہے، جو بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ جو ایک بالشت آگے بڑھنے پر ایک بازو آگے بڑھتا ہے، جو ایک ہاتھ آگے بڑھنے پر دو ہاتھ آگے بڑھتا ہے، جو چل کر آنے والوں کی طرف دوڑ کر آتا ہے جو ہر روز اپنے خطا کار بندوں کے گناہ معاف کرنے کے لئے آسمان دنیا پر جلوہ فرما ہوتا ہے جس کی رحمت اس کے غصہ پر غالب ہے جس کی مغفرت زمین و آسمان کی وسعتوں سے بھی وسیع تر ہے۔ آؤ اس سرزمین کی طرف جہاں ایک دن میں اتنے آدمی جہنم کی آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں جتنے سارے سال میں کسی اور دن نہیں ہوتے۔ آؤ اس سر زمین کی طرف جہاں سے آدمی اس طرح گناہوں سے پاک لوٹتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، کان لگا کر ذرا غور سے سنو اللہ کا پیغام لانے والا ہمارے لئے کیا پیغام لایا ہے۔

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝﴾ (53:39)

”(اے نبی ﷺ)! کہہ دو کہ اے میرے (اللہ کے) بند و جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔ (سورۃ الزمر، آیت نمبر 53)

حج کی مختصر تاریخ

قدیم عرب اقوام کی دو شاخیں زیادہ مشہور ہیں۔

① عرب عاربہ

جنہیں قحطانی عرب کہا جاتا ہے۔ ان کا جد امجد یعر بن یسجب بن قحطان ہے۔

② عرب مستعربہ

جنہیں عدنانی عرب کہا جاتا ہے ان کے جد امجد سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

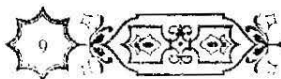
سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام قریباً چار ہزار سال قبل عراق کے شہر ”أور“ میں پیدا ہوئے۔ ”أور“ جہاں دنیاوی لحاظ سے بہت بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز تھا وہاں دینی لحاظ سے بھی شرک کا بہت بڑا مرکز تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا والد ”آزر“ اپنی قوم کا پر و ہت اور پیشوا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہوش سنبھالا تو سوچنے لگے کہ قوم جن بتوں اور پتھروں کو اپنا معبود سمجھتی ہے یہ نہ بول سکتے ہیں نہ چل پھر سکتے ہیں۔ نہ کھا پی سکتے ہیں نہ کسی کو نفع نقصان دے سکتے ہیں نہ ہی کسی کو زندگی اور موت دے سکتے ہیں تو پھر انہیں اپنا رب کیوں مانا جائے؟ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاف صاف اعلان فرمادیا

﴿إِنِّیْ وَجْهْتُ وَجْهَیْ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝﴾ (80:6)

”میں نے یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور

میں ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔“ (سورۃ الانعام، آیت نمبر 80)

اس واضح اور کھلے اعلان میں توحید کے بعد باپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قتل کرنے اور گھر سے نکالنے کی دھمکی دے دی۔ باپ کا یہ جارحانہ طرز عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے ثبات میں ذرا سی لغزش بھی پیدا نہ کر سکا اور آپ ایک لمحہ کی تاخیر کئے بغیر باپ کی وراثت گدڑی اور جاہ و عزت سب کچھ چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔



حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا تصادم حکومت وقت کے ساتھ ہوا۔ اپنی مشرک قوم کو مشرک کی حقیقت سمجھانے کے لئے موقع پا کر سرکاری خانقاہ میں گھس گئے اور بڑے بت کے علاوہ تمام بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے کلباڑا بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا، جب لوگوں کو علم ہوا تو آپ کو بادشاہ کے دربار میں طلب کیا گیا اور پوچھا گیا

”ابراہیم! کیا تو نے ہمارے خداؤں کے ساتھ یہ حرکت کی ہے؟“

آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا

”یہ سب کچھ معبودوں کے سردار نے کیا ہے، ان ٹوٹے ہوئے خداؤں سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہیں۔“ پھر مزید فرمایا ”لوگو! کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کر رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان پہنچانے پر۔ افسوس ہے تم پر اور تمہارے معبودوں پر جن کی تم عبادت کر رہے ہو، اللہ کو چھوڑ کر کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے؟“ (سورۃ الانبیاء، آیت نمبر 22/23/26/27)

اس موقع پر بتوں کا نہ بول سکتا، نفع و نقصان نہ پہنچا سکتا ایک ایسی کھلی حقیقت تھی جس کا انکار ممکن نہ تھا، لہذا دوسرا سوال یہ پوچھا گیا ”پھر تمہارا رب کون ہے؟“ آپ نے جواب دیا ”میرا رب وہ ہے جس کے اختیار میں زندگی اور موت ہے۔“ تب بادشاہ نے جواب دیا ”زندگی اور موت تو میرے اختیار میں ہے۔“ تب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فوراً ارشاد فرمایا ”اچھا تو (میرا) اللہ سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو ذرا اسے مغرب سے نکال لا۔“ یہ (دلیل) سن کر کافر (بادشاہ) ششدر رہ گیا۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 258) اس مدلل اور مسکت جواب پر غور کرنے کی بجائے یہ شاہی فرمان جاری کیا گیا۔ ”جلاؤ الواس کو اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔“

حکومت کا یہ ظالمانہ فیصلہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عقیدہ توحید سے منحرف نہ کر سکا آپ پہاڑوں کی سی استقامت اور بلندی کے ساتھ اپنے عقیدہ پر ڈٹے رہے۔ وہ ایک موحد جس کے ساتھ نہ کوئی لاؤ لشکر تھا نہ کوئی جماعت تھی نہ اسے کوئی وسائل حرب و ضرب میسر تھے نہ ہی اس کے پاس کوئی قوت تھی۔ تنہا پوری مشرک قوم پر بھاری ثابت ہوا، اسے راستے سے ہٹانے کے لئے پوری قوم حرکت میں آگئی۔ آگ کا لاؤ تیار کرایا گیا اور وہ جو پہلے ہی اپنے مالک حقیقی کے نام پر اپنی جان کے علاوہ ہر چیز قربان کر کے

آیا تھا اب اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کرنے کے لئے بے خطر آتش نمرود میں کود گیا۔ تب زندگی اور موت کے حقیقی مالک کی طرف سے فرمان جاری ہوا۔

﴿قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾ (69:21)

”ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جا ابراہیم کے لئے۔“ (سورۃ الانبیاء، آیت

نمبر 69)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے بالکل محفوظ اور مامون باہر نکل آئے۔

اس مشرک قوم کی بد نصیبی ملاحظہ ہو کہ اتنا بڑا معجزہ دیکھنے کے باوجود کوئی ایک آدمی بھی آپ پر ایمان نہ لایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں سے ہجرت کا حکم دے دیا اور آپ عقیدہ توحید کی خاطر اپنا آبائی وطن ترک کر کے شام کے شہر ”خران“ تشریف لے گئے۔ وہاں سے فلسطین کا سفر اختیار کیا۔ ایک مرتبہ اپنی بیوی حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ مصر تشریف لے گئے۔ بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے بری نیت سے دونوں کو دربار میں طلب کیا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور دعا فرمائی جو قبول ہوئی اور بادشاہ اسی وقت اللہ کی پکڑ میں آ گیا۔ جس سے بادشاہ سمجھ گیا کہ یہ خاتون اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص مقرب بندی ہے، چنانچہ اس نے توبہ کی اور اپنی بیٹی ہاجرہ کو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں دے دیا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے خود حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کر دیا۔

مصر سے حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس فلسطین تشریف لائے اور اسے اپنی دعوت کا مرکز بنایا۔ اسی (80) سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے لطن سے آپ کو ایک بیٹا (حضرت اسماعیل علیہ السلام) عطا فرمایا۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا ابھی تک بے اولاد تھیں۔ اس لئے دونوں بیویاں اکٹھی نہ رہ سکیں لہذا آپ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو لے کر حجاز تشریف لے آئے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی بیوی اور بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ وادی میں ٹھہرا دیا۔ واپس جانے لگے تو بیوی نے بار بار سوال کیا کہ ”آپ ہمیں اس جنگل بیاباں میں کس کے سہارے چھوڑے جا رہے ہیں؟“ اپنی رفیقہ حیات اور چند ماہ کے جگر گوشہ سے جدائی کا تصور یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جذبات میں تلاطم برپا کر رہا ہوگا۔ آپ نے واپس پلٹے اور دیکھے بغیر صرف اتنا جواب دیا ”اللہ کے حکم پر“ تب وہ اللہ کی بندی سراپا تسلیم و

رضابن گیس اور کہا کہ ”پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔“ اس طرح آپ اپنے اہل و عیال سے نامعلوم عرصہ کے لئے جدا ہو گئے۔ کچھ آگے جا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور ہاتھ پھیلا کر وہ دعا مانگی جس کے اثرات آج ہر مسلمان اس وادی ثمرات و برکات میں پہنچ کر خود دیکھ سکتا ہے۔

﴿رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لَیْقِیْمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِیْ اِلَیْهِمْ وَاَرْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ﴾ (37:14)

”اے پروردگار! میں نے ایک بے آب و گیاہ وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لایا ہے۔ پروردگار! یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ لوگ یہاں نماز قائم کریں، لہذا تو لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا اور انہیں کھانے کو پھل دے شاید کہ یہ شکر گزار بنیں۔“ (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 37)

ایسی جگہ جہاں پر حشرات الارض اور جنگلی درندوں کی موجودگی کا امکان تو ہر وقت موجود تھا لیکن کسی نغمسار اور ہمدرد انسان کی موجودگی کا تصور بھی محال تھا۔ جہاں چند دنوں کی خوراک ختم ہونے کے بعد بظاہر غذا حاصل ہونے کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے۔ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اہل و عیال کو تنہا چھوڑ کر اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے ایسی جگہ رہائش اختیار کر کے اللہ پر توکل کا ایسا نمونہ پیش کیا جو رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ رہے گا۔

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے اہل و عیال کو اس بے آباد ویرانے میں لے جا کر بسانا بارگاہ ایزدی میں اتنا پسند آیا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے فیصلہ فرمادیا کہ جس شخص پر حج کی عبادت فرض ہو وہ اسی طرح اپنے گھر سے بے گھر اور وطن سے بے وطن ہو جس طرح میرا بندہ اپنے گھر سے بے گھر اور اپنے وطن سے بے وطن ہوا اور پھر اس مقام پر پہنچے جہاں ایمان نے شکست دی مادیت پرستی کو، عشق نے شکست دی عقل پرستی کو، اطاعت الہی نے شکست دی اطاعت نفس کو، محبت الہی نے شکست دی محبت عیال کو اور زندگی نے شکست دی موت کو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس لقا ووق صحرا میں اپنے اہل خانہ کے لئے جو متاع حیات چھوڑ کر گئے تھے وہ پانی کا ایک مشکیزہ اور چند کھجوریں تھیں جب وہ ختم ہو گئیں تو حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بھی پیاس محسوس

کرنے لگیں اور بچہ پیاس کی شدت سے رونے لگا۔

حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بے چین ہو کر قریب کی پہاڑی ”صفا“ کی طرف بھاگیں کہ شاید وہاں کوئی آدمی نظر آ جائے جس سے پانی لے سکیں، کوئی چیز نظر نہ آئی تو اسی پریشانی کے عالم میں دوسری پہاڑی ”مروہ“ کی طرف بھاگیں۔ اسی اضطراب اور پریشانی کے عالم میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر ہو گئے۔ ابھی ”مروہ“ پر ہی تھیں کہ ایک آواز سنی دیکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ایڑی مارنے سے پانی کا چشمہ وہیں نکل آیا جہاں سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام لیٹے تھے۔ یہ وہی چشمہ ہے جسے آب ”زمزم“ کہا جاتا ہے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے چشمہ کے گرد منڈیر بنا کر اسے حوض کی شکل دے دی۔ اب سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اطمینان سے خود بھی زمزم پیتیں اور بچے کو بھی اطمینان سے دودھ پلاتیں۔

لحہ بھر کے لئے تصور کیجئے کہ لقمہ و دوق و صحرا، اکیلی خاتون اور ساتھ چند ماہ کا بچہ، نہ کوئی بات سننے والا نہ سنانے والا، نہ کوئی دلا سہ دینے والا، نہ سہارا دینے والا، پُر ہول سناٹا، پہلی رات آئی ہوگی تو کیسے کٹی ہوگی، پھر جب متاع خور و نوش ختم ہوئی ہوگی، تو اس تنہائی میں ماں کی جان پر ہی بن آئی ہوگی۔ معصوم جگر گوشہ کو بھوک اور پیاس سے روتے دیکھ کر اکیلی ماں کا کلیجہ کٹ گیا ہوگا۔ پریشانی اور اضطراب کے عالم میں بچے کی سلامتی کے لئے مامتا کے ہاتھ والہانہ انداز میں بارگاہ رب العزت میں اٹھے ہوں گے اور پھر اسی مضطر بانہ کیفیت میں پانی کی تلاش میں بھاگ نکلی ہوں گی۔ کبھی صنار پر کبھی مروہ پر۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مومنہ بندی کی یہ اضطرابی بھاگ دوڑ اس طرح قبول فرمائی کہ اس تمام سعی و عبادت حج (یا عمرہ) کا رکن بنا دیا۔

کچھ مدت کے بعد ایک قبیلہ ”بنو جرہم“ کا ادھر سے گزر ہوا۔ پانی کی سہولت دیکھ کر انہوں نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے قیام کی اجازت چاہی۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پانی پر اپنا حق ملکیت تسلیم کر دیا تو ہونے اجازت دے دی۔

وقت بڑی تیزی کے ساتھ پر لگا کر اڑتا رہا۔ نوے سالہ بوڑھے باپ کی امیدوں کا سہارا بچپن کی دلیپن سے گزر کر جوانی کی بہاروں سے آشنا ہونے لگا تو قدرت نے اس مرتبہ باپ کے ساتھ بیٹے کا بھی امتحان لینے کا فیصلہ کر لیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ اپنے اکلوتے نوجوان بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور وفا شعار بندہ جو ابھی ابھی کتنے ہی کٹھن امتحانوں سے گزر کر آیا تھا، یہ خواب دیکھ کر نہ تو رنجیدہ ہوا اور نہ ہی مستقبل کے خدشات اور وساوس کا شکار ہوا بلکہ بلا تامل ایک اطاعت گزار غلام کی مانند اپنے آقا و مالک کی مرضی کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور حکم کی تعمیل کے لئے فوراً فلسطین سے مکہ مکرمہ پہنچ گیا۔

باپ جب بیٹے سے ملا ہوگا تو باپ نے اپنے جگر گوشہ کو سینے سے لگا کر خوب پیار کیا ہوگا۔ جب باپ نے بیٹے کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں تمہیں ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، تو فرمانبردار بیٹے نے تسلیم و رضا کے اسی طرز عمل کا مظاہرہ کیا جس کا مظاہرہ اس سے پہلے عظیم باپ کر چکا تھا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے:

﴿يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ (102:37)

”ابا جان! جو کچھ آپ کو حکم دیا جا رہا ہے، اسے کر ڈالئے۔ ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔“ (سورۃ الصافات، آیت نمبر 102)

سعادت مند بیٹے کا جواب سن کر باپ کو اطمینان ہو گیا اور دونوں باپ بیٹا اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تاریخ انسانی کا وہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا جس کا مشاہدہ نہ اس سے پہلے کبھی زمین و آسمان نے کیا نہ اس کے بعد کریں گے۔ اپنے جگر گوشہ کو منہ کے بل زمین پر لٹا دیا اور چھری تیز کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اس وقت تک پوری طاقت سے چھری اپنے بیٹے کے گلے پر چلاتے رہے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ صدانہ آگئی۔

﴿قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَبُكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ﴾ (105:37)

”(اے ابراہیم!) تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔“ (سورۃ الصافات، آیت نمبر 105)

چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھیج دیا گیا جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کر دیا۔

اپنے جگر گوشہ کو اپنے ہی ہاتھوں اللہ تعالیٰ کی محبت میں قربان کرنے کا عمل بارگاہ رب العزت میں

اس قدر باعث عز و شرف ٹھہرا کہ رہتی دنیا تک اہل ایمان کو خواہ وہ منیٰ میں ہوں یا منیٰ سے باہر مشرق میں ہوں یا مغرب میں یہ حکم دے دیا گیا کہ وہ ہر سال جذبہ ابراہیمی کے ساتھ ایک جانور ذبح کر کے اس عظیم الشان واقعہ کی یاد تازہ کیا کریں۔

اس انوکھے اور عجیب و غریب امتحان میں کامیابی کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایک بہت بڑے اعزاز سے نوازنے کا فیصلہ فرمایا۔ حکم دیا گیا کہ دنیا میں میرے لئے ایک گھر تعمیر کرو۔ باپ بیٹے نے خوشی خوشی گھر کی تعمیر شروع کر دی۔ تعمیر کرتے کرتے جب حجر اسود کی جگہ پہنچے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا ”بیٹا! کوئی اچھا سا پتھر ڈھونڈ کر لاؤ۔“ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر ڈھونڈ کر لائے، تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام وہاں کوئی دوسرا پتھر لگا چکے ہیں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا ”یہ پتھر کہاں سے آیا ہے؟“ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ”یہ پتھر اللہ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔“ (ابن کثیر) یہ وہی پتھر ہے جسے حجر اسود کہا جاتا ہے اور طواف کے ہر چکر میں جس کا استلام کیا جاتا ہے۔ جس کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”حجر اسود جنت سے بھیجا ہوا پتھر ہے جو دودھ کی طرح سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔“ (ترمذی)

دیواریں جب کافی اونچی ہو گئیں تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ایک پتھر اٹھا کر لائے جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے رہے یہ وہی پتھر ہے جسے ”مقام ابراہیم“ کہا جاتا ہے اور جس پر آنجناب علیہ السلام کے قدموں کے نشانات موجود ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق یہ پتھر بھی جنت سے بھیجا گیا ہے (ابن خزیمہ) خوش نصیب باپ اور بیٹا بیت اللہ شریف کی تعمیر کرتے رہے اور ساتھ ساتھ یہ دعا مانگتے رہے۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (127:2)

”اے پروردگار! ہم سے ہماری یہ خدمت قبول فرما تو سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔“ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 127)

بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل ہو گئی، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا:

﴿وَإِذْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ (27:72)

”اے ابراہیم! لوگوں میں حج کے لئے اعلان کر دو۔“ (سورۃ الحج، آیت نمبر 27)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا ”اس بے آباد ویرانے سے باہر آبادیوں تک میری آواز کیسے پہنچے گی؟“ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور اسے لوگوں تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ اعلان نہ صرف اس وقت کے زندہ انسانوں تک پہنچا دیا بلکہ عالم ارواح میں تمام روحوں تک بھی یہ آواز پہنچا دی گئی جس جس شخص کی قسمت میں بیت اللہ شریف کی زیارت لکھی تھی اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے جواب میں ”کَیِّکَ“ کہی۔ حج کے تلبیہ کی اصل بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اسی اعلان کا جواب ہے۔ (ابن کثیر)

جب تک حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ رہے۔ بیت اللہ شریف کے متولی رہے۔ آپ کی وفات کے بعد قبیلہ بنو جرہم کے سردار بیت اللہ شریف کے متولی بنے۔ بنو جرہم کے دور میں ہی دین ابراہیمی میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ متولی حضرات نذرانوں اور ہدیوں کا مال ہڑپ کرنے لگے، چنانچہ قبیلہ بنو خزاعہ نے جدال و قتال کے بعد تولیت کا منصب بنو جرہم سے چھین لیا، لیکن ان کے زمانے میں بگاڑ مزید بڑھتا گیا۔ بیت اللہ شریف بت کدے کی شکل اختیار کر گیا۔ شرک کی انتہاء کا یہ عالم کہ لات، منات، عزیٰ اور جہل کے بتوں کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بت بھی بنا کر بیت اللہ شریف میں رکھ دئے گئے۔ بنو خزاعہ کے بعد بیت اللہ شریف کی تولیت قریش مکہ کے ہاتھ آ گئی۔ قریشی سردار قصی بن کلاب نے خزاعی سردار کی بیٹی سے شادی کر لی جس کے نتیجے میں قریشی داماد کو خزاعی سر سے کعبہ کی تولیت حاصل ہو گئی۔

بعثت نبوی ﷺ کے 21 سال بعد تک (یعنی 8 ہجری) تک بیت اللہ شرک اور بت پرستی کا مرکز بنا رہا اور طریق جاہلیت کے مطابق مشرک حج کرتے رہے۔ 18 ہجری میں آپ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو بیت اللہ شریف کو بتوں اور تصویروں سے پاک کیا۔ 9 ہجری میں حج فرض ہوا، تو آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور فریضہ حج، اسلامی شریعت کے مطابق ادا کیا گیا۔ 10 ہجری میں رسول اکرم ﷺ نے ایک لاکھ چوبیس (یا چالیس) ہزار جان نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معیت میں حیات طیبہ کا پہلا اور آخری حج ”حجۃ الوداع“ ادا فرمایا۔

حج کی بعض امتیازی تعلیمات

حج بلاشبہ ایک کثیر المقاصد اور کثیر الفوائد عبادت ہے جس کے دینی اور دنیاوی فوائد اس قدر ہیں کہ انہیں شمار کرنے کے لئے ایک الگ کتاب کے صفحات درکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس حقیقت کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا ہے:

﴿لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾

”لوگ یہاں آئیں اور آ کر دیکھیں کہ حج میں ان کے لئے کیسے کیسے دینی اور دنیاوی فوائد ہیں۔“

غور فرمائیے! حجاج کرام کا گھر بار اہل و عیال اور اپنی تمام مصروفیتیں چھوڑ کر اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے طویل سفر پر نکل کھڑے ہونا رجوع الی اللہ اور توکل علی اللہ کی ایک خاص کیفیت انسان کے اندر پیدا کر دیتا ہے۔ دوران سفر خالص اللہ کی رضا کے لئے ہر قسم کی تکلیف اور پریشانی برداشت کرنا یقیناً تزکیہ نفس کا باعث بنتا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں رہنے والے مختلف زبانیں بولنے والے مختلف لباس پہننے والے، مختلف رنگوں اور مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ایک ہی مرکز پر پہنچنے کے لئے چل پڑنا، میقات پر پہنچ کر اپنے قومی لباس اتار کر ایک ہی طرز کا سادہ سا فقیرانہ لباس پہن لینا، مساوات کی ایک ایسی عملی تعلیم دیتا ہے جس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ملتی۔ امیر، فقیر، شاہ، گدا، عربی، عجمی، شرقی، غربی سبھی لوگوں کا ایک ہی لباس میں، ایک ہی زبان میں، ایک ہی رخ پر ایک جیسے الفاظ میں ترانہ توحید بلند کرنا اور پھر ایک ہی وقت میں ایک ہی رخ پر ایک ہی طریقہ پر اپنے مالک و آقا کے حضور سجدہ ریز ہونا، زبان، رنگ، نسل اور وطن وغیرہ کے نام پر بنائی ہوئی قوموں کے خود تراشیدہ بتوں کو توڑ پھوڑ کر بس ایک ہی قوم۔۔۔ قوم رسول ہاشمی۔ بننے کا درس دیتا ہے ایک ہی رنگ، یعنی اللہ کا رنگ (صِبْغَةَ اللَّهِ) اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ حرم میں داخل ہونے کی پابندیاں، احرام کی پابندیاں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ امن و سلامتی اور عزت و احترام کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتی ہیں۔

غور کیجئے تو محسوس یہ ہوگا کہ اسلامی تعلیمات کا کوئی ایسا گوشہ باقی نہیں بچتا جس کی تعلیم دوران حج بلا واسطہ یا بالواسطہ نہ دی گئی ہو اتفاق اور اتحاد کی تعلیم قربانی و ایثار کی تعلیم، نظم و ضبط کی تعلیم، باہم و دگر مر بوط رہنے کی تعلیم، دعوت و جہاد کی تعلیم یکسوئی اور یکجہتی کی تعلیم مساوات اور موانعہ کی تعلیم امن و سلامتی کی

تعلیم وحدت ملت کی تعلیم رجوع الی اللہ کی تعلیم اتباع سنت کی تعلیم اور عقیدہ توحید کی تعلیم۔

عقیدہ توحید اور اتباع سنت اسلام کی دو بنیادی اور اہم ترین تعلیمات ہیں۔ ان کے بارے میں ہم تفصیل سے گفتگو کریں گے کہ کس طرح دوران حج ان دونوں باتوں کی تذکیر اور تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔

عقیدہ توحید

دین اسلام میں عقیدہ توحید کی اہمیت محتاج وضاحت نہیں عقیدہ توحید اگر درست نہ ہو تو کوئی بڑے سے بڑا نیک عمل بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے یہ بات ارشاد فرمائی

﴿لَنْ أَسْرُكَتَ لِيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (65:39)

”اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا کیا کرایا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔“ (سورۃ الزمر، آیت نمبر 65)

سورہ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ شرک کے لئے جنت حرام ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾ (72:5)

”جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔“ (سورۃ المائدہ، آیت نمبر 72)

رسول اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ نصیحت فرمائی:

﴿لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قَتَلْتَ أَوْ حُرِّقْتَ﴾

”اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی کو شرک نہ ٹھہرانا خواہ قتل کر دئے جاو یا جلاد دیئے جاو۔“ (مسند احمد)

قیامت کے روز رسول اکرم ﷺ کے چچا ابوطالب، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد، حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی انبیاء کے ساتھ گہرے خونی رشتے کے باوجود جہنم میں چلے جائیں گے صرف اس لئے کہ وہ عقیدہ توحید سے محروم ہوں گے۔ اس سے عقیدہ توحید کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آئیے ایک نظر دیکھیں کہ حج کس طرح حاجی کو عقیدہ توحید میں راسخ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

مقام حج یعنی مکہ مکرمہ پہنچنے سے کئی میل پہلے ہی جب حاجی میقات پر پہنچ کر احرام باندھتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی توحید، تحمید، کبریائی اور عظمت پر مشتمل تلبیہ ❶ پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے، مکہ پہنچ کر حاجی طواف کا آغاز کرتا ہے تو اسے اللہ کی کبریائی کے کلمات ادا کرنے کا حکم ہوتا ہے حتیٰ کہ طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کے پاس آ کر اسے یہی کلمات دہرانے ہوتے ہیں۔ دوران طواف حاجی کو کثرت سے اللہ کا ذکر تسبیح و تہلیل اور تحمید و تقدیس کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ طواف کے بعد سعی کے لئے صفا کی طرف جانے سے پہلے پھر ایک دفعہ حاجی کو حجر اسود کے سامنے آ کر ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ سعی کے آغاز سے پہلے حاجی کو صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی توحید و تکبیر اور حمد و ثناء کے وہ بہترین کلمات ادا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے جو رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر صفا پہاڑی پر کھڑے ہو کر ادا فرمائے ❷ یہی توحید، تکبیر اور حمد و ثناء کے کلمات مروہ پہاڑی پر دہرانے کا حکم دیا جاتا ہے۔ میدان عرفات میں رسول اکرم ﷺ نے جس دعا کو بہترین دعا قرار دیا ہے وہ ساری کی ساری عقیدہ توحید کی تعلیم پر مشتمل ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

”اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے حمد اسی کے لئے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (ترمذی)

قیام مزدلفہ کے دوران اللہ تعالیٰ کو مسلسل یاد کرنے کا حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَذَا كُمْ﴾ (198:2)

”مشعر الحرام (مزدلفہ کی پہاڑی کا نام ہے) کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس طرح اللہ نے تمہیں ہدایت دی ہے۔ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 198)

منیٰ سے عرفات، عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے مسلسل تلبیہ، تہلیل، تحمید اور

❶ تلبیہ کے مسائل مسئلہ نمبر 123 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❷ مذکورہ کلمات مسئلہ نمبر 208 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

تقدیس کے کلمات بلند آواز سے پکارنے کو ہی حج مبرور کہا گیا ہے۔ قربانی کرتے وقت اللہ کا نام اور اس کی کبریائی کے اظہار کا حکم دیا گیا ہے۔ رمی جمار کی ہر کنکری پھینکنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا نعرہ بلند کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ایام حج، خصوصاً ایام تشریق (11-12 اور 13 ذی الحجہ) کو سال بھر کے تمام دنوں کے مقابلے میں اس لئے افضل ترین دن قرار دیا گیا ہے کہ ان دنوں میں کثرت سے اللہ کی توحید اور تکبیر بیان کی جاتی ہے۔ ان ایام میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنے کا حکم بھی قرآن مجید میں دیا گیا ہے۔

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾ (203:2)

”اور اللہ کو گنتی کے ان چند دنوں میں خوب یاد کرو۔“ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 203)

گویا ایام حج میں قدم قدم پر حاجی کی زبان سے بار بار اللہ کی توحید، تکبیر، تحمید اور تقدیس کے کلمات نکلوا کر اس بات کا پورا پورا اہتمام کر دیا گیا ہے کہ اگر کوئی حاجی پورے فہم اور شعور کے ساتھ یہ ایام مسنون طریقے سے گزارے تو عقیدہ توحید حاجی کے دل و دماغ میں پوری طرح راسخ ہو جاتا ہے۔

اتباع سنت کی تعلیم

عقیدہ توحید کے بعد اتباع سنت دین اسلام کی دوسری اہم بنیاد ہے۔ رسول، چونکہ اللہ تعالیٰ کا پیغامبر اور نمائندہ ہوتا ہے۔ اس لئے رسول کی پیروی اور اتباع درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی پیروی اور اتباع ہے۔ قرآن مجید نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں واضح فرمایا ہے:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۝﴾ (80:4)

”جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل اللہ کی اطاعت کی۔“ (سورۃ النساء، آیت نمبر 80)

خود رسول اکرم ﷺ نے بھی ایک حدیث میں یہی بات ارشاد فرمائی ہے:

((مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ))

”جس نے میری اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے

گویا اللہ کی نافرمانی کی۔“ (بخاری و مسلم)

زندگی کے ہر معاملے میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور پیروی ہی وہ راستہ ہے جس میں دنیا اور

آخرت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (71:33)

”اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔“ (سورہ

الاحزاب، آیت نمبر 71)

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ))

”جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا۔“ (بخاری)

سنت رسول ﷺ کو نظر انداز کرنا یا ترک کرنا سراسر گمراہی اور موجب ہلاکت ہے۔ ارشاد باری

تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا﴾ (36:33)

”اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔“ (سورہ احزاب،

آیت نمبر 36)

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))

”جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے واضح طور پر یہ بات ارشاد فرمائی ہے ”جس نے

ثواب کی خاطر ایسا عمل کیا جو میری شریعت میں موجود نہیں، وہ عمل اللہ کے ہاں مردود اور غیر مقبول ہوگا۔“

(بحوالہ بخاری و مسلم)

اور یہ الفاظ تو آپ ﷺ اپنے ہر خطبہ میں ارشاد فرمایا کرتے تھے:

((وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِذَعَةٍ وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي

النَّارِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

”دین میں نئی بات ایجاد کرنا بدترین کام ہے اور دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی

ہے۔“ (بحوالہ بخاری و مسلم) اور ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔“ (نسائی)

مذکورہ آیات اور احادیث سے باسانی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسان کے نیک اعمال اللہ کے ہاں اسی صورت میں باعث اجر و ثواب ہوں گے جب وہ سنت رسول ﷺ کے مطابق ہوں گے جو اعمال سنت رسول سے ہٹ کر ہوں گے وہ اللہ کے ہاں غیر مقبول اور مردود ٹھہریں گے۔ مناسک حج پر ایک نظر ڈالنے اور غور فرمائیے کہ یہ مناسک شروع سے لے کر آخر تک کس طرح حاجی کو اتباع سنت کی تعلیم دیتے ہیں۔

8 ذی الحجہ کو حاجی مسجد الحرام چھوڑ کر ایک بے آباد سنگریزوں بھرے میدان میں خیمہ زن ہو جاتا ہے اگر محض اجر و ثواب ہی مطلوب ہو تو مسجد الحرام میں ادا کی گئی نمازوں کا ثواب منی کے مقابلے میں لاکھوں درجہ زیادہ ہے تو پھر حاجی مسجد الحرام کیوں چھوڑتا ہے؟ اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کا بتایا ہوا طریقہ یہی ہے۔ مختصر سے قیام کے بعد دوسرے روز یعنی 9 ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد حاجی پھر رخت سفر باندھتا ہے اور صرف چند کلومیٹر کے فاصلہ پر میدان عرفات میں جا ٹھہرتا ہے وہ مٹی وہی سنگریزے وہی آب و ہوا، عرفات میں آخر کون سی ایسی خوبی ہے جو منی میں نہیں؟ پھر لاکھوں انسانوں کا منی کی حدود سے نکل کر عرفات میں جا کر ٹھہرنا اپنے اندر کیا حکمت رکھتا ہے؟ یہی کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔

میدان عرفات میں حاجی ظہر کے وقت امام حج کا خطبہ سننے کے بعد نمازیں (ظہر اور عصر) اکٹھی اور قصر کر کے پڑھتا ہے۔ غور فرمائیے وہ حاجی جو دنیا بھر کے سارے کام کاج چھوڑ کر اپنے آپ کو اس لئے فارغ کر کے آیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرے وہ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ہی وقت میں اکٹھی اور قصر کر کے کیوں ادا کرتا ہے؟ اس لئے کہ اسے اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

عرفات میں چند گھنٹے قیام کے بعد حاجی پھر اپنا سامان سفر باندھتا ہے اور قریب ہی ایک دوسرے میدان مزدلفہ میں جا کر قیام کرتا ہے عرفات میں حاجی رات کیوں نہیں گزارتا اور مزدلفہ میں کیوں گزارتا ہے؟ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہے کہ سنت رسول ﷺ یہی ہے کہ عرفات کے سنگریزوں کو غروب آفتاب کے بعد الوداع کہا جائے اور مزدلفہ کے سنگریزوں پر آ کر رات بسر کی جائے۔

عرفات سے حاجی غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوتا ہے لیکن مغرب کی نماز وقت پر ادا نہیں کرتا بلکہ مزدلفہ آ کر عشاء کی نماز کے ساتھ ادا کرتا ہے حالانکہ اول وقت میں نماز ادا کرنا افضل ترین عمل ہے (ترمذی) اور نماز تاخیر سے ادا کرنا نفاق کی علامت ہے پھر اس موقع پر حاجی عدا مغرب کی نماز مؤخر کیوں کرتا ہے؟ اس لئے کہ اس موقع پر نماز مغرب وقت پر ادا کرنے میں سنت رسول ﷺ کی خلاف ورزی ہے اور مؤخر کرنے میں اطاعت رسول ﷺ ہے۔

مزدلفہ میں حاجی ساری رات سو کر گزارتا ہے اور عدا نماز تہجد ترک کرتا ہے حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے تمام نفل نمازوں میں سے تہجد کو افضل ترین نماز قرار دیا ہے۔ (مسند احمد) حاجی اس رات نماز تہجد کیوں ترک کرتا ہے؟ صرف اس لیے کہ خود رسول اکرم ﷺ نے اس رات نماز تہجد ادا نہیں فرمائی۔

مزدلفہ سے حاجی پھر پلٹ کر ای جگہ۔۔۔۔۔ منی۔۔۔۔۔ میں آ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

10 ذی الحجہ کو منی پہنچ کر حاجی صرف جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتا ہے حالانکہ باقی دو یا تین دنوں میں جمرہ عقبہ کے ساتھ جمرہ وسطیٰ اور جمرہ اولیٰ کو بھی کنکریاں مارتا ہے اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ 10 ذی الحجہ کو چونکہ رسول ﷺ نے صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماریں جمرہ وسطیٰ اور جمرہ اولیٰ کو نہیں ماریں لہذا اطاعت رسول ﷺ اور اتباع سنت یہی ہے کہ اس روز صرف جمرہ عقبہ کو ہی کنکریاں ماری جائیں۔

اسی روز حاجی قربانی کر کے بال کنو اتا ہے اور نہادھو کر مکہ مکرمہ طواف زیارت کے لئے جاتا ہے تھکا ماندہ سستانے کا خواہشمند حاجی طواف زیارت کے بعد پھر انہی قدموں پر واپس منی پلٹ جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ ایام تشریق میں حاجی زوال کے بعد جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کو بالترتیب کنکریاں مارتا ہے لیکن اگر وہ پہلے جمرہ عقبہ پھر جمرہ وسطیٰ اور پھر جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارے تو اس کا یہ عمل باطل ٹھہرتا ہے کیونکہ اس سے پیغمبر خدا ﷺ کی سنت کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس کی ری صرف اس وقت ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول اور باعث اجر و ثواب ہوگی جب وہ رسول اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی ترتیب کے مطابق ہوگی۔

ایام تشریق منیٰ میں گزارنے کے بعد حاجی پھر مکہ مکرمہ آتا ہے اور اپنے وطن روانہ ہونے سے پہلے

ایک مرتبہ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے حالانکہ اس گھر کے کتنے ہی طواف وہ پہلے کر چکا ہے لیکن جب تک حاجی یہ آخری طواف-طواف وداع- نہیں کرتا وہ مکہ مکرمہ سے رخصت نہیں ہو سکتا کیونکہ سنت رسول ﷺ یہی ہے۔

مناسک حج شروع سے لے کر آخر تک دیکھئے اور غور کیجئے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ حاجی نہ تو زمان و مکان کا بندہ ہے نہ عقل و خرد کا غلام بلکہ وہ بندہ اور غلام ہے صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا جس سے مطلوب ہے غیر مشروط اطاعت رسول ﷺ۔ بلا چون و چرا پیروی رسول ﷺ اور بلا حیل و حجت اتباع رسول ﷺ ہے!

امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوران طواف حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا ”اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا“ یہ کہہ کر حجر اسود کا اسلام کیا۔ پھر فرمانے لگے ”اب ہمیں طواف (عمرہ) کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے رمل تو مشرکوں کو دکھانے کے لئے تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا ہے۔“^① پھر خود ہی فرمایا ”رمل وہ چیز ہے جسے نبی اکرم ﷺ نے کیا اور نبی اکرم ﷺ کی سنت چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔“ (صحیح بخاری)

یہ ہے اتباع سنت کی وہ انقلابی فکر جو مناسک حج ایک باشعور حاجی کے اندر پیدا کر دیتے ہیں جس کا اظہار سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوران طواف کیا پس عبادت حج کا اصل مقصد یہ ٹھہرا کہ مسلمان اپنی ساری زندگی اتباع سنت پر استوار کرے اطاعت رسول اللہ ﷺ کو حرز جان بنا کے رکھے۔ اس کے فکر و عمل کا تمام تر دار و مدار پیروی رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو۔

بہ مصطفیٰ برساں خویش کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ اونہ رسیدی تمام بولہسی اوست

① یاد رہے ذوالقعدہ 7 ہجری میں رسول اکرم ﷺ عمرہ قضا کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو مشرکین مکہ مسلمانوں کو دیکھنے کے لئے اکٹھے ہو گئے۔ ان کا گمان یہ تھا کہ مدینہ منورہ کی آب و ہوائ مسلمانوں کو کمزور کر دیا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دوران طواف پہلے تین چکروں میں تیز چلنے کا حکم دیا۔ اسے رمل کہتے ہیں مشرکین نے مسلمانوں کو یوں چاق و چوبند دیکھا تو کہنے لگے ”یہ لوگ جن کے بارے میں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بخارے نہیں تو زد کیا ہے یہ تو ایسے اور ایسے طاقتور لوگوں سے زیادہ طاقتور ہیں۔“ اور یوں رسول اللہ ﷺ کی حکمت عملی سے مشرکین مکہ کی ساری غلط فہمی دور ہو گئی۔

قربانی کی شرعی حیثیت:

علم دین سے ناواقفیت، مادہ پرستانہ ماحول اور ترقی پسندانہ افکار کی یلغار نے مل جل کر مسلمانوں کا ایمان اس قدر کمزور بنا دیا ہے کہ اسلام کی خاطر جذبہ ایثار آہستہ آہستہ مفقود ہوتا چلا جا رہا ہے۔ انہی عوامل کے باعث آج ہمارے معاشرہ میں قربانی کی اہمیت کو ختم کرنے یا کم کرنے کی سوچ بھی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کروڑوں روپے کا سرمایہ محض قربانی پر ضائع کرنے کی بجائے اگر یہی سرمایہ قومی ترقی اور رفاه عامہ کے کاموں پر صرف کیا جائے تو نہ صرف ملکی ترقی کے لئے سودمند ہوگا بلکہ اجر و ثواب کا باعث بھی ہوگا۔

اولاً جیسا کہ انہی صفحات میں بتایا گیا ہے کہ قربانی دراصل یادگار ہے اس عظیم الشان تاریخی واقعہ کی جس میں ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے نوجوان بیٹے کے گلے پر چھری چلا دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جذبہ فداکاری کو یوں شرف قبولیت بخشا کہ بیٹے کی جگہ جنت سے ایک مینڈھا بھجوا کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان بچالی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کی قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

غور فرمائیے! اگر اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی قبول فرمالیتا اور اس کے بعد امت کو یہ حکم دیا جاتا کہ ہر مسلمان سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنے پہلے بیٹے کو اللہ کی راہ میں ذبح کرے تو کتنا بڑا امتحان ہوتا اور ہم میں سے کتنے مسلمان ایسے ہوتے جو اس امتحان میں پورے اترتے؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور اور عاجز بندوں پر فضل و کرم فرمایا اور اولاد کی جگہ جانوروں کی قربانی قبول فرمائی۔ اس کے باوجود جو لوگ اس قربانی سے بھی راہ فرار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے دین اور ایمان کا خود جائزہ لینا چاہئے کہ وہ ایمان کے کس درجے پر فائز ہیں؟

تایا یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ قربانی ایک عبادت ہے جس کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کی جانے والی رقم کو نہ تو ضیاع قرار دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی عبادت کی اس

معینہ شکل کو از خود کسی دوسری من پسند شکل میں بدلا جاسکتا ہے۔ غور فرمائیے! کیا ہزاروں یتیم بچوں کی کفالت پر خرچ کی گئی رقم ایک فرض نماز ترک کرنے کا کفارہ بن سکتی ہے؟ کیا ہزاروں بیواؤں کی کفالت پر خرچ کی گئی رقم ایک فرض روزہ ترک کرنے کا کفارہ بن سکتی ہے؟ کیا ہزاروں مریضوں کی صحت کے لئے خرچ کی گئی رقم ترک حج کا کفارہ بن سکتی ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح قومی ترقی اور رفاه عامہ پر خرچ کی گئی لاکھوں روپے کی رقم اللہ کی راہ میں جانوروں کا خون بہانے کا کفارہ کبھی نہیں بن سکتی۔

مثلاً قربانی کے معاملے میں رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرمایا۔ اس سارے عرصہ میں آپ ﷺ نے ایک مرتبہ بھی قربانی ترک نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ دوران سفر بھی آپ ﷺ نے قربانی کا اہتمام فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے عید الاضحیٰ آگئی اور ہم لوگ ایک گائے میں سات اور ایک اونٹ میں دس آدمی شریک ہوئے۔“ (ترمذی) حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے سواونٹ قربان فرمائے۔ اونٹ خریدنے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خصوصاً یمن بھیجا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اونٹوں کی اتنی بڑی تعداد نہ مکہ میں دستیاب تھی نہ مدینہ میں اور پھر یوم النحر جیسے مصروف ترین دن میں تریسٹھ اونٹ رسول اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ذبح فرمائے۔ اونٹ ذبح کرنے میں یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی معاونت فرمائی ہوگی۔ اس کے باوجود اونٹ کو قربانی کی جگہ لانا، اسے باندھنا، اسے ذبح کرنا اور پھر اسے گرانا اس سارے عمل پر استعمال کیا گیا وقت اگر کم سے کم پانچ منٹ فی اونٹ شمار کیا جائے تب بھی آپ ﷺ نے اس کام پر پانچ گھنٹے پندہ منٹ صرف فرمائے۔

غور فرمائیے! وہ ذات جو زندگی کا ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر ہر وقت امت کو دینی مسائل اور احکام سکھانے میں مصروف رہتی ہو، اس کا ایسے موقع پر جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (یا چالیس ہزار) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا جمع ارد گرد موجود تھا۔ جسے آپ ﷺ خود فرما رہے تھے خُذُوا عَنِّي مَنَاسِكَكُمْ یعنی ”مجھ سے حج کے طریقے سیکھو۔“ آپ ﷺ کا قربانی کے لیے اتنا طویل وقت نکالنا اور اتنی مشقت اٹھانا یقیناً ایک غیر معمولی فعل تھا۔ اس واقعہ کا اگر حیات طیبہ کے معاشی پہلو سے جائزہ لیا جائے تو قربانی کی اہمیت کہیں زیادہ

کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

مدنی زندگی میں ایک طرف تو بیک وقت 9 گھروں کے اخراجات کا بار گراں آپ ﷺ کے کندھوں پر تھا۔ دوسری طرف کوئی مستقل ذریعہ روزگار نہ ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کی معاشی حالت ایسی تھی کہ بسا اوقات فاقہ کشی تک نوبت پہنچ جاتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”رسول اکرم ﷺ جب سے مدینہ تشریف لائے، آل محمد ﷺ نے متواتر تین دن رات کبھی سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، حتیٰ کہ آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔“ (بخاری) نیز فرماتی ہیں ”ہم پر ایسے مہینے بھی گزرے ہیں جن میں ہم نے گھر میں آگ تک نہیں جلائی ہمارا گزارا صرف پانی اور کھجوروں پر ہوتا سوائے اس کے کہ کہیں سے گوشت (کا ہدیہ) آ جاتا۔“ (بخاری) ایسے معاشی حالات میں رسول اکرم ﷺ کا سواون ذبح کرنے کے لئے وسائل مہیا کرنا، قربانی کی اہمیت کو بہت زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سواون ذبح فرمائے تو سارے گوشت کو تقسیم کرنے کا اہتمام نہیں فرمایا، بلکہ ہر اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا حاصل کر کے اسے پکوا یا اور کھایا جس کا مطلب یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کا تقسیم نہ ہو سکتا قربانی نہ کرنے کا جواز نہیں بن سکتا۔ قربانی کا گوشت تقسیم ہو یا نہ ہو استعمال میں آئے یا نہ آئے اس سے قربانی کی اہمیت کسی صورت بھی کم نہیں ہوتی ۱ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد مبارک کا۔

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ﴾ (37:22)

”اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتے، بلکہ تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“ (سورۃ الحج، آیت

نمبر 37)

یعنی اللہ تعالیٰ کو گوشت تقسیم ہونے یا نہ ہونے سے غرض نہیں بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ کس نے کس نیت اور ارادے سے قربانی کی ہے۔

۱ یاد رہے کہ قربانی کا گوشت تقسیم کرنا فرض یا واجب نہیں اگر کہیں قربانی کا گوشت تقسیم کرنا ممکن نہ ہو یا کسی خاندان کے افراد اتنے زیادہ ہوں کہ وہ سارا گوشت خود استعمال کرنا چاہیں تو ایسا بخوشی کر سکتے ہیں۔ قربانی کا گوشت عزیز و اقارب اور مساکین و فقراء میں تقسیم کرنا باعث اجر و ثواب ہے لیکن گوشت تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک اپنے لئے، ایک عزیز و اقارب کے لئے اور ایک فقراء کے لئے منقسم کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

آخر میں قربانی کی استطاعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرنے والوں کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا ایک ارشاد مبارک بھی پڑھ لیجئے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

”جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ (نماز عید کے لئے) ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔“ (مسند احمد)

پس اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والوں کے لئے رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارک میں بہترین نمونہ ہے کہ وہ دل و جان سے ان کی پیروی اور اتباع کریں۔

بعض غلط عام اصطلاحات

(الف) حج اکبر

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے روز آئے وہ حج ”حج اکبر“ کہلاتا ہے اور اس کا ثواب عام حج کی نسبت ستر گناہ زیادہ ہوتا ہے۔ یہ تصور بالکل غلط ہے۔ 9 ہجری میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا۔ بعد میں سورہ توبہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ بات بھی ارشاد فرمائی گئی:

﴿وَ اِذْ اَنَّا مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِئٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُوْلُهُ﴾ (3:9)

”اطلاع عام ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لئے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری الذمہ ہیں۔“ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 3)

نزول آیات کے بعد آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ آپ جا کر حج کے موقع پر لوگوں کو یہ اعلان سنا دیں۔ یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ 9 ہجری میں یوم عرفہ، جمعہ کے روز نہیں تھا، لیکن قرآن مجید نے اس کے لئے ”حج اکبر“ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ 10 ہجری میں جب رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔ اس سال یوم عرفہ جمعہ کے روز تھا۔ 10 ذی الحجہ کو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے لوگوں سے پوچھا ”یہ کون سا دن ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”یہ یوم النحر ہے“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ((هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ)) یعنی ”یہ حج اکبر کا دن ہے۔“ (ابوداؤد)

اس کا مطلب یہ ہے کہ یوم عرفہ، جمعہ کے روز آئے یا کسی دوسرے دن۔ ذی الحجہ میں ادا کیا گیا ہر حج اکبر ہی کہلائے گا۔ یاد رہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی کہ آج یوم نحر ہے اور یہ یوم ”حج اکبر“ ہے۔ گو یا ہرج میں قربانی کا دن حج اکبر کا دن ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسند میں ایک باب کا نام ہی یہ رکھا گیا ہے ”یوم حج اکبر سے مراد یوم نحر ہے“^۱ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر سال یوم نحر یوم حج اکبر ہے اور ہر سال کا حج، حج اکبر کہلاتا ہے۔

حج کو ”حج اکبر“ کہنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ عمرہ میں چونکہ حج کے کچھ ارکان شامل ہیں اس لئے اہل عرب عمرہ کو ”حج اصغر“ کہتے تھے، لہذا ذوالحجہ میں ادا کئے گئے حج کو ”حج اصغر“ سے ممیز کرنے کے لئے ”حج اکبر“ کی اصطلاح استعمال کرتے تھے اور اب بھی اہل علم اسی مفہوم کے ساتھ یہ دونوں اصطلاحات استعمال کرتے ہیں۔

(ب) بڑا عمرہ اور چھوٹا عمرہ:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو عمرہ میقات سے احرام باندھ کر کیا جاتا ہے وہ بڑا عمرہ ہوتا ہے اور جو عمرہ تنعیم یا حمرانہ سے احرام باندھ کر کیا جائے وہ چھوٹا عمرہ ہوتا ہے۔ احادیث سے نہ تو چھوٹے بڑے عمرہ کے الفاظ ثابت ہیں نہ ہی مذکورہ فرق احادیث سے ثابت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے عمر بھر میں چار عمرے ادا فرمائے تین مدینہ منورہ سے آ کر یعنی ذوالحلیفہ سے احرام باندھ کر اور ایک غزوہ حنین سے واپسی پر حمرانہ سے احرام باندھ کر، لیکن قیام مکہ کے دوران تنعیم یا حمرانہ جا کر احرام باندھنا نہ تو رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ عظام رحمہم اللہ سے، بلکہ اہل علم نے ہمیشہ ہی اس کے ناپسندیدہ ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ تنعیم یا حمرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی اصل حقیقت یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجتہ الوداع کے لئے تشریف لائیں تو راستے میں انہیں حیض کی شکایت ہو گئی جس وجہ سے وہ حج سے قبل عمرہ ادا نہ کر سکیں۔ حج کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) تنعیم لے جاؤ تا کہ وہاں سے احرام باندھ کر یہ عمرہ کر سکیں۔ اگر ایسی ہی کوئی مجبوری یا عذر کسی کو درپیش ہو تو پھر تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا درست ہے اور وہ عمرہ ویسا ہی ہوگا جیسا میقات سے احرام باندھ کر کیا گیا عمرہ۔ اسے چھوٹا عمرہ کہنا درست نہیں ہوگا۔

۱ الدلیل علی ان المراد یوم الحج الاکبر یوم النحر (فتح الباری، جزء 12، ص 214)

(ج) روضہ شریفہ:

بیشتر لوگ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کو روضہ شریفہ کہہ کر پکارتے ہیں حالانکہ وہ دراصل حجرہ شریفہ ہے جو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہوا کرتا تھا اور اب اسی جگہ پر آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے جس مقام کو ”روضہ“ کا نام دیا ہے وہ آپ ﷺ کے گھر اور آپ ﷺ کے منبر کے درمیان والی جگہ ہے جسے اب سفید سنگ مرمر کے ستونوں سے متمیز کیا گیا ہے اور جہاں ہمیشہ سفید رنگ کے قالین بچھے رہتے ہیں جس کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ))

”یعنی میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔“

(بخاری و مسلم)

یہاں بیٹھ کر نماز پڑھنا، تلاوت کرنا اور ادعیہ اذکار اور توبہ استغفار کرنا بہت زیادہ اجر و ثواب کا

باعث ہے۔

(د) جمرات اور شیطان :

جمرات یا جمار حجرہ کی جمع ہے۔ حجرہ کا مطلب ہے کنکری۔ منیٰ میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر تین ستون تعمیر کئے گئے ہیں جنہیں حاجی دوران حج باری باری سات سات کنکریاں مارتے ہیں اسی نسبت سے ان ستونوں کو جمرات کہا گیا ہے۔ رمی جمار کے بارے میں سب سے زیادہ مشہور بات یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے جارہے تھے تو راستے میں ان تین مقامات پر شیطان نمودار ہوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی دینے سے روکنے اور بہکانے کی کوشش کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے ہر مقام پر سات سات کنکریاں ماریں اور شیطان ملعون دفعہ ہو گیا لہذا اس واقعہ کی یادگار کے طور پر ان مقامات پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں^۱ اس واقعہ کے حوالہ سے بیشتر لوگ

۱۔ رمی جمار کے بارے میں دو موقف ابھر چکے ہیں ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے چند یوم قبل واقعہ لیل پیش آیا جس میں وادی منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وادی محسر میں اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعے چھوٹے چھوٹے کنکر ابرہہ کے لشکر پر پھینکے اور اسے تباہ کر دیا۔ یہ رمی جمرات اسی واقعہ کی یادگار ہے۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ رمی کا معنی تیر پھینکنا بھی ہے اور جمار کا مطلب متحد اور متفق لوگ بھی ہے لہذا حج کے دوران پوری امت مسلمہ کا متحد ہو کر ایک جگہ رمی کرنا اس بات کا اعلان ہے کہ وہ کفر و شرک کے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جمرات کو شیطان کہتے ہیں جمرہ عقبہ کو بڑا شیطان جمرہ وسطیٰ کو درمیانہ شیطان اور جمرہ اولیٰ کو چھوٹا شیطان کہا جاتا ہے اور ان جمرات کو کنکریاں مارتے ہوئے یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ کنکریاں شیطان کو ماری جا رہی ہیں یہی وجہ ہے کہ اس مقام پر لوگوں میں ایک ناقابل بیان جنونی کیفیت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ ہلڑ بازی، شور و غل اور ہنگامہ کرتے ہوئے اور شیطان کو لعن طعن اور گالی گلوچ کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں اور جمرات پر چھوٹے بڑے پتھروں کے علاوہ جوتے تک پھینکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ سامنے ستون کی شکل میں شیطان کھڑا ہے جس کی تذلیل اور رسوائی ہو رہی ہے۔

اولاً : حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب مذکورہ واقعہ مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی حیثیت سے دیا گیا ہے۔ کوشش کے باوجود ہمیں اس موقف کے حق میں کوئی مرفوع حدیث نہیں مل سکی، لہذا محض حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کی بنیاد پر رمی جمار کو مذکورہ واقعہ سے منسوب کرنا مشکل ہے۔ ممکن ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات حضرت کعب بن احبار سے سنی ہو جو کہ ایک یہودی عالم تھے اور مسلمان ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب!

ثانیاً : اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو درست بھی تسلیم کر لیا جائے تب بھی زیادہ سے زیادہ اس سے جو بات اخذ کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ رمی جمار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذکورہ واقعہ کی یادگار ہے لیکن اس سے جمرات کو شیطان قرار دینے اور جمرات پر رمی کو شیطان پر رمی قرار دینے کا جواز تو پھر بھی ثابت نہیں ہوتا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جمرات کو شیطان کہنا اور جمرات پر رمی کو شیطان پر رمی تصور کرنا بالکل غلط اور بے بنیاد ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور تبع تابعین عظام رحمہم اللہ میں سے کسی سے بھی جمرات کے بارے میں ایسا سمجھنا ثابت نہیں۔

رمی جمار کے بارے جو بات صحیح حدیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح طواف سعی، قربانی، وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ عبادات ہیں، اسی طرح رمی جمار بھی ایک عبادت ہے^① جس کا مقصد اللہ تعالیٰ کا ذکر، عظمت اور کبریائی بیان کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر کنکری پھینکتے وقت ”اللہ اکبر“ کہنے کا حکم دیا گیا (ایضاً حاشیہ ۱۷ صفحہ ۷)..... خلاف عملی جہاد کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ دونوں باتوں کے حق میں نہ تو کوئی قرآن مجید کی آیت ہے نہ کوئی حدیث اور نہ ہی کسی صحابی کا قول بلکہ خالص ذہنی اختراع ہے لہذا دونوں باتوں کو قبول عام حاصل نہیں ہو سکا۔

ہے۔

جرہ وسطیٰ اور جرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کا حکم بھی ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے 10 ذی الحجہ کو جرہ عقبہ کی رمی کو منیٰ کا تحیہ قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک دوران حج ”یوم نحر“ کو نماز عید نہ پڑھنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ جس طرح مسجد الحرام میں طواف تحیہ ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز تحیہ المسجد ادا کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی طرح رمی جرہ عقبہ کے بعد نماز عید کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ) لہذا ہر حاجی پر لازم ہے کہ وہ رمی جمار کے وقت اسی متانت و وقار اور نظم و ضبط کو برقرار رکھے جو متانت و وقار اور نظم و ضبط طواف، سعی، وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ کو عبادت سمجھتے ہوئے ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر

مدینہ منورہ کا سفر کرتے ہوئے حاجی کو درج ذیل امور پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

① مدینہ منورہ کا سفر صرف مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے کرنا چاہئے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”میری اس مسجد میں ادا کی گئی نماز دوسری مساجد کے مقابلہ میں ہزار درجہ افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے۔“ (صحیح مسلم) لہذا مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھ کر زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا مسنون ہے۔

② مسجد نبوی کی زیارت مناسک حج کا حصہ نہیں اگر کوئی شخص حج ادا کرنے سے پہلے یا بعد مسجد نبوی کی زیارت نہیں کرتا تو محض اس وجہ سے اس کے حج میں کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔

③ قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”تین مساجد کے علاوہ (حصول ثواب کی خاطر) کسی دوسری جگہ کا سفر کرنا جائز نہیں مسجد نبوی، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔“ (صحیح مسلم) لہذا جائز امر یہ ہے کہ آدمی مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرے اور مسجد نبوی کی زیارت کے بعد قبر مبارک پر درود و سلام عرض کرے جو کہ مستحب ہے۔

④ مسجد نبوی میں چالیس نمازیں باجماعت ادا کر کے نفاق اور آگ سے برأت حاصل کرنے والی تمام

احادیث ضعیف یا موضوع (من گھڑت) ہیں لہذا ایسا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔

- ⑤ مسجد نبوی کی زیارت کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کئے جائیں اور اس کے بعد قبر مبارک پر درود و سلام عرض کیا جائے۔
- قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔
- ❦ آپ ﷺ کی قبر مبارک پر انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آہستہ آواز سے مسنون درود و سلام عرض کیا جائے۔

- ❦ درود و سلام عرض کرنے کے لئے قبر مبارک پر بار بار حاضر ہو کر ہجوم نہ کیا جائے۔
- ❦ کتاب و سنت سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ پر موت اسی طرح واقع ہو چکی جس طرح دوسرے انسانوں پر واقع ہوتی ہے لہذا اب آپ ﷺ دنیاوی زندگی کے اعتبار سے حالت موت میں ہیں ① اس لئے درود و سلام پیش کرنے کے بعد قبر مبارک پر کوئی ایسی بات یا ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی اور شرک کا باعث ② بنے۔ قبر مبارک پر حاضری کے وقت قبر شریف پر لکھی ہوئی یہ آیت اور اس کا مفہوم ہر لحظہ پیش نظر رہنا چاہئے۔

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ (19:47)

”پس اے نبی! خوب جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سے معافی مانگو اپنے قصور کے لئے بھی اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے بھی۔ (سورۃ محمد، آیت نمبر 19)



کتاب الحج والعرہ کی نظر ثانی کرنے والے واجب الاحترام علماء کے لئے تہہ دل سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس علمی تعاون کو علامۃ الناس کے لئے باعث خیر و برکت بنائے اور انہیں دنیا و آخرت

- ① رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں برزخی زندگی کے اعتبار سے زندہ ہیں جو کہ شہداء کی نسبت زیادہ کامل زندگی ہے لیکن یہ بات یاد رہے کہ برزخی زندگی نہ تو موت سے قبل والی زندگی جیسی ہے نہ ہی قیامت قائم ہونے کے بعد والی زندگی جیسی ہے بلکہ اس کی اصل کیفیت صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ لہذا ہمیں رسول اللہ ﷺ کی برزخی زندگی کے بارے میں اپنی عقل اور قیاس سے کوئی بات نہیں کہنی چاہئے البتہ ان ساری باتوں پر امن و عن ایمان لانا چاہئے جن کی خبر میں صادق المصدق ﷺ نے دی ہے۔ مثلاً جب کوئی شخص آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو وہ آپ تک پہنچایا جاتا ہے لیکن اس کی کیفیت کیا ہوتی ہے یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔
- ❦ قبر شریف کی زیارت کے مفصل مسائل کتاب ہذا کے باب ”قبر مبارک کی زیارت کے مسائل“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

میں عزت و سرخروئی عطا فرمائے۔ آمین!

صحیح احادیث کے معاملے میں فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔

آخر میں حدیث پہلی کیشنز کے ان تمام معاونین کے حق میں بھی دعا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو کسی نہ کسی طرح کتب حدیث کی تیاری اور اشاعت میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی محنت قبول فرمائے انہیں اپنے فضل و کرم سے نوازے اور دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی سے نوازے۔ آمین۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾
 ”اے پروردگار! ہمارے اس محنت کو قبول فرما۔ بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے اور ہم پر نظر کرم فرما، بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم فرمانے والا ہے۔“

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

جامعۃ ملک ستودہ الرياض

المكة العربية السعودية

22 ذی الحجۃ 1313ھ



أَحْكَامُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرًا

حج اور عمرہ کے مسائل ایک نظر میں

حج (رکن اسلام)

ارکان حج

- ① احرام ② وقوف عرفہ ③ طواف زیارت ④ سعی

واجبات حج

- ① میقات سے احرام باندھنا ② مغرب تک عرفات میں وقوف کرنا
 ③ سورج طلوع ہونے سے تھوڑا پہلے تک رات مزدلفہ میں گزارنا
 ④ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا ⑤ جمرات کو نکلگیاں مارنا
 ⑥ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد حجامت بنوانا ⑦ طواف وداع کرنا۔
 وضاحت : ○ حج کا کوئی رکن ادا نہ کرنے سے حج نہیں ہوتا۔
 ○ حج کے واجبات میں سے کوئی واجب ادا نہ کرنے پر ایک قربانی لازم آتی ہے۔
 ○ حج کی سنتوں میں سے کوئی سنت ادا نہ کرنے پر کوئی نذیہ یا گناہ نہیں۔

حج کی شرائط

مردوں کے لئے

- ① مالدار ہونا ② آزاد ہونا ③ عاقل ہونا ④ بالغ ہونا ⑤ مسلمان ہونا

- ⑥ صحت مند ہونا ⑦ راستہ کا پر امن ہونا ⑧ حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا۔

عمورتوں کے لئے

مذکورہ بالا آٹھ (8) شرائط کے علاوہ مزید دو شرطیں یہ ہیں۔

- ① محرم کا ساتھ ہونا ② حالت عدت میں نہ ہونا۔



میقات

میقات مکانی

(ا) آفاقی: یعنی میقات سے باہر مقیم لوگوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کے لئے میقات درج ذیل ہیں۔

○ ذی الحلیفہ: برائے اہل مدینہ

○ یلملم: برائے اہل یمن، ہندوستان و پاکستان وغیرہ

○ حجفہ: برائے اہل مصر و شام

○ قرن المنازل یا سیل کبیر: برائے نجد و طائف

○ ذات عرق: برائے اہل عراق۔

(ب) اہل حل، یعنی حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہنے والے لوگوں کے لئے عمرہ اور حج دونوں کے لئے اپنی رہائش گاہ میقات ہے۔

(ج) اہل حرم، یعنی حدود حرم کے اندر مقیم لوگوں کے لئے عمرہ کے لئے حدود حرم سے باہر کوئی جگہ متعین یا حیرانہ اور حج کے لئے اپنی رہائش گاہ میقات ہے۔

میقات زمانی

(ا) عمرہ کے لئے سارا سال۔ (ب) حج کے لئے شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ۔ تین ماہ۔

احرام

(عمرہ یا حج ادا کرنے کا لباس)

اقسام احرام

- ① احرام عمرہ (صرف عمرہ کا احرام باندھنا)
- ② احرام حج افراد (صرف حج کا احرام باندھنا)
- ③ احرام حج قرآن (عمرہ اور حج دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا)
- ④ احرام حج تمتع (پہلے عمرہ کا احرام باندھنا پھر ایام حج میں مکہ سے ہی حج کا احرام باندھنا)۔

مسنون امور

- ① غسل کرنا
- ② مردوں کا احرام پہننے سے پہلے جسم پر خوشبو لگانا
- ③ دو ان سلی چادریں پہننا اور ٹخنوں سے نیچے تک جوتے پہننا ④ عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت کے الفاظ ادا کرنا
- ⑤ تلبیہ پکارنا
- ⑥ ممکن ہو تو نماز ظہر کے بعد احرام باندھنا۔

مباحات احرام

- ① غسل کرنا
- ② سر اور بدن کھجلا نا
- ③ مرہم پٹی کروانا، ادویات کھانا پینا
- ④ آنکھوں میں سرمہ یا دوا ڈالنا
- ⑤ موڈی جانور کو مارنا
- ⑥ احرام کی چادریں بدلنا
- ⑦ انگوٹھی، گھڑی، عینک، بیٹی یا چھتری وغیرہ استعمال کرنا
- ⑧ بغیر خوشبو والا تیل یا صابن استعمال کرنا
- ⑨ سمندری شکار کرنا
- ⑩ بچوں یا ملازموں کو تعلیم و تربیت کے لئے مارنا۔

منوعات احرام مردوں اور عورتوں، دونوں کے لئے

- ① جماع و متعلقات جماع
- ② لڑائی جھگڑا
- ③ تمام گناہ اور نافرمانی کے کام

- ④ خوشبو لگانا
 ⑤ نکاح کرنا، کرانا یا پیغام بھجوانا ⑥ بال یا ناخن کاٹنا۔
 ⑦ خشکی کا شکار کرنا، شکاری کی مدد کرنا، شکار کیا ہوا جانور ذبح کرنا۔

ممنوعات احرام، صرف مردوں کے لئے

مذکورہ بالا سات ممنوعات کے علاوہ درج ذیل تین امور صرف مردوں کے لئے ہیں۔

- ① سلا ہوا کپڑا پہننا
 ② سر پر ٹوپی یا پگڑی پہننا
 ③ موزے یا جرابیں پہننا۔

ممنوعات احرام، صرف عورتوں کے لئے

مذکورہ بالا سات ممنوعات کے علاوہ درج ذیل دو امور صرف خواتین کے لئے منع ہیں۔

- ① نقاب استعمال کرنا
 ② دستاں پہننا۔

طواف

(بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانا)

اقسام طواف

- ① طواف قدم
 ② طواف عمرہ
 ③ طواف زیارت
 ④ طواف وداع
 ⑤ طواف نفلی۔

حج میں واجب طواف کی تعداد

- ① حج افراد میں دو عدد (طواف زیارت + طواف وداع)
 ② حج قرآن میں تین عدد (طواف عمرہ + طواف زیارت + طواف وداع)
 ③ حج تمتع میں تین عدد (طواف عمرہ + طواف زیارت + طواف وداع)۔

احکام طواف

- ① حالت احرام میں ہونا۔
- ② با وضو ہونا۔
- ③ حالت اضطباع میں ہونا۔ (صرف طواف عمرہ کے لئے)
- ④ مردوں کا پہلے تین چکروں میں رمل کرنا۔ (صرف طواف عمرہ کے لئے)
- ⑤ حجر اسود سے حجر اسود تک سات چکر لگانا۔
- ⑥ حجر اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینا یا ہاتھ سے اشارہ کرنا اور ہاتھ کو بوسہ نہ دینا۔
- ⑦ حجر اسود کے استلام کے وقت ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہنا۔
- ⑧ رکن یمانی کو چھونا اور ہاتھ کو بوسہ نہ دینا اگر چھونا ممکن نہ ہو تو اشارہ کئے بغیر گزر جانا۔
- ⑨ سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرنا۔
- ⑩ دو رکعت ادا کرنے کے بعد آب زمزم پینا اور کچھ سر پر ڈالنا۔
- ⑪ صفا و مروہ پر سعی کے لئے جانے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا۔

مباحات طواف

- ① بوقت ضرورت بات کرنا
- ② بوقت ضرورت سلسلہ طواف منقطع کرنا
- ③ سواری پر طواف کرنا۔



سعی

(صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگانا)

حج میں سعی کی تعداد

- ① حج افراد میں ایک عدد
- ② حج قرآن میں دو عدد
- ③ حج تمتع میں دو عدد۔

احکام سعی

- ① صفا سے سعی کی ابتداء کرنا
- ② صفا پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا
- ③ مردوں کا سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا (بیماروں اور بوڑھوں کے علاوہ)
- ④ مروہ پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا
- ⑤ صفا سے شروع کر کے مروہ پر سات چکر مکمل کرنا۔

مباحات سعی

- ① بلا وضو سعی کرنا۔
- ② دوران سعی گفتگو کرنا۔
- ③ بوقت ضرورت سعی کا سلسلہ منقطع کرنا۔
- ④ سواری پر سعی کرنا۔



ایام الحج

(8, 9, 10, 11, 12, 13 ذی الحجہ)

8 ذی الحجہ یوم الترویہ

- ① سورج طلوع ہونے کے بعد اور نماز ظہر سے پہلے منی پہنچنا۔
- ② منی میں پانچ نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر) ادا کرنا۔
- ③ منی میں تمام نمازیں قصر کے ساتھ ادا کرنا۔
- ④ بکثرت بلند آواز سے تلبیہ کہنا۔

9 ذی الحجہ یوم عرفہ

- ① طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہونا۔
- ② زوال آفتاب کے بعد مسجد نمروہ میں خطبہ سننا، ظہر اور عصر کی نماز باجماعت جمع اور قصر کر کے ادا کرنا۔
- ③ نمازوں کے بعد جبل رحمت کے قریب یا جہاں جگہ ملے، قبلہ رخ وقوف کرنا۔
- ④ غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ روانہ ہونا اور جاتے ہوئے وادی محسر سے تیزی سے گزرنا۔
- ⑤ دوران سفر بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا۔

9 ذی الحجہ مزدلفہ کی رات

- ① نماز مغرب اور عشاء مزدلفہ میں باجماعت جمع اور قصر کر کے ادا کرنا۔
- ② رات سو کر گزارنا۔
- ③ نماز فجر وقت سے پہلے ادا کرنا۔
- ④ نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے تک مشعر الحرام کے قریب یا جہاں جگہ ملے، قبلہ رخ وقوف کرنا۔
- ⑤ طلوع آفتاب سے تھوڑا پہلے منیٰ روانہ ہونا۔
- ⑥ دوران سفر تلبیہ کہنا۔

10 ذی الحجہ یوم نحر

- ① طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی کرنا۔
- ② رمی سے قبل تلبیہ کہنا بند کروینا۔
- ③ قربانی کرنا۔
- ④ حلق یا تقصیر کرنا۔
- ⑤ مکہ جا کر طواف زیارت ادا کرنا۔

⑥ سعی ادا کرنا

⑦ مکہ مکرمہ سے منی واپس آنا۔

11, 12, 13 ذی الحجہ..... ایام تشریق

① تمام راتیں منی میں گزارنا۔

② جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی زوال آفتاب کے بعد رمی کرنا۔

③ بکثرت تکبیر و تہلیل، تقدیس و تحمید اور اذکار و وظائف کرنا۔

④ 12 ذی الحجہ کو واپس آنا ہو تو غروب آفتاب سے قبل منی سے نکلنا۔

⑤ مکہ واپس آ کر اپنے شہر یا ملک رخصت ہونے سے قبل طواف وداع کرنا۔



صِفَةُ الْعُمْرَةِ الْمَأْثُورَةِ مُخْتَصَرًا

عمرہ کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

- ① میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا (مسئلہ نمبر 51)
- ② احرام سے قبل غسل کرنا اور جسم پر خوشبو لگانا۔ (مسئلہ نمبر 79)
- ③ احرام باندھنے سے قبل ”لَبَّيْكَ عُمْرَةً“ کے الفاظ سے عمرہ کی نیت کرنا ① (مسئلہ نمبر 82)
- ④ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ پکارنا۔ ② (مسئلہ نمبر 127)
- ⑤ بیت اللہ شریف کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا۔ (مسئلہ نمبر 137)
- ⑥ طواف شروع کرنے سے پہلے کندھوں والی چادر کا ایک حصہ دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لینا (یعنی حالت اضطباع اختیار کرنا) (مسئلہ نمبر 162)
- ⑦ حجر اسود کے استلام سے طواف کا آغاز کرنا۔ (مسئلہ نمبر 163)
- ⑧ حجر اسود کے استلام کے لئے حجر اسود کو بوسہ دینا اور اگر ممکن ہو تو اس پر پیشانی بھی رکھنا یا ہاتھ سے چھو کر بوسہ دینا یا ہاتھ سے اشارہ کر کے ہاتھ کو بوسہ نہ دینا اور اشارہ کرتے وقت رفع یدین کی طرح دونوں ہاتھ بلند نہ کرنا۔ (مسئلہ نمبر 170, 171, 176, 179)
- ⑨ استلام کے وقت ”بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا۔ (مسئلہ نمبر 169)
- ⑩ طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کرنا۔ (مسئلہ نمبر 175)
- ⑪ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل (تیز چال چلنا) کرنا اور باقی چار چکروں میں عام چال چلنا۔ (مسئلہ نمبر 168)

- ⑫ رکن یمانی کو چھو کر بوسہ نہ دینا اگر چھونا ممکن نہ ہو تو پھر اشارہ کئے بغیر گزر جانا۔ (مسئلہ نمبر 173, 176)

① ہوائی جہاز پر جدہ پہنچنے والے حضرات جہاز میں بیٹھنے سے قبل احرام باندھ سکتے ہیں لیکن احرام کی نیت میقات پر پہنچنے کے بعد کرنی چاہئے۔

② تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَبَدْتَ لَكَ الْاَنْفُسَ لَا تَشْرِيْكَ لَكَ الْاَنْفُسَ اِنَّ الْعَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا تَشْرِيْكَ لَكَ ”میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک حمد تیرے ہی حق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں بادشاہی تیرے ہی لئے ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔“

- ⑬ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ”رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ پڑھنا اور باقی طواف میں جو بھی قرآنی یا نبوی دعائیں یاد ہوں وہ پڑھنا۔ (مسئلہ نمبر 175)
- ⑭ ایک طواف کے لئے سات چکر پورے کرنا۔ (مسئلہ نمبر 161)
- ⑮ سات چکر پورے کرنے کے بعد وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کی طرف آنا اور وہاں (یا جہاں بھی جگہ ملے) دو رکعت نماز ادا کرنا، پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا۔ (مسئلہ نمبر 168، 191)
- ⑯ نماز کے بعد آب زمزم پینا اور کچھ سر پر ڈالنا۔ (مسئلہ نمبر 187)
- ⑰ زمزم پینے کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کرنا اور سعی کے لئے صفا پہاڑی کی طرف جانا۔ (مسئلہ نمبر 191)
- ⑱ صفا پہاڑی پر چڑھتے ہوئے إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتِ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۖ پڑھنا اور پھر یہ الفاظ کہنا اَبْدُءُ بِمَا بَدَءَ اللَّهُ بِهِ ۖ (مسئلہ نمبر 212)
- ⑲ صفا پہاڑی کے اوپر چڑھ کر قبلہ رخ کھڑے ہونا اور تین مرتبہ یہ کلمات کہنا اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ۖ اور درمیان میں دعائیں مانگنا۔ (مسئلہ نمبر 211، 212)
- ⑳ صفا سے سعی کا آغاز کر کے مروہ پہاڑی پر جانا اور وہی عمل دہرانا جو اوپر نمبر 18 اور 19 میں دیا گیا ہے۔ (مسئلہ نمبر 215)

① (ترجمہ) اور مقام ابراہیم کو اپنی نماز کی جگہ بناؤ۔

② (ترجمہ) بے شک صفا اور مروہ پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں لہذا جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرے اور جو کوئی برضا و رغبت بھلائی کا کام کرے گا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے اور اللہ بڑا قدر دان ہے۔ (سورہ بقرہ - آیت نمبر 158)

③ (ترجمہ) میں سعی کی ابتداء اسی (پہاڑی) سے کرتا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید) میں ابتداء کی۔

④ (ترجمہ) اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکروں کو شکست دی۔

- ① سبز ستونوں کے درمیان (مردوں کا) تیز تیز چلنا۔ (مسئلہ نمبر 216)
 - ② دوران سعی جو بھی قرآنی یا نبوی دعائیں یاد ہوں وہ پڑھنا۔ (مسئلہ نمبر 218)
 - ③ صفا سے مروہ تک ایک چکر شمار کر کے سات چکر پورے کرنا۔ (مسئلہ نمبر 219)
 - ④ سعی کے بعد مردوں کا سارے سر سے بال کٹوانا یا سر منڈوانا اور خواتین کا صرف ایک یا دو پور کے برابر بال خود کاٹنا۔ (یا کسی دوسری خاتون سے کٹوالینا) (مسئلہ نمبر 225)
 - ⑤ احرام کی چادریں اتار کر عام لباس پہننا۔ (مسئلہ نمبر 226)
- وضاحت : مفصل مسائل آئندہ ابواب میں ملاحظہ فرمائیں۔



حج تمتع کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

- ① میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آنا اور عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام اتار دینا ① (مسئلہ نمبر 51-64)
- ② 8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) کو مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ سے حج کے لئے احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 235)
- ③ احرام باندھنے سے قبل تَئِیْک حَجًّا کہہ کر حج کی نیت کرنا۔ (مسئلہ نمبر 82)
- ④ احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا اور جسم پر خوشبو لگانا۔ (مسئلہ نمبر 78, 79)
- ⑤ پیار آدمی کا احرام باندھتے وقت اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَبْثِ حَبَسْتَنِیْ (اے اللہ! میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو نے مجھے روک لیا) کہنا۔ (مسئلہ نمبر 89)
- ⑥ ممکن ہو تو نماز ظہر ادا کرنے کے بعد احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 80)
- ⑦ احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ایک بار یہ الفاظ ادا کرنا اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَجَّةٌ لَا رِیَآءَ فِیْهَا وَلَا مُسْتَعْفَاً ”یا اللہ! میرے اس حج سے نہ دکھاؤ مقصود ہے نہ شہرت مطلوب ہے“ (مسئلہ نمبر 127, 131)
- ⑧ 8 ذی الحجہ کو احرام باندھنے کے بعد ظہر سے قبل تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ پہنچنا اور وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی (پانچ) نمازیں قصر کر کے اپنے اپنے وقت پر باجماعت ادا کرنا (مسئلہ نمبر 235, 238)

(239)

● عمرہ کا مسنون طریقہ گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے۔

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو طلوع آفتاب کے بعد تکبیر و تہلیل اور تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ سے عرفات روانہ ہونا۔ (مسئلہ نمبر 244,238)

10 عرفات کے دن روزہ نہ رکھنا۔ (مسئلہ نمبر 263)

11 عرفات میں داخل ہونے سے قبل وادی نمرہ میں قیام کرنا ظہر کے وقت عرفات میں امام حج کا خطبہ سننا، اس کے بعد ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ایک اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت قصر کر کے ادا کرنا، (مسئلہ نمبر 246,245)

وضاحت : بھوم کے باعث اگر وادی نمرہ میں جگہ نہ ملے اور حاجی سیدھا عرفات چلا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

12 ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد عرفات میں داخل ہونا اور جبل رحمت کے دامن میں (یا جہاں کہیں بھی جگہ میسر آئے) وقف کرنا، قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر کے قرآنی و نبوی دعائیں مانگنا اور درمیان میں تکبیر و تہلیل اور تلبیہ بھی کہنا۔ (مسئلہ نمبر 253,248,244)

13 غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب ادا کئے بغیر سکون اور وقار کئے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے مزدلفہ روانہ ہونا۔ (مسئلہ نمبر 265,264)

14 مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ قصر کر کے اکٹھی ادا کرنا۔ (مسئلہ نمبر 270,268)

15 رات سو کر گزارنا اور 10 ذی الحجہ کی نماز فجر معمول کے وقت سے تھوڑا پہلے ادا کرنا۔ (مسئلہ نمبر 274,271)

16 نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد مشعر الحرام پہاڑی کے دامن میں (یا جہاں کہیں بھی جگہ ملے) قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ بلند کر کے سورج طلوع ہونے سے قبل خوب روشنی پھیلنے تک تکبیر و تہلیل کہنا، توبہ استغفار کرنا اور دعائیں مانگنا۔ (مسئلہ نمبر 273)

17 طلوع آفتاب سے قبل سکون اور وقار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے منیٰ روانہ ہونا اور راستہ میں وادی محسر سے تیزی سے گزرنا۔ (مسئلہ نمبر 280,279)

18 منیٰ پہنچ کر طلوع آفتاب کے بعد جمرہ عقبہ کی رمی کرنا اور رمی سے قبل تلبیہ کہنا بند کر دینا۔ (مسئلہ نمبر 294,289)

① جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرنا اور اس سے کچھ پکا کر کھانا۔ (مسئلہ نمبر 313, 2b)

وضاحت : یاد رہے حج افراد والوں پر قربانی کرنا واجب نہیں۔ (مسئلہ نمبر 304)

② قربانی کے بعد حلق یا تقصیر کروانا اور احرام کی چادریں اتار کر عام لباس پہننا۔ (مسئلہ نمبر 328, 231)

(319)

③ منیٰ سے مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرنا، زمزم پینا اور کچھ حصہ سر پر بہانا (مسئلہ نمبر 334)

④ صفا و مردہ کی سعی کرنا اور مکہ مکرمہ سے منیٰ واپس آنا۔ (مسئلہ نمبر 234)

⑤ ایام تشریق (11, 12, 13) ذی الحجہ کی راتیں منیٰ میں گزارنا اور روزانہ زوال آفتاب کے بعد جمرہ

اولیٰ، جمرہ وسطیٰ اور جمرہ عقبہ کی بالترتیب رمی کرنا۔ (مسئلہ نمبر 341, 342)

⑥ جمرہ اولیٰ، جمرہ وسطیٰ کی رمی کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا لیکن جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد

دعائیں مانگے بغیر واپس پلٹنا۔ (مسئلہ نمبر 296)

⑦ قیام منیٰ کے دوران ممکن ہو تو روزانہ طواف کرنا، مسجد خیف میں باجماعت نمازیں ادا کرنا، بکثرت

تہلیل و تکبیر، حمد و ثنا، توبہ استغفار اور دعائیں مانگنا (مسئلہ نمبر 348, 349)

⑧ 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنا ہو تو غروب آفتاب سے قبل منیٰ سے نکلنا۔ (مسئلہ نمبر 243)

وضاحت : اگر سورج منیٰ میں ہی غروب ہو جائے تو پھر 13 ذی الحجہ کو زوال کے بعد رمی کر کے منیٰ سے واپس آنا چاہئے۔

⑨ مکہ معظمہ پہنچ کر گھر رخصت ہونے سے قبل طواف وداع ادا کرنا۔ (مسئلہ نمبر 351)



حج افراد کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

① میقات سے حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 51)

② احرام باندھنے سے قبل غسل کرنا اور جسم پر خوشبو لگانا۔ (مسئلہ نمبر 79) لَبَّيْكَ حَاجًّا کہہ کر حج کی نیت

کرنا (مسئلہ نمبر 82) ممکن ہو تو نماز ظہر ادا کرنے کے بعد احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 80) احرام باندھنے

کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا اور ایک باریہ الفاظ ادا کرنا اَللّٰهُمَّ هَذِهِ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةً

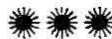
(اے اللہ! میرے اس حج سے نہ دکھاؤ و نہ مقصود ہے نہ شہرت مطلوب ہے) (مسئلہ نمبر 131)

- ③ اگر وقت ہو تو مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف تہیہ کرنا اگر وقت نہ ہو تو سیدھے منی چلے جانا۔ (مسئلہ نمبر 152)
- ④ حج افراد کرنے والے شخص (مفرد) کے ذمہ دو طواف واجب ہیں۔ ① طواف افاضہ ② طواف وداع۔ (مسئلہ نمبر 201)
- ⑤ حج افراد ادا کرنے والوں پر صرف ایک سعی واجب ہے جو قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد ادا کی جائے گی۔ (مسئلہ نمبر 232) سہولت کے لئے حج کی سعی 8 ذی الحجہ کو منی میں جانے سے قبل کرنا جائز ہے۔ (مسئلہ نمبر 230)



حج قرآن کا مسنون طریقہ ایک نظر میں

- ① میقات سے عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے احرام باندھنا۔ (مسئلہ نمبر 51, 62)
- وضاحت : احرام باندھنے کی تفصیل حج افراد کے مسنون طریقہ میں مسئلہ نمبر 2 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
- ② مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا کرنا لیکن عمرہ کی سعی کے بعد حجامت نہ بنوانا نہ ہی احرام کھولنا بلکہ حالت احرام میں ہی ایام حج کا انتظار کرنا۔ (مسئلہ نمبر 63)
- ③ 8 ذی الحجہ کو ظہر کی نماز سے قبل تلبیہ کہتے کہتے منی پہنچنا اور وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذی الحجہ کو نماز فجر قصر کر کے اپنے وقت پر باجماعت ادا کرنا۔ (مسئلہ نمبر 235, 238, 239)
- وضاحت : اس کے بعد ایام حج کے تمام افعال وہی ہیں جو حج تمتع کے ہیں۔
- ④ حج قرآن کرنے والوں پر قربانی ادا کرنا واجب ہے۔ (مسئلہ نمبر 306)
- ⑤ جو شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کو دس دن کے روزے رکھنے چاہئیں۔ (مسئلہ نمبر 304)
- ⑥ حج قرآن کا احرام باندھنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے جانا مسنون ہے۔ (مسئلہ نمبر 60)
- ⑦ حج قرآن ادا کرنے والے شخص (قارن) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں ایک عمرہ کا، دوسرا حج کا اور تیسرا طواف وداع۔ (مسئلہ نمبر 202)
- ⑧ حج قرآن ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں۔ ایک سعی عمرہ کی اور دوسری حج کی۔ (مسئلہ نمبر 233)



فَرَضِيَّةُ الْحَجِّ حج کی فرضیت

مسئلہ ۱ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ② نماز قائم کرنا ③ زکوٰۃ ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 2 حج ساری زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا)) فَقَالَ رَجُلٌ : أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ؟ فَسَكَتَ ، حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ)) ثُمَّ قَالَ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا ”لوگو! تم پر حج فرض

① کتاب الایمان ، باب قول النبی ﷺ بنی الاسلام علی خمس

② کتاب الحج ، باب فرض الحج مرة فی العمر

کیا گیا ہے، لہذا حج کرو۔“ ایک آدمی نے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال حج کریں؟“ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، حتیٰ کہ صحابی نے تین مرتبہ یہی سوال کیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا اور تم یہ نہ کر سکتے۔“ پھر فرمایا ”جو چیز میں تم کو بتانا چھوڑ دوں اس بارے میں تم بھی مجھ سے سوال نہ کیا کرو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوال کرنے اور ان سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے، لہذا جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ (سوال جواب مت کیا کرو)۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



فَضْلُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حج اور عمرہ کی فضیلت

مسئلہ 3 حج مبرور ادا کرنے والا جنتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمُمَرُّورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ •

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ ہے جو موجودہ اور گزشتہ عمرہ کے درمیان سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : أَبْسُطْ بَعْمِكَ فِلْدًا بِأَيْمِكَ فَبَسَطَ بِعْمِنِي قَالَ فَقَبَضْتُ يَدِي قَالَ ((مَالِكٌ يَا عَمْرُو؟)) قَالَ : قُلْتُ أُرَدُّ أَنْ أَشْعِرَ طَ ، قَالَ ((تَشْعِرُ طَ بِمَاذَا؟)) قُلْتُ : أَنْ يُغْفِرَ لِي ، قَالَ ((أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”اپنا دایاں یا تھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں“ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا، تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا ”عمرہ! کیا ہوا؟“ میں نے عرض کیا ”(یا رسول اللہ ﷺ) شرط رکھنا چاہتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا ”(گزشتہ) گناہوں کی مغفرت کی۔“ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تجھے معلوم نہیں کہ

① بخاری ، کتاب العمرة ، باب وجوب العمرة و فضلها

② کتاب الایمان ، باب کون الاسلام یهدم ما قبله و کذا الحج والعمرة

اسلام (میں داخل ہونا) گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ہجرت گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 4 سنت کے مطابق حج ادا کرنے سے گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس دوران کوئی بیہودہ بات یا گناہ نہ کیا وہ حج کر کے اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک) لوٹے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 5 پے درپے حج اور عمرہ محتاجی اور فقر دور کرتے ہیں۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّ الْمَتَابَعَةَ بَيْنَهُمَا تَنْفِي الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”پے درپے حج اور عمرہ کرو بے شک یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 6 ایمان باللہ اور جہاد کے بعد سب سے افضل عمل حج ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ)) قِيلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ ((حَجٌّ مَبْرُورٌ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

① کتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور

② کتاب المناسک ، باب فضل الحج والعمرة

③ بخاری ، کتاب الایمان ، باب من قال ان الایمان هو العمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا ”کون سا عمل سب سے افضل ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا“ کہا گیا ”اس کے بعد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا“ کہا گیا ”اس کے بعد؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”حج مقبول“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ 7 خواتین بوڑھے اور کمزور لوگوں کو حج کا ثواب جہاد کے برابر ملتا ہے۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي جَبَانٌ وَإِنِّي ضَعِيفٌ فَقَالَ ((هَلُمَّ إِلَى جِهَادٍ لَا شَوْكَةَ فِيهِ الْحَجَّ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا ”میں کمزور دل اور ضعیف آدمی ہوں“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسا جہاد کر جس میں تکلیف نہیں ہے یعنی حج“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَمْ لَا نَجَاهِدُ؟ قَالَ ((لَا لَكُنْ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں معلوم ہے کہ جہاد سب سے زیادہ افضل عمل ہے، کیا ہم جہاد نہ کریں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نہیں (عورتوں کے لئے) عمدہ ترین جہاد حج مبرور ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ 8 حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَقَدْ لَهِمَّ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَلَّوُهُ فَأَعْطَاهُمْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”غازی

① لفہ السنۃ، لسید السابق، الجزء الاول، ص 626

② کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور

③ کتاب المناسک، باب فضل الدعاء الحاج

فی سبیل اللہ حاجی اور عمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو بلایا اور انہوں نے حکم کی تعمیل کی پھر انہوں نے اللہ سے مانگا اور اللہ نے ان کو عطا فرمایا“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ 9 رمضان میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

عَنْ أُمِّ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقِلٍ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَصَابَنَا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ ﷺ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ حَجِّهِ جَنَّتُهُ فَقَالَ ((يَا أُمُّ مَعْقِلٍ ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا؟)) قَالَتْ : لَقَدْ تَهَيَّأْنَا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ ﷺ وَكَانَ لَنَا جَمَلٌ هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوْصَى بِهِ أَبُو مَعْقِلٍ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ((فَهَلَّا خَرَجْتَ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَّا إِذَا فَاتَكَ هَذِهِ الْحَجَّةُ مَعَنَا فَاعْتَمِرِي فِي رَمَضَانَ فَإِنَّهَا كَحَجَّةٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حج کیا تو ہمارے پاس ایک اونٹ تھا جسے ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا (اسی دوران) ہمیں بیماری نے آلیا اور ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور رسول اکرم ﷺ حج کے لئے روانہ ہو گئے جب آپ ﷺ حج سے فارغ ہوئے (اور واپس مدینہ تشریف لائے) تو میں حاضر خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”اے ام معقل! تو ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں گئی؟“ ام معقل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ”ہم نے تیاری کی تھی لیکن ابو معقل فوت ہو گئے اور ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر ہم حج کیا کرتے تھے جسے ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی تھی“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو اس پر کیوں نہ نکل پڑی حج بھی تو فی سبیل اللہ میں داخل ہے خیر ہمارے ساتھ تو تیرا حج نہ ہو سکا اب رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا ثواب) حج کے برابر ہے“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ 10 رمضان میں عمرہ ادا کرنے کا ثواب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَّ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ

لِزَوْجِهَا أَحْجِنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَمَلِكَ فَقَالَ : مَا عِنْدِي مَا أَحْجُجُكَ عَلَيْهِ قَالَتْ : أَحْجِبْنِي عَلَى جَمَلِكَ فَلَانَ قَالَ : ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ أَمْرًا بِي تَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَإِنَّهَا سَأَلَتْنِي الْحَجَّ مَعَكَ قَالَتْ : أَحْجِبْنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : مَا عِنْدِي مَا أَحْجُجُكَ عَلَيْهِ فَقَالَتْ : أَحْجِبْنِي عَلَى جَمَلِكَ فَلَانَ ، فَقُلْتُ : ذَاكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَقَالَ ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَحْجَبْتَهَا عَلَيْهِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) قَالَ : وَ إِنَّهَا أَمَرْتَنِي أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةَ مَعَكَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَقْرِنُهَا السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَأَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةَ مَعِيَ يَعْنِي عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حج کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا مجھے بھی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرا دو اس نے کہا ”میرے پاس کوئی سواری نہیں جس پر تجھے حج کراؤں“ عورت نے کہا ”اپنے فلاں اونٹ پر“ خاوند نے کہا ”وہ تو اللہ کی راہ میں دیا جا چکا ہے“ پھر وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی سلام عرض کرتی ہے اس نے مجھ سے آپ کے ساتھ حج کرنے کی درخواست کی ہے اور کہا ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرا دو، میں نے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے جس پر تجھے حج کراؤں، تو اس نے کہا اپنے فلاں اونٹ پر حج کراؤ، میں نے بیوی سے کہا کہ وہ تو اللہ کی راہ میں دیا جا چکا ہے“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر تو اسی اونٹ پر حج کرا دیتا تو وہ (عمل) بھی فی سبیل اللہ ہوتا۔“ اس آدمی نے عرض کیا کہ ”میری بیوی نے مجھے آپ ﷺ سے یہ بات پوچھنے کے لئے کہا ہے ”کون سا عمل آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس عورت کو میرا سلام کہنا اور بتانا کہ ”رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے

وضاحت : ایک حدیث میں رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر بتایا گیا ہے جبکہ دوسری حدیث میں رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کرنے کے برابر بتایا گیا ہے اگرچہ ثواب میں یہ فرق عمرہ ادا کرنے والے کی نیت خلوص اور عقیدہ کی بنیاد پر ہوگا

مسئلہ 11

حاجی یا معتمر اگر حج یا عمرہ ادا کرنے سے پہلے راستہ میں ہی فوت ہو جائے تب بھی اسے حج یا عمرہ کا پورا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا أَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِي طَرِيقَةٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ الْغَازِيِّ وَالْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ)) رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادے سے نکلے اور اسے راستے میں ہی موت آجائے تو اللہ تعالیٰ اسے غازی، حاجی یا عمرہ کرنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے

مسئلہ 12

حالت احرام میں فوت ہونے والا حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) قیامت کے دن تبلیہ پکارتا ہوا اٹھے گا۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



أَهْمِيَّةُ الْحَجِّ

حج کی اہمیت

مسئلہ 13 وسائل رکھنے کے باوجود حج نہ کرنے والا مسلمان نہیں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُبْعَثَ رِجَالًا إِلَى هَذِهِ الْأُمُصَارِ فَيَنْظُرُوا كُلُّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَّةٌ وَلَمْ يَحْجْ لِيُضْرَبُوا عَلَيْهِمُ الْجَزِيَّةُ مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ مَا هُمْ بِمُسْلِمِينَ ((رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ ①

(حسن)
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ارادہ کیا کچھ آدمیوں کو شہروں میں بھیجوں وہ تحقیق کریں کہ جن لوگوں کو حج کی طاقت ہے اور انہوں نے حج نہیں کیا ان پر جزیہ مقرر کر دیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔“ اسے سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَدَّرَ عَلَى الْحَجِّ فَتَرَكَهُ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا. رَوَاهُ سَعِيدٌ فِي سُنَنِهِ ②

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جس نے قدرت ہونے کے باوجود حج نہ کیا، اس کے لئے برابر ہے یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔“ اسے سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے

مسئلہ 14 وسائل میسر آنے کے بعد حج ادا کرنے میں تاخیر کرنا جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرُضُ الْمَرِيضُ وَ تَصِلُ الضَّالَّةُ وَ تَعْرِضُ الْحَاجَّةُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③ (حسن)
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص حج کا ارادہ

① منقح الاخبار ، کتاب المناسک ، باب وجوب الحج علی الفور

② کتاب المناسک ، باب الخروج الى الحج

③ الحج والعمرة والزياره ، للشيخ عبدالعزيز بن باز ، ص 8

کرے اسے جلدی کرنا چاہئے کیونکہ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے، سواری کا بندوبست نہیں ہو سکتا یا کوئی رکاوٹ پیش آ جاتی ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ يَغْنَى الْفَرِيضَةَ فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَذَرِي مَا يَعْزِضُ لَهُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”فریضہ حج ادا کرنے کے لئے جلدی کرو کیونکہ کسی کو معلوم نہیں کہ اسے کیا عذر پیش آ جائے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 15 مرنے والے پر حج فرض ہو، تو اس کے ورثاء کو میت کی طرف سے حج ادا کرنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 380 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

حج اور عمرہ قرآن مجید کی روشنی میں

مَسْئَلہ 16 استطاعت رکھنے والوں پر حج ادا کرنا فرض ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ﴾ (97:3)

”لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ اس گھر کا حج کرے اور جو شخص اس کے حکم کی پیروی سے انکار کرے، اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔“ (سورۃ آل عمران، آیت نمبر 97)

مَسْئَلہ 17 حج کے مہینے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

مَسْئَلہ 18 حج کے دوران شہوانی افعال، لڑائی جھگڑا اور دیگر تمام گناہ کے کام حرام

ہیں۔

مَسْئَلہ 19 قرض لے کر یا مانگ کر حج ادا کرنا جائز نہیں۔

﴿الْحَجُّ اشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٍ لِّمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجُّ فَلَا رَفْعَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفَعَّلُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّعَلِّمُهُ اللّٰهُ وَتَزُوْدُوْا لِّاِنَّ خَيْرَ الْزَّادِ التَّقْوٰى وَاتَّقُوْنَ يٰۤاُولٰٓئِیْ الْاَلْبَابِ﴾ (197:2)

”حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں، جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے اسے خبردار رہنا چاہئے کہ حج کے دوران اس سے کوئی شہوانی فعل، کوئی گناہ، کوئی لڑائی جھگڑے کی بات سرزد نہ ہو اور جو نیک عمل کرے، وہ

وضاحت : ① حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔ ② لڑائی اور گناہ کے کام عام حالات میں بھی منع ہیں، لیکن حالت احرام میں یہ کام بدرجہ اولیٰ منع ہیں۔ اس لئے عام حالت کے مقابلے میں دوران حج ان کا زیادہ گناہ ہے۔

مسئلہ 21 بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث ”یوم نحر“ سے قبل احرام اگر کسی شخص کو کھولنا پڑے تو اسے تین روزے یا صدقہ یا ایک قربانی دینی چاہئے۔

مسئلہ 23 حج قرآن اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی ادا کرنا واجب ہے۔

مَسْئَلہ 25 کسی شخص کی طرف سے عمرہ یا حج کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو اس حج یا عمرہ کو کسی دوسرے شخص کے نام سے نہیں کیا جاسکتا۔

ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿٢﴾ (196:2)

.. اور جب حج اور عمرے کی نیت کرو، تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اسے پورا کرو اور اگر کہیں روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر آئے اللہ کی جناب میں پیش کرو اور جب تک قربانی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے (یعنی ذبح نہ ہو جائے) اپنے سر نہ مونڈو مگر جو شخص مریض ہو یا جس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور (اس وجہ سے وہ اپنا سر منڈالے) تو اسے فدیہ کے طور پر روزے رکھنے چاہئیں یا صدقہ دینا چاہئے یا قربانی کرنی چاہئے پھر اگر تمہیں امن نصیب ہو جائے (اور تم حج سے قبل مکہ پہنچ جاؤ) تو جو شخص تم میں سے حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھائے وہ حسب مقدور قربانی دے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے زمانے میں اور سات روزے گھر جا کر یعنی پورے دس روزے رکھے۔ یہ رعایت ان لوگوں کے لئے ہے جن کے گھر یا مسجد الحرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے ان احکام کی خلاف ورزی سے بچو اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔“ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 196)

وضاحت : ① روزے اور صدقہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں وضاحت ارشاد فرمائی ہے ”روزے تین رکھے جائیں یا چھ مسکینوں کو دو وقت کے کھانے کے برابر غلہ صدقہ کیا جائے۔“ جو تقریباً ساڑھے سات کلو بنتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 121۔ ② قربانی حدود حرم میں کسی جگہ بھی دی جاسکتی ہے۔ ③ اگر حرم میں خود قربانی نہ دی جاسکے تو کسی دوسرے سے دلوائی جاسکتی ہے۔ ④ یہ قربانی چونکہ کفارہ ہے اس لئے سارا گوشت مساکین اور فقراء میں تقسیم کرنا ضروری ہے اس لئے نہ خود کھانا چاہئے نہ کسی غنی کو بہہ دینا چاہئے۔

مَسْئَلہ 26 حالت احرام میں خشکی پر شکار کرنا منع ہے اگر کوئی شکار کرے تو اسے شکار کئے گئے جانور کے برابر قربانی دینی چاہئے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَ مِنْكُمْ مَتَعَمَّدًا فَجَزَاءُ مِثْلُ مَا قُتِلَ مِنَ النِّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بِلِغِ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَنْمَا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٥﴾ (95:5)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! احرام کی حالت میں شکار نہ مارو اور اگر تم میں سے کوئی جان بوجھ کر ایسا کر گزرے تو جو جانور اس نے مارا ہو اسی کے ہم پلہ ایک جانور اسے موسیثیوں میں سے نذر کر دینا ہوگا جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل آدمی کریں گے اور یہ نذرانہ کعبہ پہنچایا جائے گا یا پھر اسی گناہ کے کفارہ میں چند مسکینوں کو کھانا کھلانا ہوگا یا اس کے بقدر روزے رکھنا ہوں گے تاکہ وہ اپنے کئے کا مزہ چکھے۔ پہلے جو کچھ ہو چکا اسے اللہ نے معاف کر دیا اور جس نے اس حرکت کا اعادہ کیا تو اس سے اللہ بدلہ لے گا اللہ سب پر غالب ہے اور بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 95)

مسئلہ 27 حالت احرام میں سمندی شکار کرنا اور اسے کھانا جائز ہے۔

﴿أَحِلُّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْغِيَارَةِ وَحُرْمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ (96:5)

”تمہارے لئے سمندر کا شکار (مارنا) اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے جہاں تم ٹھہرو وہاں اسے کھا بھی سکتے ہو اور قافلے کے لئے زادراہ بھی بنا سکتے ہو البتہ خشکی کا شکار تم پر حالت احرام میں حرام کیا گیا ہے لہذا اس اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو جس کی پیشی میں تم سب کو گھیر کر حاضر کیا جائے گا۔“ (سورہ مائدہ، آیت نمبر 96)

مسئلہ 28 حج یا عمرہ کے دوران صفا اور مروہ پہاڑیوں کا طواف یعنی سعی کرنے کا حکم ہے۔

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ (158:2)

”یقیناً صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں لہذا جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرے اور جو شخص برضا و رغبت کوئی بھلا کام کرے گا اللہ کو اس کا علم ہے اور وہ اس کی قدر کرنے والا ہے۔“ (سورہ البقرہ، آیت نمبر 158)

وضاحت : زمانہ جاہلیت میں لوگوں نے صفا پر ”اساف“ اور مروہ پر ”ناکله“ بت رکھے ہوئے تھے اور ان کا طواف کرتے تھے اس وجہ سے

مسلمان صفا اور مردہ کا طواف کرنے میں حذبذب تھے کہ شائد صفا اور مردہ کی سعی زمانہ شرک کی ایجاد ہے۔ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی تردید فرمائی ہے۔

مَسْئَلہ 29 حج ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تجارت کرنا بھی جائز ہے۔

مَسْئَلہ 30 وقوف عرفات حج کا رکن ہے۔

مَسْئَلہ 31 مزدلفہ میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم ہے۔ مشعر الحرام کے قریب

وقوف کرنا افضل ہے۔

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَذَا كُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الصَّائِلِينَ ۝ ثُمَّ أَفِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝﴾ (2: 198-199)

”اگر حج کے ساتھ تم لوگ اپنے رب کا فضل بھی تلاش کرتے جاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر جب عرفات سے (واپس) چلو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور اس طرح یاد کرو جس کی ہدایت اس نے تمہیں دی ہے ورنہ اس سے پہلے تو تم لوگ بھٹکے ہوئے تھے پھر جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو اور اللہ سے معافی مانگو یقیناً وہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 198-199)

مَسْئَلہ 32 ایام تشریق میں اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرنے کا حکم ہے۔

مَسْئَلہ 33 ایام تشریق میں منیٰ سے 12 ذی الحجہ کو واپس آنا جائز ہے لیکن 13 ذی الحجہ کو واپس آنا افضل ہے۔

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ لَمَنِ أَتَقَى اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝﴾ (2: 203)

”یہ گنتی کے چند روز ہیں جو تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں اور جو کچھ زیادہ دیر ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ یہ دن اس

نے تقویٰ کے ساتھ بسر کئے ہوں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور خوب جان رکھو کہ ایک دن اس کے حضور تمہاری پیشی ہونے والی ہے۔“ (سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 203)

حج ایک کثیر المقاصد اور کثیر الفوائد عبادت ہے۔ مسئلہ 34

طواف زیارت حج کا رکن ہے۔ مسئلہ 35

﴿وَإِذْ قَالَ النَّاسُ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِيعُوا أَمْرَ الْبَاقِيسِ الْفَقِيرِ ۝ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ (29-28-27:22)

”(اے ابراہیم!) لوگوں کو حج کے لئے اذن عام دے دو کہ وہ تمہارے پاس ہر دور دراز مقام سے پیدل اور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں تاکہ وہ فائدے دیکھیں جو یہاں ان کے لئے رکھے گئے ہیں اور چند مقررہ دنوں (یعنی ایامِ محرم اور ایامِ تشریق) میں ان جانوروں پر اللہ کا نام لیں (یعنی ذبح کریں) جو اس نے انہیں بخشے ہیں خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں پھر اپنا میل کچیل دور کریں اور (کسی نے اس موقع کے لئے نذر مان رکھی ہو تو) اپنی نذر پوری کریں اور قدیم گھر (یعنی بیت اللہ شریف) کا طواف کریں۔“ (سورۃ الحج، آیت نمبر 29-28-27)

شُرُوطُ الْحَجِّ

حج کی شرائط

مسئلہ 36 مالدار آزاد عاقل، مسلمان مرد اور عورت پر حج فرض ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ رحمہ اللہ (صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین شخص شرعی حکم کے مکلف نہیں ایک سویا ہوا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے دوسرا بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور تیسرا مجنون یہاں تک کہ اس کا جنون ختم ہو جائے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحَنْتَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُحْجَّ حُجَّةَ أُخْرَى وَأَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُحْجَّ حُجَّةَ أُخْرَى)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ رحمہ اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو بچہ حج کرے پھر بالغ ہو جائے تو اسے استطاعت حاصل ہونے پر دوبارہ حج کرنا چاہئے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد ہو گیا تو اسے (استطاعت حاصل ہونے پر) دوبارہ حج ادا کرنا چاہئے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرَ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَنْدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَقَالَ يَا

① کتاب الحدود ، باب فی المجنون او یصیب حدا

② لفقة السنه ، للسید سابق ، الجزء الاول 333

مُحَمَّدٌ (ﷺ) أَخْبَرَنِي عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا..... رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں ایک شخص نہایت سفید کپڑوں والا نہایت سیاہ بالوں والا آیا جس پر سفر کے کوئی آثار نظر نہیں آتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں پہچانتا تھا! آ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آپ کی رانوں پر رکھ لیں اور کہنے لگا ”اے محمد ﷺ! مجھے اسلام کے بارے میں بتلائیے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ شریف کا حج کرو بشرطیکہ تم وہاں تک جانے کی قدرت رکھتے ہو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). رَوَاهُ الدَّارُ الْقُطْنِيُّ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ”سبیل“ سے کیا مراد ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سفر خرچ اور سواری۔“ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

سفر حج کے لئے عورت کے ساتھ خاوند یا کسی محرم (مثلاً باپ، بھائی، بیٹا، چچا یا ماموں وغیرہ) کا ہونا شرط ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَقُولُ ((لَا يَخْلُونُ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا تَسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ)) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَإِنِّي اكْتَتَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

❶ کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان ووجوب.....

❷ لفه السنه، الجزء الاول، ص 121

❸ کتاب الحج، باب سفر الی الحج مع ذی محرم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے ”کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ ملے الا یہ کہ اس (عورت) کا محرم ساتھ ہو نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔“ ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی حج کے لئے چلی گئی اور میں نے فلاں فلاں غزوہ میں اپنا نام لکھوا دیا ہے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ كَتَبَتْ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الرَّائِ إِلَى إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَأَنَا مُوسِرَةٌ لَيْسَ لِي ذُو مَحْرَمٍ فَكَتَبَ إِلَيْهَا أَنَّكَ مِمَّنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ سَبِيلًا. ذِكْرُهُ فِي فِقْهِ السُّنَّةِ ❶

حضرت یحییٰ بن عباد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رے (ایران کا ایک شہر) کی ایک عورت نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ (امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد) کو لکھا کہ ”میں نے فرض حج ادا نہیں کیا اور میں مالدار ہوں لیکن میرا محرم نہیں ہے (میرے لئے کیا حکم ہے؟)“ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے عورت کو جواب لکھا ”تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر اللہ نے حج فرض نہیں کیا۔“ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

وضاحت : حرام رشتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

❶ والدہ، والدہ کی والدہ اور ماں کی والدہ خواہ حقیقی ہو یا سوتیلی ❷ بیٹی، پوتی، نواسی (حقیقی اور سوتیلی) ❸ بہن (حقیقی اور سوتیلی) ❹ بھوپہن (حقیقی اور سوتیلی) ❺ خالہ (حقیقی اور سوتیلی) ❻ بھتیجی (خواہ حقیقی بھائی کی بیٹی ہو یا سوتیلے بھائی کی) ❼ بھانجی (خواہ حقیقی بہن کی بیٹی ہو یا سوتیلی بہن کی) ❽ رضاعی ماں ❾ رضاعی بہن (خواہ حقیقی ماں کا دودھ پینے کی وجہ سے یا ایک ہی اُمّا کا دودھ پینے کی وجہ سے) ❿ بیوی کی والدہ ⓫ بیٹے پوتے اور نواسے کی بیوی۔

مسئلہ 38 کسی خاتون کا از خود کسی غیر محرم مرد کو محرم قرار دے کر اس کے ساتھ حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 39 کسی خاتون کے محرم کے ساتھ غیر محرم خواتین کا گروپ بنا کر حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 40 عورت کے لئے شوہر کی وفات کے بعد حالت عدت میں نہ ہونا بھی

سفر حج کے لئے شرط ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رضی اللہ عنہ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهُمْ
أَزْوَاجَهُمْ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ الْحَجَّ. رَوَاهُ مَالِكٌ ❶

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو، جو خاوند فوت ہو جانے کی وجہ سے حالت عدت میں ہوتیں، مقام بیداء سے واپس لوٹا دیتے اور حج نہ کرنے دیتے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

مسئلہ 41 راستے کا پر امن ہونا اور حکومت کی طرف سے رکاوٹ نہ ہونا بھی حج کی شرائط ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 14 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

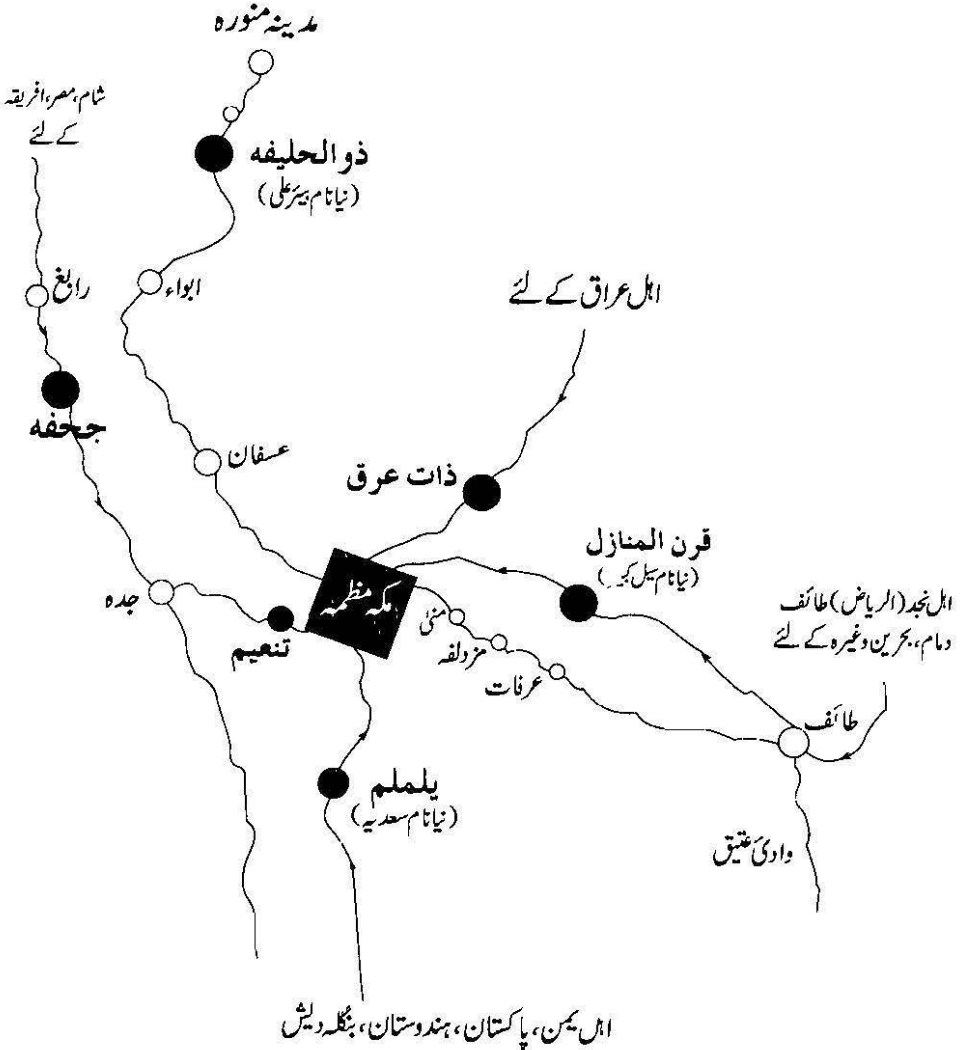
مسئلہ 42 حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کرنے سے حج کا فرض ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 43 چھوٹی عمر میں حج ادا کرنے کے بعد بڑی عمر میں بلا استطاعت حج کا فرض ہونا سنت سے ثابت نہیں۔



مواقیت

مکہ مکرمہ کی اطراف سے آنے والے حجاج کرام
 کے احرام باندھنے کی جگہ ● =



الْمَوَاقِيتُ^۱

میقات کے مسائل

مسئلہ 44 میقات کی دو قسمیں ہیں

- (ا) میقات مکانی: وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کرنے والا احرام باندھتا ہے۔
 (ب) میقات زمانی: وہ زمانہ جس کے اندر اندر حج کرنا ضروری ہے۔

(ا) میقات مکانی

مسئلہ 45

باہر سے آنے والے حاجیوں کے لئے درج ذیل پانچ میقات ہیں۔

- ① اہل مدینہ یا اس راستے سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ (نیانام بیر علی) میقات ہے۔
- ② اہل شام یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً مصر، لیبیا، الجزائر اور مراکش وغیرہ) کے لئے جحفہ میقات ہے۔
- ③ اہل نجد یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً بحرین، دمام، الرياض وغیرہ) کے لئے قرن المنازل (نیانام بیل کبیر) میقات ہے۔
- ④ اہل یمن یا اس راستے سے آنے والوں (مثلاً پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ) کے لئے یلملم (نیانام سعیدی) میقات ہے۔

⑤ اہل عراق یا اس راستے سے آنے والوں کے لئے ذات عرق میقات ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ
 وَلَأَهْلِي الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلَأَهْلِي الْعِرَاقِ ذَاتَ عَرِيقٍ وَلَأَهْلِي نَجْدٍ قَرْنَآ وَلَأَهْلِي الْيَمَنِ

① میقات کی جمع مواقیت ہے۔ میقات کا مطلب ہے مقررہ وقت یا مقررہ جگہ۔

(صحیح)

يَلْمَلَمَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام اور اہل مصر کے لئے جحفہ، اہل عراق کے لئے ذاتِ عرق اور اہل نجد (ریاض) کے لئے قرن (المنازل) اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے ہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج پروازوں میں میقات پر پہنچنے سے قبل میقات کا اعلان کیا جاتا ہے تاکہ جو لوگ احرام باندھنا چاہیں وہ احرام باندھ لیں۔ عام پروازوں میں اگر جہاز کے عملہ کو پہلے سے کہہ دیا جائے تو میقات پہنچنے سے قبل میقات کی اطلاع فراہم کر دی جاتی ہے۔

مسئلہ 46

مکہ مکرمہ میں نیز میقات اور مکہ مکرمہ کے درمیان مستقل رہائش پذیر یعنی مقامی باشندوں اور عارضی طور پر رہائش پذیر یعنی بیرونی حجاج کو حج کے لئے رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَآ فَكَذَٰلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهْلَوْنَ مِنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لئے جحفہ، اہل نجد کے لئے قرن المنازل، اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے ہیں یہ میقات ان ملکوں میں مقیم لوگوں کے لئے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو حج اور عمرے کے ارادے سے ان اطراف سے آئیں جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں وہ اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں، حتیٰ کہ اہل مکہ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ① مکہ مکرمہ اور میقات کے درمیان رہائش پذیر لوگوں میں اہل حرم (یعنی حدود حرم کے اندر رہائش پذیر لوگ) اور اہل حل (یعنی حدود حرم سے باہر اور میقات کے اندر رہائش پذیر لوگ) دونوں شامل ہیں۔

② ملازمت کی غرض سے آئے ہوئے میقات کے اندر مقیم غیر ملکی حضرات کا شمار بھی مستقل رہائش پذیر یعنی مقامی باشندوں میں ہوگا۔

③ یاد رہے کہ جدہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان کوئی میقات نہیں ہے لہذا حج یا عمرہ کے لئے آنے والے بیرونی حضرات کا جدہ پہنچ کر

احرام باندھنا جائز نہیں۔ قطر کویت دمام اور الریاض وغیرہ سے بذریعہ کار آنے والے حضرات کو قرن المنازل یا سبیل کبیر (طائف اور مکہ کے درمیان میقات) پہنچ کر احرام باندھنا چاہئے براستہ ہوائی جہاز جدہ پہنچ کر مکہ مکرمہ آنے والے حضرات کو اپنے شہر یا ملک سے احرام باندھنا چاہئے البتہ احرام کی نیت اور تلبیہ میقات پہنچ کر کہنا چاہئے۔
④ جدہ کے مقامی لوگوں کو حج اور عمرہ کے لئے جدہ سے ہی احرام باندھنا چاہئے۔

⑤ سعودی عرب کے کسی شہر یا غیر ملک سے کاروبار یا دیوبنی کی نیت سے جدہ آنے والے حضرات اپنے کاروبار یا دیوبنی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ یا حج کا ارادہ کریں تو وہ جدہ سے ہی احرام باندھیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 47

حدود حرم میں عارضی طور پر مقیم یعنی بیرونی حضرات کو بوقت ضرورت عمرہ کا احرام، حدود حرم سے باہر یعنی حل میں کسی مقام مثلاً تنعیم یا بھرانہ جا کر باندھنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَدِّفَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لے جائیں اور تنعیم سے (احرام باندھ کر) ان کو عمرہ کرائیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ اعْتَمَرَ مِنَ الْجَعْفَرَانَةِ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى تِلْكَ الْحَجَّةِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ② (صحیح)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ارشاد مبارک ﴿بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ ”اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان برأت ہے۔“ (سورۃ التوبہ، آیت نمبر 1) کی تفسیر کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ جنگ حنین سے واپس تشریف لائے تو بھرانہ سے (احرام باندھ کر) عمرہ ادا کیا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس (کے بعد ادا کئے گئے) حج کا امیر مقرر فرمایا۔ اس کو ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① یاد رہے تنعیم اور بھرانہ میقات نہیں بلکہ حدود حرم سے باہر مکہ مکرمہ کے قریب دو الگ الگ مقامات ہیں تنعیم جدہ کی سمت میں اور بھرانہ طائف کی سمت میں ہے۔

① کتاب الحج، باب عمرۃ التنعیم

② کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام

- ② غیر ممالک یا سعودی عرب کے کسی شہر سے کاروبار یا عارضی ڈیوٹی کے لئے مکہ مکرمہ آنے والے حضرات کا دوبار یا ڈیوٹی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کی نیت کریں تو انہیں تعیم یا جہرانہ جاکر احرام باندھنا چاہئے۔
- ③ حدود حرم میں مستقل رہائش پذیر مقامی باشندے عمرہ کا احرام اپنی رہائش گاہ سے باندھ سکتے ہیں
- ④ مکہ مکرمہ میں کام کرنے والے غیر ملکی ملازمین یا تاجر حضرات کے لئے احکامات وہی ہیں جو مکہ معظمہ میں رہائش پذیر مقامی باشندوں کے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

مسئلہ 48

حج تمتع کی نیت سے احرام باندھنے والی خاتون اگر عمرہ ادا کرنے سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ عمرہ ادا نہ کرے، ایام حج شروع ہو جانے کی صورت میں حج کے ارکان حالت حیض میں ہی پورے کرے البتہ طواف افاضہ کے لئے اسے حیض سے پاک ہونے کا انتظار کرنا ہوگا۔

مذکورہ خاتون اگر حج کے بعد عمرہ کرنا چاہے تو تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کر سکتی ہے۔

مسئلہ 49

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطْفُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاصَتْ فَتَنَسَكَّتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّفَرِ ((يَسْعُكَ طَوَافُكَ لِحَجِّكَ وَعُمْرَتُكَ)) فَأَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ مکہ مکرمہ آئیں ابھی بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا تھا کہ حائضہ ہو گئیں۔ (لہذا طواف کے علاوہ باقی) مناسک حج ادا کئے اور (حج کے دنوں میں) حج کا احرام باندھا۔ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ سے روانگی کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”تمہارا طواف (افاضہ) حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہوگا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مانیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے بھائی حضرت عبدالرحمان (بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تنعیم بھیج دیا (جہاں سے وہ احرام باندھ کر مکہ آئیں اور) حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 50

بار بار تنعیم یا جہرانہ سے احرام باندھ کر بار بار عمرے کرنا سنت سے ثابت

نہیں۔

مسئلہ 51 میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا افضل ہے لیکن میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَيَّدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا مَا أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بیداء وہ جگہ ہے (مسجد ذی الحلیفہ سے آگے مکہ کی طرف) جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ کی نسبت غلط بات کرتے ہو (کہ آپ ﷺ نے بیداء سے احرام باندھا حالانکہ) آپ ﷺ نے مسجد ذی الحلیفہ کے نزدیک (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا شروع کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَهْلٌ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ②

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت المقدس سے احرام باندھا۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

(ب) میقات زمانی

مسئلہ 52 حج یا عمرہ ادا کرنے والا بغیر احرام میقات سے گزر جائے تو اسے واپس اسی میقات پر جا کر احرام باندھنا چاہئے جس سے گزر کر آیا ہے۔

عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ الْمِيقَاتِ غَيْرَ مُحْرِمٍ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ③

① کتاب الحج ، باب امر اهل المدينة بالاحرام من عند مسجد ذی الحلیفہ

② کتاب الحج ، باب فی المواقیت

③ کتاب الحج ، باب دخول النبی مکة غیر محرم يوم الفتح

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جو شخص احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جاتا اسے میقات پر واپس لوٹاتے (تاکہ احرام باندھ کر آئے)۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 53 حج یا عمرہ کرنے والا بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے اور پھر اس کے لئے میقات پر واپس جانا ممکن نہ ہو تو اسے ایک بکری ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کرنا چاہئے اور احرام پہن کر حج یا عمرہ ادا کرنا چاہئے۔
وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 122 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 54 حج یا عمرہ کی نیت نہ ہو تو احرام باندھے بغیر میقات سے گزرنا اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَقَالَ فَتَيَّةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور (حدیث کے ایک راوی) قتیبہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر پر سیاہ گپڑی تھی اور آپ ﷺ بغیر احرام کے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 55 عمرہ کا احرام سال کے کسی بھی مہینے میں باندھا جاسکتا ہے۔
مسئلہ 56 حج کے مہینوں یا حج کے دنوں میں عمرہ کا احرام باندھنے سے حج فرض نہیں ہوتا۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ قَالَ فِي كُلِّ شَهْرِ عُمْرَةٌ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ②
حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمرہ ہر مہینے میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الحج، باب جواز دخول مكة بغیر احرام

② کتاب الحج، باب فی مواقیت الحج والعمرة

مسئلہ 57

حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھنا چاہئے۔

مسئلہ 58

حج کے مہینے یہ ہیں۔ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ۔

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ رضی اللہ عنہ أَسَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُسَمِّي أَشْهُرَ الْحَجِّ؟ قَالَ نَعَمْ كَانَ يُسَمِّي شَوَّالَ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ قُلْتُ لِنَافِعٍ فَإِنْ أَهْلَ إِنْسَانٍ بِالْحَجِّ قَبْلَهُنَّ؟ قَالَ لَمْ أَسْمَعْ فِي ذَلِكَ مِنْهُ شَيْئًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❶

حضرت ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ”تم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حج کے مہینوں کا نام لیتے ہوئے سنا ہے؟“ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا ”ہاں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کو حج کے مہینے شمار کرتے تھے۔“ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا ”اگر انسان ان حج کے مہینوں سے پہلے احرام باندھ لے تو پھر؟“ تو حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا ”میں نے اس بارے میں ان سے کچھ نہیں سنا (کہ ایسا کرنا بھی جائز ہے۔)“ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِنْ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُحْرِمَ الرَّجُلُ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”سنت یہ ہے کہ آدمی حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



أنواع الإحرام احرام کی قسمیں

احرام کی درج ذیل قسمیں ہیں۔

مسئلہ 59

① عمرہ : اس میں صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔

② حج افراد : اس میں صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔

③ حج قرآن : اس میں عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے اکٹھا احرام باندھا جاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے بعد کھولا جاتا ہے۔

④ تمتع : اس میں پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور عمرہ مکمل ہونے کے بعد کھول دیا جاتا ہے۔ ایام حج میں اپنی رہائش گاہ سے ہی دوبارہ حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے بعد کھولا جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَ بِالْحَجِّ وَأَهَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَأَمَّا مَنْ أَهَلَ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرہ دونوں کا (یعنی حج قرآن کا) بعض نے صرف حج کا (یعنی حج افراد کا) اور نبی اکرم ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا۔ پس جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ (عمرہ ادا کرنے کے بعد) حلال ہو گئے (یعنی احرام کھول دیا) جنہوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ قربانی کے دن تک احرام میں ہی رہے۔ اسے

مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج تمتع والاخص اگر حج کے مہینوں (شوال یا ذیقعدہ) میں عمرہ ادا کرنے کے بعد اپنے شہر مثلاً جدہ ریاض، دامام وغیرہ یا اپنے ملک مثلاً پاکستان، ہندوستان واپس چلا جائے اور ایام حج میں آکر صرف حج کر لے تو اس کا حج تمتع درست نہیں ہوگا۔ حج تمتع کے لئے گھر سے نکلنے کے بعد ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 60

حج قرآن کا احرام باندھنے کے لئے قربانی کا جانور ساتھ لے جانا مسنون ہے۔

مسئلہ 61

جو لوگ قربانی کا جانور مکہ ساتھ لے کر نہ جائیں ان کے لئے حج تمتع کا احرام باندھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَتْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَاحْلَلْتُ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۝

(صحیح)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) نکلے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ (عمرہ ادا کرنے کے بعد) احرام میں ہی رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے وہ احرام اتار دے۔“ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا لہذا میں نے احرام کھول دیا۔“ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے شوہر) کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لئے وہ احرام میں ہی رہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاقَ هَدْيًا فِي حَجِّهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ۝

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حج میں اپنی قربانی مدینہ سے ساتھ لے کر گئے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سعودی عرب کے مختلف شہروں میں حج سے ہفتہ عشرہ قبل قربانی کے لئے فروخت کیے جانے والے کوپن اگر اپنے شہر سے خرید کر مکہ مکرمہ کا سفر اختیار کیا جائے تو وہ قربانی کا بدل بن سکتا ہے اور حاجی حج قرآن کا احرام باندھ سکتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱ کتاب المناسک ، باب فسخ الحج

۲ کتاب المناسک ، باب سوق الهدی

مسئلہ 62 نبی اکرم ﷺ نے حج قرآن کا احرام باندھا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ ملا کر ادا کئے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”میں عمرے اور حج کے لئے حاضر ہوں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 63 جو حاجی قربانی کا جانور اپنی رہائش گاہ سے مکہ لے جائے وہ صرف حج قرآن ہی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ 64 حج تمتع کا احرام باندھنا افضل ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَرْبَعِ مَضْيَنٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانٌ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ قَالَ ((أَوْ مَا شَعَرْتَ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ)) قَالَ الْحَكَمُ : كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ ((وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سَقَتْ الْهَدْيُ مَعِيَ حَتَّى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحجہ کی چوتھی یا پانچویں تاریخ کو مکہ پہنچے اور غصہ کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اللہ اس کو آگ میں

❶ کتاب الحج ، باب من قرن الحج والعمرة

❷ ابواب الحج ، باب الجمع بين الحج والعمرة

❸ کتاب الحج ، باب بيان وجوه الاحرام وانه

ڈالے جس نے آپ ﷺ کو غصہ دلایا ہے؟“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تمہیں علم نہیں کہ میں نے لوگوں کو ایک بات کا حکم دیا ہے اور وہ اس کی تعمیل میں تردد کر رہے ہیں۔“ (حدیث کے ایک راوی) حکم کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے رسول ﷺ نے یوں فرمایا ”گویا کہ لوگ تردد کرتے ہیں۔“ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر میں پہلے سے وہ بات جانتا جو مجھے بعد میں معلوم ہوئی ہے تو قربانی کا جانور (مدینہ سے) اپنے ساتھ نہ لاتا اور (یہیں مکہ سے) خرید لیتا پھر جس طرح لوگوں نے (عمرہ ادا کرنے کے بعد تمتع کے لئے) احرام کھولا اسی طرح میں بھی کھول دیتا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



فَسُخِّ الْحَجَّ إِلَى الْعُمْرَةِ

حج کی نیت کو عمرہ کی نیت میں بدلنا

مسئلہ 65

میقات سے حج افراد یا حج قرآن کی نیت سے احرام باندھنے والا شخص، مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حج تمتع کرنا چاہے تو اپنی نیت بدل سکتا ہے اور حج کے احرام کو عمرہ کے احرام میں تبدیل کر سکتا ہے۔

مسئلہ 66

اگر حج قرآن ادا کرنے والا شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور مکہ مکرمہ لے کر آیا ہو تو وہ حج کی نیت عمرہ میں تبدیل نہیں کر سکتا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهْلَيْنِ بِالْحَجِّ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحْلُ قَالَ : وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کی لبیک پکارتے ہوئے (مکہ مکرمہ) آئے۔ ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا ”اپنے حج کو عمرہ بنالیں اور حلال ہو جائیں۔“ راوی کہتے ہیں کہ چونکہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا (جو آپ ﷺ مدینہ سے اپنے ساتھ لائے تھے) اس لئے آپ ﷺ اپنے حج (قرآن) کو عمرہ میں نہ بدل سکے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 67

میقات سے عمرہ کی نیت سے احرام باندھنے والے شخص کا عمرہ کی نیت کو حج کی نیت میں بدلنا سنت سے ثابت نہیں۔

أَحْكَامُ الْإِحْرَامِ

احرام کے مسائل

مسئلہ 68 عمرہ یا حج کے لئے احرام باندھنا فرض ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 47/53 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 69 احرام کے لباس میں تہہ بند چادر اور ایسے جوتے (جو ٹخنوں سے نیچے تک ہوں) شامل ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لِي حَدِيثٌ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((وَلْيَحْرِمَ أَحَدُكُمْ لِي إِزَارًا وَرِدَاءً وَنَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ • (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تمہیں تہہ بند چادر اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہئے اگر جوتے نہ ہوں تو سوزے پہن لو لیکن انہیں ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لو۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 70 اگر محرم کو احرام باندھنے کے لئے تہہ بند نہ مل سکے تو پانچواں استعمال کر سکتا ہے اور اگر ٹخنوں سے نیچے تک کا جوتا نہ ملے تو عام جوتا بھی استعمال کر سکتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

● منطی الاخبار ، کتاب الحج باب ما یصح من اراد الاحرام

● کتاب الحج ، باب ما یباح للمحرم بحج او عمرہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جسے (احرام باندھنے کے لئے) جو تہ نہیں وہ موزے پہن لے اور جسے تہہ باندھنے کے لئے وہ پاجامہ پہن لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 71

اگر محرم بھول کر یا لاعلمی میں سہلے ہوئے کپڑے پہن لے یا سر کپڑے سے ڈھانک لے یا خوشبو استعمال کر لے یا ناخن نوچ لے یا بال اکھاڑ لے تو اس پر کوئی فدیہ یا دم نہیں۔ البتہ یاد آتے ہی یا علم ہوتے ہی اس کام سے رک جانا ضروری ہے۔

عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ مَقْطَعَاتٌ بِعَيْنِي جُبَّةٌ وَهُوَ مُتَضَمِّنٌ بِالْخُلُوقِ فَقَالَ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَى هَذَا وَأَنَا مُتَضَمِّنٌ بِالْخُلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ)) قَالَ : أَنْزَعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ وَأَغْسِلُ عَنِّي هَذَا الْخُلُوقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ ﷺ ہجرانہ میں تھے تو ایک آدمی حاضر خدمت ہوا اور میں اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھا وہ سائل جبہ پہنے ہوئے تھا اور اس میں خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا ”میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور میں نے یہ جبہ پہن رکھا ہے جس پر خوشبو لگی ہے۔“ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا ”(اگر تم حج کرنا چاہتے تو) حج میں کیا کرتے؟“ اس نے عرض کیا ”میں یہ کپڑے اتار ڈالتا اور خوشبو دھو ڈالتا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جو کچھ حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 72

حالت حیض یا نفاس میں عمرہ یا حج کے لئے آنے والی خواتین کو بھی میقات سے احرام باندھنا چاہئے۔

مسئلہ 73

اگر بیماری کا خوف نہ ہو تو حیض یا نفاس والی خواتین کو احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 360 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 74 خواتین کا احرام وہی لباس ہے جو وہ عام زندگی میں استعمال کرتی ہیں ان کے لئے کوئی خاص لباس بنانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 75 احرام باندھتے وقت خواتین کا سر کے بالوں کو باندھنا یا بال باندھنے کے لئے خصوصی کپڑا سلوانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 76 احرام کے لئے رنگ دار کپڑوں کا استعمال جائز ہے لیکن سفید کپڑوں کا استعمال مستحب ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَلْبُسُوءُ مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَانُكُمْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”سفید کپڑے پہنا کرو، یہ سب سے زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 77 ایسی چادر جس پر خوشبو لگی ہو احرام کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوعًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام پہننے والے کو ورس (رنگ کی ایک قسم) اور زعفران میں رنگی ہوئی چادریں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 78 احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا مسنون ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِأَهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

① کتاب الزینة، باب الامر بلبس البیض من الثیاب
② کتاب المتاسکب، باب ما یلبس المحرم من الثیاب
③ کذب الحج، باب الاغتسال عند الاحرام

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ احرام باندھنے کے لئے الگ ہوئے اور غسل فرمایا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 79 احرام باندھنے سے قبل مردوں کا جسم پر خوشبو لگانا سنت ہے۔

عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأُطِيبٍ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے قبل اچھی طرح خوشبو لگاتی تھی، پھر آپ ﷺ احرام باندھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 80 فرض نماز ادا کر کے احرام باندھنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطُّهْرَ بِدَى الْحُلِيِّفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقِيَةٍ فَأَشْرَعَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ وَسَلَّتِ الدَّمَ وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَةً فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهْلَ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ظہر کی) نماز ڈوالخلیفہ میں ادا فرمائی اپنی (قربانی کی) اونٹنی طلب فرمائی، اس کی کوہان کی داہنی طرف ایک زخم لگایا، خون صاف کیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری (والی اونٹنی) پر سوار ہوئے، جب اونٹنی بیدار (مقام کا نام) پر سیدھی کھڑی ہوئی توج کے لئے تلبیہ پکارا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 81 احرام باندھنے کے لئے دو نفل ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 82 احرام باندھنے سے پہلے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کرنے کے لئے

درج ذیل الفاظ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُلَبِّسُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

• کتاب الحج، باب استصحاب الطيب قبل الاحرام

• کتاب الحج، باب اشعار البدن وتقليمه عند الاحرام

• کتاب الحج، باب في الافراد والقران

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کے لئے تلبیہ پکارتے سنا ہے۔ آپ فرماتے تھے ”لَبَّيْكَ عُمْرَةٌ وَحَجًّا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 83 طواف عمرہ میں احرام کی چادر دائیں کندھے سے نکال کر بائیں پر ڈالنا مسنون ہے۔ اسے اضطباع کہتے ہیں۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 163/153 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 84 احرام کی حالت اضطباع صرف طواف عمرہ کے لئے مخصوص ہے۔ عام حالات میں خصوصاً نماز کے وقت دونوں کندھے احرام کی چادر سے ڈھانکنے ضروری ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کوئی چیز نہ ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 85 احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 127 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 86 میقات سے قبل احرام باندھنا جائز ہے لیکن میقات پر پہنچ کر باندھنا افضل ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 51 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 87 میقات سے پہلے احرام باندھنے کی صورت میں احرام کی نیت اور تلبیہ میقات پر پہنچ کر کہنا شروع کرنا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ

بِالنِّيَّاتِ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اعمال (کے اجر و ثواب) کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : احرام کی پابندیاں وہیں سے شروع ہوں گی جہاں سے احرام کی نیت کی جائے گی۔

مسئلہ 88

احرام باندھنے کے بعد کوئی رکاوٹ پیش آ جانے کی وجہ سے عمرہ یا حج ادا نہ کر سکنے کی صورت میں حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) کو ایک جانور ذبح کر کے احرام کھول دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 122 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 89

اگر کسی شخص کو بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث یوم نحر سے قبل احرام کھولنا پڑے تو تین روزے رکھنے چاہئیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہئے یا ایک بکری ذبح کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 90

مشروط احرام باندھنے پر کوئی دم یا فدیہ نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 125 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



مَبَاحَاتُ الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں جائز امور

مسئلہ 91 احرام کی حالت میں سر دھونا، سر ملنا اور غسل کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہما اخْتَلَفَا بِأَلْبَوَاءٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمُسَوَّرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقُرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَبْرِئُ ثَوْبَ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رضی اللہ عنہ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاطَاهُ حَتَّى بَدَأَ إِلَى رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَضُبُّ اضْبُطْ فَضَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما میں ابواء کے مقام پر تکرار ہوئی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ محرم سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ نہیں دھو سکتا۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ ان سے یہ مسئلہ پوچھوں۔ میں نے ان کو کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے پایا وہ ایک کپڑے سے پردہ کئے ہوئے تھے۔ میں نے السلام علیکم کہا، تو انہوں نے پوچھا ”کون ہے؟“ میں نے کہا ”میں عبداللہ بن حنین ہوں، اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ سے پوچھوں کہ رسول اکرم ﷺ احرام میں کیونکر سر دھوتے تھے؟“ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے پر رکھے اور سر جھکایا یہاں تک کہ مجھے نظر آیا اور اس آدمی سے کہا جوان پر پانی ڈالتا تھا کہ پانی ڈالو پھر انہوں نے سر کو ہلایا اور اپنے ہاتھ سے آگے چپھے ملا۔ پھر انہوں نے کہا ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا

ہے۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ہاتھ صاف کرنے یا غسل کرنے کے لئے ایسا مابین استعمال کیا جاسکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

مسئلہ 92 حالت احرام میں آنکھوں کے علاج کے لئے سرمہ یا کوئی دوا ڈالنا

جائز ہے بشرطیکہ اس میں خوشبو نہ ہو۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُعْرِمٌ ضَمَّهُمَا بِالصَّبْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حالت احرام میں جس کی آنکھیں دکھتی ہوں اس کے ہارے میں ارشاد فرمایا ”کہ وہ اپنی آنکھوں پر ایلوے (دوا کا نام) کا لپ کرے۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَكْتَحِلُ الْمُعْرِمُ بِأَيِّ تَحْلِيلٍ إِذَا رَمَدَ مَا لَمْ يَكْتَحِلِ بِطَلَبٍ وَمِنْ غَيْرِ رَمَدٍ. ذَكَرَهُ فِي فِقْهِ السُّنَّةِ •

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں محرم جو سرمہ چاہے استعمال کر سکتا ہے خواہ آنکھیں دکھتی ہوں یا نہ دکھتی ہوں بشرطیکہ سرمہ میں خوشبو نہ ہو۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے

مسئلہ 93 حالت احرام میں علاج کے طور پر جسم کے کسی حصہ سے خون نکلوانا اور

مرہم پٹی کروانا جائز ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ وَهُوَ مُعْرِمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ •

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں پچھنے لکوائے۔ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 94 حالت احرام میں ایسا تیل اور صابن استعمال کرنا جائز ہے جس میں

خوشبو نہ ہو۔

• کتاب الحج ، باب جواز مداواة المحرم عنيہ

• کتاب الحج ، باب ما يباح للمحرم

• کتاب الحج ، باب جواز الحجامه للمحرم

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذْهَنَ بِزَيْتٍ غَيْرِ مُقْتَبٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ
رَوَاهُ أَحْمَدُ •

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں ایسا تیل استعمال کیا جس میں خوشبو نہیں تھی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 95 حالت احرام میں خوشبودار پھول سونگھنا جائز ہے۔

مسئلہ 96 حالت احرام میں انگوٹھی، پٹی، عینک اور گھڑی وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 97 کھائی اور پی جانے والی ادویات کے ذریعے حالت احرام میں علاج کرنا جائز ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْمُ الْمُحْرِمُ الرِّيحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرَاةِ وَيَتَذَوَّى
بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتُ وَالسَّمْنُ وَقَالَ عَطَاءٌ يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهَمِيَانِ • رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں محرم ریحان (پھول) سونگھ سکتا ہے، آئینہ دیکھ سکتا ہے اور جن چیزوں کو کھا سکتا ہے مثلاً تیل اور گھی (وغیرہ) ان کو دوا کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔ حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور پٹی باندھ سکتا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 98 حالت احرام میں سر اور بدن کھلانا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَبِلَتْ عَنِ الْمُحْرِمِ يُحِكُّ جَسَدَهُ قَالَتْ نَعَمْ
فَلْيَحْكِكُمَا وَالْهَيْدُ • رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ •

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا ”کیا محرم بدن کھلا سکتا ہے؟“ کہا ”ہاں بلکہ زور سے کھلائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 99 حالت احرام میں خیمہ، چھت یا چھتری سے سر پر سایہ کرنا جائز ہے۔

• شرح السنة ، کتاب الحج ، باب ما يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ مِنَ اللباس

• کتاب الحج ، باب الطيب عند الاحرام

• فقه السنة ، الجزء الاول ، رقم ص 68

عَنْ أُمِّ الْمُحْصِنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ فَرَأَيْتُ أَسَمَةَ وَبِلَالَ وَ أَحَدَهُمَا اخِذًا بِخَطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعُقْبَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حج ادا کیا، تو میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی مہار پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے اپنے کپڑے سے آپ ﷺ پر سایہ کیا ہوا تھا تا کہ آپ کو گرمی سے بچائے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حمرہ عقبہ کو نکلتا مارا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 100 محرم احرام کی چادریں دھوسکتا ہے اگر تبدیل کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 71 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 101 عورت حالت احرام میں زیور استعمال کرسکتی ہے نیز رنگین کپڑے بھی پہن سکتی ہے۔

وَلَمْ تَرَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَاسًا بِالْحُلِيِّ وَالتَّوْبِ الْأَسْوَدِ وَالْمُورِدِ وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک عورت کے لئے حالت احرام میں زیور پہننے، سیاہ اور گلابی رنگ کا کپڑا پہننے اور موزے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 102 حالت احرام میں بچے یا نوکر کو علم و ادب سکھانے کے لئے سرزنش کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُجَّاجًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعُرْجِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلْنَا فَجَلَسْتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَكَانَتْ زِمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ وَزِمَالَةُ رَسُولِ

❶ صحیح مسلم ، کتاب الحج ، باب استحباب رمی جمرة العقبة يوم النحر راكبا

❷ کتاب الحج ، باب ما یلبس المحرم من الثیاب

اللہ ﷻ وَاحِدَةً مَعَ غُلَامٍ لَّابِي بُكْرٍ فَجَلَسَ أَبُو بُكْرٍ يَنْتَظِرُ أَنْ يَطْلُعَ عَلَيْهِ فُطْعٌ وَ لَيْسَ مَعَهُ بَعِيرُهُ قَالَ آيِنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ أَضَلُّنْتُهُ الْبَارِحَةَ قَالَ : فَقَالَ أَبُو بُكْرٍ ﷻ بَعِيرٌ وَاحِدٌ تَضِلُّهُ قَالَ فَطَفِقَ يَضْرِبُهُ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ وَيَقُولُ ((انْظُرُوا إِلَى هَذَا الْمُحْرَمِ مَا يَصْنَعُ؟)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ①

(حسن)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لئے نکلے جب ہم عرج (کے مقام پر) پہنچے تو رسول اللہ ﷺ اور ہم سب نے پڑاؤ ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے قریب اور میں اپنے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھ گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کا سامان ایک ہی اونٹنی پر تھا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام بھی (سامان کی نگرانی کے لئے) ساتھ تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (عرج کے مقام پر) بیٹھ کر غلام کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آیا، تو اس کے ساتھ اونٹ نہیں تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا ”اونٹ کہاں ہے؟“ غلام نے عرض کیا ”وہ تو گزشتہ رات مجھ سے گم ہو گیا۔“ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ایک ہی تو اونٹ تھا اسی کو تم نے گم کر دیا“ اور غلام کو مارنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ (دیکھ کر) مسکرائے اور فرمایا ”اس محرم کی طرف دیکھو یہ کیا کر رہا ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 103 حالت احرام میں سمندری جانور کا شکار کرنا، اس کی خرید و فروخت کرنا اور اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 27 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 104 حالت احرام میں سانپ، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والے کتے اور دیگر درندوں مثلاً شیر، چیتا وغیرہ کو حرم میں بھی مارنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((خُمُسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ : الْحَيَّةُ وَالْفَرَابُ اللَّابِقُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحَدْيَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

① کتاب المناسک، باب المحرم یؤذّب غلامہ

② کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتله من الدواب فی.....

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ موذی جانوروں کو حل یا حرم میں ہر کہیں مارا جائے، سانپ، چتکبر اکوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 105 حالت احرام میں چھڑ، مکھی، جوں، کاٹنے والی چوٹی وغیرہ کو بھی مارا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ رَجِمَهُ اللَّهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنِ الْقِرَادَةِ تَذُبُّ عَلَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ: أَلْقَى عَنْكَ مَا لَيْسَ مِنْكَ. ذِكْرُهُ فِي لِقَاءِ السُّنَّةِ ①

حضرت عطاء رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا ”محرم پر اگر پھو یا چوٹی چلنے لگے تو کیا حکم ہے؟“ انہوں نے کہا ”جو چیز تجھ سے نہیں اسے اتار پھینک۔“ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 106 بوقت ضرورت محرم اپنے ساتھ ہتھیار رکھ سکتا ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ لَا يَدْخُلَ مَكَّةَ سِلَاحَ إِلَّا فِي الْقِرَابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کے لئے (مدینہ سے مکہ) تشریف لائے (حدیبیہ کے مقام پر) اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ میں آنے سے روک دیا یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مکہ سے اس بات پر صلح کر لی کہ رسول اکرم ﷺ (اگلے سال) مکہ (عمرۃ القضاہ کے لئے) تشریف لائیں گے اور ان کی تلواریں میانوں میں ہوں گی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 107 حج یا عمرہ ادا کرنے والے عالم یا بزرگ کی رفاقت حاصل کرنے کے لئے احرام باندھتے وقت اگر یہ نیت کی جائے کہ جو ”احرام فلاں کا وہی میرا“ تو یہ جائز ہے۔

① کتاب الحج ، باب ما يباح للمحرم

② کتاب الصلح ، باب كيف يكتب هذا ما صالح فلان بن فلان

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَدِمَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ ((بِمَ أَهَلَّكَ يَا عَلِيُّ؟)) قَالَ أَهَلَّكَ كَاهِلًا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا أَنَا مَعِيَ الْهَذِي لَا خَلَلْتُ)) مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (يمن سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (حالت احرام میں) حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں نے آپ ﷺ کے احرام کی مانند احرام باندھا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں (عمرہ ادا کرنے کے بعد) حلال ہو جاتا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔



مَمْنُوعَاتُ الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں ممنوع امور ۱

حالت احرام میں درج ذیل چیزوں کا استعمال ناجائز ہے۔

مسئلہ 108

- ① سلا ہوا کپڑا پہننا (مردوں کے لئے)
- ② سر پر گھڑی، ٹوپی یا کپڑا اوڑھنا (مردوں کے لئے)
- ③ موزے، جرابیں یا ایسا جوتا پہننا جو ٹخنوں سے اونچا ہو (مردوں کے لئے)۔
- ④ جسم یا احرام کے کپڑوں پر خوشبو لگانا (عورتوں اور مردوں کے لئے)۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الْخِيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرَاسَ وَلَا الْخِصْفَ إِلَّا أَحَدًا لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خَفَيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الْخِيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! محرم کون سے کپڑے پہنے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قمیص، گھڑی، پانجامہ اور کوٹ نہ پہنے نہ ہی موزے پہنے، ہاں البتہ جسے جوتیاں نہ ملیں وہ موزے ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے نیز زعفران یا ورس (یا کوئی بھی خوشبو) لگا ہوا کپڑا بھی استعمال نہ کرے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

احرام پہننے کے بعد احرام کی چادروں یا جسم پر خوشبو لگانا منع ہے۔

مسئلہ 109

① یاد رہے ممنوعات احرام میں سے اگر لائٹلی یا بھول چوک سے کوئی فعل سرزد ہو جائے تو اس پر کوئی فدیہ یا دم نہیں البتہ یاد آتے ہی یا علم ہوتے ہی ان سے رک جانا ضروری ہے البتہ کسی مجبوری یا شرعی عذر (مثلاً سردی کی وجہ سے سر ڈھانپنا یا سویر پینٹنا وغیرہ) کے باعث ممنوعات احرام پر عمل کرنے سے گناہ تو نہیں ہوگا لیکن فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا جو کہ بالترتیب ایک قربانی یا چھ مسکینوں کا کھانا یا تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ چھ مسکینوں کا کھانا تین صاع (7.5 کلوگرام) گندم (یا اس کے برابر قیمت) کسی ایک مسکین کو دے دی جائے یا پھر مسکینوں میں تقسیم کر دی جائے دونوں طرح جائز ہے۔ اللہ اعلم

② کتاب الحج، باب ما لا یلبس المحرم من الخیاب

مسئلہ 110 محرم اگر فوت ہو جائے تب بھی اسے خوشبو نہیں لگانی چاہئے نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَّصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمْسُوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُحَمِّمُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُلَبِّيًا)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع کے موقع پر) ایک آدمی حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اسے (گرا کر) اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دواور (احرام کے) دونوں کپڑوں میں اسے کفن دواے خوشبو نہ لگاؤ نہ ہی اس کا سر ڈھانپو۔ یہ قیامت کے دن تبلیہہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 111 محرم نہ نکاح کر سکتا ہے نہ کر سکتا ہے نہ ہی نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے۔

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”محرم نکاح کرے نہ کروائے اور نہ ہی نکاح کا پیغام بھیجے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 112 حالت احرام میں بال کاٹنا، سر منڈانا یا ناخن کاٹنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 21 کے تحت سورہ بقرہ کی آیت 196 ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 113 محرم عورت کیلئے چہرہ کا پردہ کرنا منع ہے البتہ بوقت ضرورت چہرے کو چھپانے کے لئے عورت چادر یا اوڑھنی وغیرہ استعمال کر سکتی ہے اگر اوڑھنی چہرے کو چھوئے تو کوئی حرج نہیں۔

① کتاب المناسک ، باب غسل المحرم بالسدر اذا مات

② کتاب النکاح ، باب النهی عن النکاح المحرم وخطبته

محرم عورت کے لئے دستاں پہننا منع ہے۔

مسئلہ 114

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((وَلَا تَنْقُبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقَفَازِينَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ •
(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”احرام والی عورت نقاب

اور دستاں استعمال نہ کرے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الرَّكْبَانُ يَمْشُونَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحْرِمَاتٍ فَإِذَا حَادَوْا بِنَا سَدَلَتْ إِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا فَإِذَا حَادَوْنَا كَشَفْنَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ •

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے

ہمارے سامنے سے گزرتے تھے جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتیں اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔ اسے احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ بالا تمام منوعات میں سے کسی ایک پر بھی عدا (خواہ شری مدعی ہو) عمل کرنے سے بالترتیب ایک قربانی یا چھ مسکینوں کا کھانا (7.5 کلوگرام گندم) یا تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے۔

احرام کی حالت میں خشکی کے جانور کا شکار کرنا اور ذبح کرنا دونوں منع ہیں۔

مسئلہ 115

احرام کی حالت میں کسی شکاری کی مدد کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ 116

اگر کوئی شخص حالت احرام میں نہ ہو اور وہ اپنے لئے از خود شکار کرے تو

مسئلہ 117

محرم کے لئے کھانا جائز ہے لیکن اگر وہ محرم کو دینے کی نیت سے شکار کیا

گیا ہو تو پھر محرم کے لئے کھانا جائز نہیں۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حَاشِئًا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ ﷺ فَقَالَ ((عَلُّوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي)) قَالَ فَعَلُّوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْرَمُوا كُلَّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَحْرَمْ لَيْسَ مَا لَهُمْ

① کتاب الحج ، باب ما جاء فيما لا يجوز للمحرم لیسہ

② منطی الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2441

يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا آتَانًا فَفَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا قَالُوا فَقَالُوا أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُعْرِضُونَ قَالَ فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْآتَانِ فَلَمَّا آتَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمًا وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ ﷺ لَمْ يُحْرَمْ فَرَأَيْنَا حُمْرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ ﷺ فَعَقَرَ مِنْهَا آتَانًا فَفَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُعْرِضُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ ((هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟)) قَالَ : قَالُوا لَا ، قَالَ ((فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا)) . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ سے حج کیلئے نکلے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے اور راہ لی اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض کو فرمایا ”تم ساحل سمندر کی راہ لو حتی کہ مجھ سے آلو۔“ انہی میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ان لوگوں نے ساحل بحر کی راہ لی۔ پھر جب وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے احرام باندھ لئے سوائے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا وہ چلے جا رہے تھے کہ انہوں نے راستہ میں وحشی گدھوں کو دیکھا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ دیں چنانچہ سب نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اس کا گوشت کھایا پھر انہوں نے (آپس میں) کہا کہ ہم نے گوشت کھایا حالانکہ ہم محرم تھے۔ اس کا باقی گوشت ساتھ لے لیا۔ پھر جب رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم نے احرام باندھ لیا تھا لیکن حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نہیں باندھا تھا پھر ہم نے چند وحشی گدھے دیکھے اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ ہم نے پڑاؤ ڈالا اور سب نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے کہا کہ ہم شکار کا گوشت کھا رہے ہیں حالانکہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور اس کا باقی گوشت ہم لے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”کسی نے تم میں سے اس کا اسے حکم دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟“ تو انہوں نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اس کا جو گوشت باقی ہے وہ بھی کھا لو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ ﷺ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَنْبَاءِ أَوْ بِوَدَانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ : إِنَّا

لَمْ تَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَا حُرْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک جنگلی گدھا (شکار کر کے) ہدیہ پیش کیا۔ اس وقت آپ ﷺ وادی البواء یا ودان میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ واپس لوٹا دیا لیکن جب آپ ﷺ نے صعب رضی اللہ عنہ کے چہرے پر ملال دیکھا تو فرمایا ہم نے یہ ہدیہ صرف اس لئے لوٹایا ہے کہ ہم احرام میں ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : حالت احرام میں شکار کرنے یا کھانے کا ہدیہ ایک قربانی ہے۔

مسئلہ 118 حالت احرام میں جنسی افعال یا گفتگو لڑائی جھگڑا یا کوئی نافرمانی کا کام کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لئے حج کیا اور اس میں کوئی جنسی بات یا جنسی عمل نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی وہ (حج کے بعد اسی طرح گناہوں سے پاک ہو کر) اس دن کی طرح گھر واپس آتا ہے جس دن اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : حالت احرام میں اپنی بیوی سے بوس و کنار پر ایک قربانی ہدیہ ہے اگر شہوت کی وجہ سے انزال ہو جائے تب بھی اس کا ہدیہ ایک قربانی ہے۔ اس کے علاوہ توبہ و استغفار کرنا بھی ضروری ہے۔

مسئلہ 119 حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنا منع ہے ایسا کرنے سے حج باطل ہو جاتا ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 124 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔
② حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنے کا ہدیہ ایک اونٹ کی قربانی اور دوسرا حج ادا کرنا ہے۔
خواہ حاجی کا حج فرض ہو یا نفل۔ یا درہے حاجی کو اپنا موجودہ حج بھی مکمل کرنا ہوگا۔

① کتاب الحج ، باب تحريم الصيد المأكول و ما اصله ذلک.....

② کتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور

الْفِدْيَةُ

فدیہ کے مسائل

مسئلہ 120 حاجی یا معتمر (عمرہ کرنے والا) ممنوعات احرام میں سے کوئی کام کرے، تو اس پر ایک قربانی اگر یہ ممکن نہ ہو تو چھ مسکینوں کا کھانا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تین دن کے روزوں کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ 121 بیماری یا سر کی تکلیف کے باعث یوم نحر سے قبل احرام کھولنا پڑے تو مذکورہ فدیہ ادا کرنا ہوگا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْزِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةِ مَنْ صِيَامَ فَقَالَ حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاهَى عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ ((مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هَذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً)) قُلْتُ : لَا قَالَ ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مَسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحِلِقْ رَأْسَكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ کی اس مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے روزے کے فدیہ کے بارے میں سوال کیا (کہ یہ کتنا ہونا چاہئے اس پر) انہوں نے بتایا کہ (حالت احرام میں) مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس لے جایا گیا اس حال میں کہ جوئیں (کثرت کی وجہ سے) میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میرا خیال نہیں تھا کہ تمہیں اتنی زیادہ تکلیف ہوگی، اچھا بتاؤ ایک بکری ذبح کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟“ میں نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تو پھر تین روزے رکھ لیا چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ (یا) ہر مسکین کو ایک وقت کے کھانے کے عوض نصف صاع (1¼ کلوگرام) غلہ یا اس کی قیمت دے دو اور اپنا سر منڈوا لو۔“

① کتاب التفسیر سورة البقرة ، باب قوله فمن كان منكم مريضا أو اذى من راسه

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① تمام ممنوعات احرام مثلاً کپڑا پہننا، ٹوپی پہننا، موزے، جرابیں، دستاں پہننا، جسم یا احرام پر خوشبو لگانا، نکاح کرنا یا کروانا، ناخن کاٹنا یا بال منڈوانا وغیرہ میں سے کسی ایک پر عمل کرنے سے مذکورہ فدیہ ادا کرنا ہوگا۔ یاد رہے کہ چھ مسکینوں کا کھانا 3 صاع (7.5 کلو گرام) گندم ہے۔

مسئلہ 122

احرام باندھنے کے بعد کسی رکاوٹ کے باعث حج یا عمرہ ادا نہ کر سکنے کی صورت میں حاجی یا معتمر کو ایک جانور ذبح کر کے احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 123

حج کے کسی واجب عمل کو ترک کرنے کا فدیہ ایک قربانی ہے۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ إِنَّ صُدِّدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَهْلُ بَعْضَةِ مَنْ أَجَلِ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَهْلُ بَعْضَةِ عَامِ الْحَذِيْبَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنوں کے زمانہ میں عمرہ کے لئے نکلے تو کہنے لگے ”اگر میں خانہ کعبہ پہنچنے سے روک دیا گیا تو وہی کروں گا جو ہم نے آپ ﷺ کے زمانے میں کیا تھا۔“ (یعنی کفار مکہ کے روکنے پر رسول اللہ ﷺ نے جانور قربان کر کے احرام کھولنے کا حکم دے دیا تھا) چنانچہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا کیونکہ حدیبیہ والے سال رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ہی احرام باندھا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 124

حالت احرام میں بیوی سے صحبت کرنے کا فدیہ ایک اونٹ کی قربانی اور دوسرا حج ادا کرنا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّهُمْ سَأَلُوا عَنْ رَجُلٍ أَصَابَ أَهْلَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِالْحَجِّ فَقَالُوا يَنْفَذَانِ يَمِضَانِ لَوَجْهِمَا حَتَّى يَقْضِيَا حَجَّهُمَا ثُمَّ عَلَيْهَا حَجٌّ قَابِلٌ وَالْهَدْيُ. رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمَوْطَأِ ②

① کتاب المغازی ، باب غزوة الحديبية

② کتاب الحج ، باب الهدى المحرم اذا اصاب اهله

حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے حالت احرام میں اپنی بیوی سے صحبت کرنے والے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ”دونوں میاں بیوی حج کے ارکان ادا کریں یہاں تک کہ حج مکمل ہو جائے۔ پھر اگلے سال دوسرا حج ادا کریں اور ساتھ قربانی کریں۔“ اسے مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بِأَهْلِهِ وَهُوَ بِمَنْىَ قَبْلَ أَنْ يُفِضَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْحَرَ بَدَنَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ اس آدمی کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے منیٰ میں اپنی بیوی سے صحبت کی؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”وہ ایک اونٹ کی قربانی دے۔“ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① فدیہ کی قربانی حج کی قربانی کے علاوہ ہوگی۔

② حج خواہ فرض ہو یا نفل دونوں صورتوں میں حج کا اعادہ ضروری ہوگا۔

③ تحلل اول کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے بیوی سے محض بوس و کنار کرنے حتیٰ کہ ثبوت سے انزال ہو جانے پر بھی ایک دم واجب ہوگا اور توبہ استغفار بھی لازم آئے گا۔

④ تحلل اول کے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کر لے تو اس پر ایک دم ہوگا اور حدود نرم سے باہر جا کر نئے سرے سے احرام باندھ کر طواف افاضہ کرنا ہوگا۔ (معنی 5/375)

مسئلہ 125 اگر کسی شخص کو بیماری وغیرہ کا خوف ہو اور وہ احرام باندھتے وقت یہ نیت

کر لے کہ اگر بیماری بڑھ گئی تو میں وہیں احرام کھول دوں گا تو ایسے شخص پر حج یا عمرہ ادا کرنے سے قبل احرام کھولنے پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ہوگا۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا أَرَدْتَ الْحَجَّ؟ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا ((حُجِّي وَاشْتَرِ طِيَّ وَقُولِي اللَّهُمَّ مَجِّلِي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)) وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کو کہہ کر حضرت مقداد

① کتاب الحج ، باب هدى المحرم اذا اصاب اهله قبل ان يفيض

② کتاب الحج ، باب جواز اشتراط المحرم.....

نبی ﷺ کے نکاح میں تھیں کے ہاں تشریف لائے اور پوچھا ”کیا تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟“ انہوں نے کہا ”اللہ کی قسم! میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”حج کرو، لیکن (احرام باندھتے وقت) یہ شرط کر لو ”اے اللہ! جہاں تو نے مجھے روک دیا، میں وہیں احرام کھول دوں گی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 126 حالت احرام میں شکار کرنے یا کھانے کا فدیہ ایک دنبے کی قربانی دینا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الضَّيْعِ بُصْبُيَّةَ الْمُحْرِمِ كَبْشًا وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حالت احرام میں بچو (یا گوہ) کا شکار کرنے پر ایک دنبے کی قربانی فدیہ مقرر فرمایا ہے اور اسے شکار قرار دیا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



① کتاب الحج ، باب تحریم الصيد الماکول البری علی المحرم

② کتاب الحج ، باب ما يجوز للمحرم لبسه

③ منقی الاخبار ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2441

التَّلْبِيَةُ

تلبیہ کے مسائل

مسئلہ 127 عمرہ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد تلبیہ کہنے کا حکم ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهْدِلْ فِي حَجَّةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حَبَّانٍ ①

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”اے محمد! (ﷺ) کے گھر والو تم میں سے جو شخص حج کرے اسے تلبیہ پکارنا چاہئے۔“ اسے احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 128 تلبیہ کہنے کی فضیلت۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مَلَبٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقُطَعَ الْأَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

(صحیح)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر، درخت اور کنکر بھی لبیک پکارتے ہیں۔ (جس کا ثواب تلبیہ کہنے والے کو ملتا ہے)۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 129 تلبیہ کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ

① بلند آواز سے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ..... پکارنے کو تلبیہ کہتے ہیں۔ ② فقه السنة، کتاب الحج، باب التلبیہ

③ کتاب المناسک، باب التلبیہ

لَكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے تلبیہ کے الفاظ یہ تھے۔
 ”حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں بیشک حمد تیرے
 ہی لائق ہے ساری نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں۔ بادشاہی تیری ہی ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں۔“ اسے
 بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 130 تلبیہ کے لئے درج ذیل الفاظ کہنے بھی مسنون ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ . رَوَاهُ الْإِسْنَائِيُّ ②

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تلبیہ کے لئے یہ الفاظ بھی ادا فرماتے ”اے
 الہ الحق! میں حاضر ہوں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 131 حج کا احرام باندھنے اور تلبیہ کہنے کے بعد ایک مرتبہ اَللّٰهُمَّ حِجَّةً لَا
 رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةً کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَحْلِ رَثٍ وَقَطِيفَةٍ تُسَاوِي أَرْبَعَةَ
 ذَرَاهِمَ أَوْ لَا تُسَاوِي ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ حِجَّةً لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةً . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③
 (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی سواری پر حج کیا جس کی زین
 پرانی تھی اور آپ ﷺ کے جسم پر ایسی چادر تھی جو چار درہم یا اس سے بھی کم قیمت کی تھی۔ آپ ﷺ یہ فرما
 رہے تھے ”یا اللہ! میں ایسا حج کر رہا ہوں جس میں نہ ریاء ہے نہ کسی شہرت کی طلب مقصود ہے۔“ اسے ابن
 ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 132 تلبیہ کہنے کے بعد جنت حاصل کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دعاء

① کتاب الحج باب التلبیة

② کتاب المناسک ، باب التلبیة

③ کتاب المناسک ، باب الحج علی الرحل

کرنا مسنون ہے۔

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَةِ سَأَلَ اللَّهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَةٍ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ①

حضرت خزیمہ (بن ثابت) رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حضرت ثابت رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی خوشنودی اور جنت کا سوال کرتے نیز اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے آگ سے معافی مانگتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 133 تلبیہ کے بعد اِنِّیْ اُرِیدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِیْ کے الفاظ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 134 بلند آواز سے تلبیہ کہنا حج کے اجر و ثواب میں اضافہ کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ ((الْعُجَّ وَالشَّجَّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا ”کون سا حج افضل ہے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس میں بلند آواز سے تلبیہ پکارا جائے اور قربانی دی جائے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 135 صرف مردوں کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنا چاہئے۔

عَنْ خِلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جَبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يُوَفَّقُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③

حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حضرت سائب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے (اللہ کی طرف سے) حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے کہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الحج، باب فيما يلزم حديث 797

② کتاب المناسک، باب فضل التلبیة والنحر

③ کتاب المناسک، باب رفع الصوت والتلبیة

مسئلہ 136 عورت کو بلند آواز سے تلبیہ نہیں کہنا چاہئے بلکہ صرف اتنی آواز سے جسے وہ خود سن سکے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ فِي الصَّلَاةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”نماز میں (امام کے بھولنے پر) مردوں کے لئے سُبْحَانَ اللہ کہنا ہے عورتوں کے لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 137 عمرہ میں طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُمَسِّكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عمرہ میں حجر اسود کا استلام کرتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیتے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 138 حج میں دس ذی الحجہ (قربانی کے دن) حجرہ کو نکلیاں مارنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَبَّى حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❸

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (اپنے حج میں) حجرہ عقبہ کو نکلیاں مارنے تک تلبیہ کہا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 139 اہل قافلہ کا اجتماعی طور پر بلند آواز سے تلبیہ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔



❶ کتاب الصلاة ، باب التسبیح للحاجة فی الصلاة

❷ کتاب الحج ، باب ما جاء منی یقطع التلبیة فی العمرة

❸ کتاب المناسک ، باب منی یقطع التلبیة

دُخُولُ مَكَّةَ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخل ہونے کے مسائل

مَسْئَلَةُ 140 مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل وادی طوی (نیا نام آبار زاہد) میں رات بسر کرنا مسنون ہے۔

مَسْئَلَةُ 141 مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے قبل غسل کرنا مستحب ہے۔

مَسْئَلَةُ 142 مکہ مکرمہ میں دن کے وقت داخل ہونا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَلْبِي مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى إِذَا يَبْلُغَ الْحَرَمَ ثُمَّ يَمْسُكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تلبیہ پکارنا شروع کرتے حدود حرم میں پہنچتے تو رک جاتے اور رات ذی طویٰ میں بسر کرتے۔ پھر صبح کی نماز ادا کر لیتے تو غسل فرماتے (اور پھر مکہ معظمہ میں داخل ہوتے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یقین رکھتے کہ رسول اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةُ 143 مکہ مکرمہ میں کدائی کے راستے داخل ہونا مستحب ہے اور باب الشیخہ کے قریب محلہ شامیہ کی نخلی گھائی کے راستے واپس آنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ ثَنِيَّةِ الْبُطْحَاءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

① کتاب الحج. باب الإلهال مستقبل القبله

② کتاب الحج. باب من این یدخل المکة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ معظمہ میں بطحا والی اونچی گھاٹی سے کدائی کے راستے داخل ہوتے اور اونچی گھاٹی سے واپس تشریف لاتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 144 مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت درج ذیل دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا رَأَى قَرْيَةً يُرِيدُ أَنْ يَدْخُلَهَا قَالَ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا (ثَلَاثًا) اَللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِيبًا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِيبَ صَالِحٍ أَهْلِهَا إِلَيْنَا. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے جب آپ ﷺ وہ بستی دیکھتے جس میں داخل ہونا چاہتے تو تین مرتبہ فرماتے اے اللہ! ہمیں اس بستی میں برکت عطا فرما۔ اس بستی کے پھلوں سے ہمیں مستفید فرما۔ اور وہاں کے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے اور وہاں کے نیک افراد کو ہمارے لئے محبوب بنادے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 145 مسجد الحرام میں باب بنی شیبہ (اب باب السلام) سے داخل ہونا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ فِي عُقَدِ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ هَذَا الْبَابِ الْأَعْظَمِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ قریش سے معاہدہ کے تحت مکہ تشریف لائے تو (مسجد الحرام میں) اسی عظیم باب (باب بنی شیبہ) سے داخل ہوئے۔ اسے ابن خزمیہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں مسجد الحرام کی حد باب بنی شیبہ تک تھی۔ آج کل باب بنی شیبہ کے بالکل سامنے باب السلام پڑتا ہے، اگر حاجی باب السلام سے داخل ہو کر سیدہ ہابیت اللہ شریف کی طرف چلے تو وہ از خود باب بنی شیبہ سے گزرے گا۔

مسئلہ 146 مسجد الحرام میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ

رَحْمَتِكَ اور نکلنے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ
فَضْلِكَ

عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا
دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ)) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول ﷺ کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو
فرماتے ”اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور
اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے“ جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات ادا فرماتے اللہ کے نام
سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے
دروازے میرے لئے کھول دے“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مسجد الحرام میں داخل ہونے اور نکلنے کی وہی دعا ہے جو عام مساجد کے لئے ہے کوئی الگ خصوصی دعا رسول اکرم ﷺ سے
ثابت نہیں۔

مسئلہ 147 بیت اللہ شریف کو دیکھ کر دعا کرنا مستحب ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ حِينَ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ
وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❷

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ جب بیت اللہ شریف کی طرف دیکھتے تو فرماتے ”تو سراپا سلامتی
ہے اور سلامتی تجھی سے حاصل ہو سکتی ہے، اے ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔“ اسے
شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 148 مسجد حرام میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے وضو کر کے طواف

❶ کتاب المساجد ، باب الدعاء عند دخول المسجد

❷ کتاب الحج ، باب فيما يلزم الحج بعد دخول مكة رقم الحديث 874

کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ جب رسول اکرم ﷺ مکہ مکرمہ (مسجد حرام) تشریف لائے تو سب سے پہلے
آپ ﷺ نے وضو کیا پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : اگر فرض نماز کھڑی ہو یا قضا نماز ادا کرنی ہو تو پہلے نماز ادا کرنی چاہئے اور پھر طواف کرنا چاہئے۔

مسئلہ 149 مسجد الحرام میں داخل ہو کر تحیۃ المسجد ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 150 مسجد الحرام سے نکلنے وقت الٹے پاؤں واپس آنا سنت سے ثابت نہیں۔



انواع الطَّوَّافِ

طواف کی اقسام

مسئلہ 151 طواف کی پانچ اقسام ہیں۔

- ① طواف قدوم (یا طواف تحیہ یا طواف ورود) ② طواف عمرہ
- ③ طواف افاضہ (یا طواف زیارت یا طواف حج) ④ طواف وداع
- ⑤ نقلی طواف

پانچوں اقسام کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مسئلہ 152 مکہ مکرمہ داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے

اسے طواف قدوم یا طواف تحیہ یا طواف ورود کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج ادا کیا اور عرفات جانے سے قبل طواف (تحیہ) ادا کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم مسنون ہے واجب نہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جانے کی بجائے سیدہا منیٰ یا عرفات چلا جائے تو اس پر کوئی دم یا نذیہ نہیں ہے۔

مسئلہ 153 عمرہ ادا کرنے والا شخص مکہ معظمہ پہنچ کر سب سے پہلے جو طواف ادا کرتا

ہے اسے طواف عمرہ کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوا مِنَ الْجَعْفَرَانَةِ فَرَمَلُوا بِالْبَيْتِ وَجَعَلُوا أَرْذِيَّتَهُمْ تَحْتَ آبَائِهِمْ قَدْ قَذَفُوهَا عَلَى عَوَاتِقِهِمْ

① بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگانے کو ایک طواف کہا جاتا ہے اور ایک چکر کو ”شوط“ کہا جاتا ہے۔

② کتاب الحج ، باب استحباب طواف القدوم للحاج

(صحیح)

الْبُسْرَى. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ^①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ نے جمرانہ سے (احرام باندھ کر) عمرہ کیا تو (طواف عمرہ میں) اپنی چادریں دائیں موٹھوں کے نیچے سے نکال کر بائیں موٹھوں پر ڈال لیں۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① طواف عمرہ، عمرہ کا رکن ہے۔ اس کے بغیر عمرہ ادا نہیں ہوتا۔

② مختصر (عمرہ ادا کرنے والا) کا طواف عمرہ ہی اس کا طواف قدم یا طواف تہ یا طواف درود کہلائے گا۔

مسئلہ 154 10 ذی الحجہ کو منیٰ میں قربانی کرنے کے بعد مکہ مکرمہ آ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرنا فرض ہے اسے طواف افاضہ یا طواف زیارت یا طواف حج کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالُوا إِنَّهَا حَائِضٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَالَ ((وَأَنَّهُ لَحَائِضَتُنَا)) فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ ((فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ^②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی (زوجہ) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اس کام کا ارادہ کیا جو مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے انہوں (دوسری ازواج مطہرات) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صفیہ تو حیض سے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تو اس نے ہمیں (مدینہ واپس جانے سے) روک لیا۔ ازواج مطہرات نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! صفیہ قربانی کے دن طواف زیارت تو کر چکی ہیں۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر وہ تمہارے ساتھ (واپس) روانہ ہو جائیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 155 حج ادا کرنے کے بعد مکہ معظمہ سے رخصت ہونے سے قبل بیت اللہ شریف کا طواف کرنا واجب ہے۔ اسے طواف وداع کہتے ہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 351 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 156 طواف قدم، طواف عمرہ، طواف افاضہ اور طواف وداع کے علاوہ جو بھی طواف کیا جائے گا وہ نفلی طواف کہلائے گا۔

وضاحت : بیت اللہ شریف میں قیام کے دوران تمام نفلی عبادات میں سے نفلی طواف سب سے افضل عبادت ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

الطَّوَّافُ

طواف کے مسائل

مسئلہ 157 بیت اللہ شریف کے ایک طواف کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَانَ كَعَتَقِ رَقَبَةٍ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 158 طواف کے لئے ستر پوشی شرط (فرض) ہے۔
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَاهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤْذَنُ فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غُرَبَانٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع سے قبل انہیں اس حج میں بھیجا جس میں رسول اکرم ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو) امیر مقرر کیا تھا تاکہ وہ قربانی کے دن (یعنی 10 ذی الحجہ) منیٰ میں لوگوں کے درمیان عام اعلان کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور کوئی شخص عریاں ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 159 طواف کے لئے ہر طرح کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔

❶ کتاب المناسک، باب فضل الطواف

❷ کتاب الحج، باب لا يطوف بالبيت عريان ولا.....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْحَائِضُ تَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”حیض والی عورت طواف کے علاوہ باقی تمام احکام پورے کرے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 160 طواف کے لئے با وضو ہونا ضروری ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 148 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلہ 161 استحاضہ، بواسیر، پیشاب اور ندی وغیرہ کے بیمار کو ہر طواف کے لئے نیا وضو کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدٌ يَعْرِفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاْمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّيْ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا استحاضہ کی مریضہ تھیں۔ انہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حیض کے خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے اگر یہ ہو تو نماز نہ پڑھو اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا خون ہو تو پھر (ہر بار) وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 162 طواف قدوم اور طواف عمرہ میں اضطباع (احرام) کی چادریں دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا مسنون ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 153 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② طواف کے بعد خصوصاً نماز کے وقت اضطباع جائز نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 84

مَسْئَلہ 163 طواف کی ابتداء حجر اسود کو بوسہ دینے (یا ہاتھ چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینے) سے کرنی چاہئے۔

① منتهی الاخبار ، کتاب الحج باب الطهارة وستره الطواف

② کتاب الحيض والاستحاضة باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة

طواف میں بیت اللہ شریف بائیں طرف ہونا چاہئے۔

مسئلہ 164

ایک طواف بیت اللہ شریف کے گرد سات چکروں پر مشتمل ہونا چاہئے۔

مسئلہ 165

طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل (کندھے اکڑا کر تیز تیز اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانا) مسنون ہے۔

مسئلہ 166

سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت نماز ادا کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 167

دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد صفا اور مروہ پر جانے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 168

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَالْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ تشریف لائے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے تو حجر اسود کا استلام کیا پھر بیت اللہ شریف کی دائیں طرف چلنا شروع کیا۔ تین چکروں میں رمل کیا۔ (باقی) چار چکروں میں عام رفتار سے چلے (سات چکر پورے کرنے کے بعد) مقام ابراہیم کی طرف تشریف لائے اور یہ آیت تلاوت فرمائی ”اور مقام ابراہیم کو اپنی جائے نماز بناؤ۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 125) وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔ (اس وقت) مقام ابراہیم رسول اللہ ﷺ اور بیت اللہ شریف کے درمیان تھا۔ نماز کے بعد پھر آپ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے استلام کیا اور صفا کی طرف (سعی کے لئے) تشریف لے گئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : طواف قدوم کے پہلے تین چکروں میں رمل صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 216

① کتاب الحج، باب ما جاء كيف الطواف

مسئلہ 169 حجر اسود کا استلام (ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو بوسہ دینا) کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الْبَيْتَ فَيَسْتَلِمُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ : بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ . رَوَاهُ اَحْمَدُ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ شریف (کے طواف کے لئے) تشریف لاتے تو حجر اسود کا استلام کرتے اور فرماتے ”بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 170 حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو بوسہ دینا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَأَلَ رَجُلًا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيَقْبِلُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے حجر اسود کے استلام کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کو چھونے کے بعد ہاتھ کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 171 ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی سے حجر اسود کو چھو کر اسے بوسہ دے لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجَّبٍ مَعَهُ وَيَقْبِلُ الْمُحَجَّبَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ حجر اسود کو اپنی چھڑی سے چھوتے اور اسے چوم لیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 172 ہجوم کے وقت حجر اسود کا بوسہ لینے کے لئے دھکم پیل اور مزاحمت کرنا

① فقہ السنۃ ، کتاب الحج ، باب سنن الطواف

② کتاب الحج ، باب تقبیل الحجر

③ کتاب الحج ، باب جواز الطواف علی بغیر.....

جائز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا وَجَدْتَ عَلَى الرُّكْنِ زِحَامًا فَأَنْصَرِفْ وَلَا تَقِفْ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حجر اسود پر بھیڑ ہو تو (بوسہ دینے کے لئے) وہاں نہ ٹھہرو بلکہ (اشارہ کر کے) نکل جاؤ۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 173 طواف کے ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونا مسنون ہے۔

مسئلہ 174 سواری پر یا چارپائی پر طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 175 طواف کے ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ 176 استلام کرتے وقت صرف ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کے الفاظ کہنا بھی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف اونٹ پر بیٹھ کر کیا۔ جب بھی آپ ﷺ حجر اسود کے پاس آتے تو آپ ﷺ کے ہاتھ میں جو چیز تھی (یعنی چھڑی) اس سے اشارہ کرتے اور ”اللہ اکبر“ کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَدْعُ أَنْ يُسَلِّمَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ کسی چکر میں بھی حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : حجر اسود اور رکن یمانی کے استلام میں فرق درج ذیل ہے۔

① کتاب المناسک ، باب سادس رقم 889

② مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب المناسک ، باب دخول مكة والطواف لفصل الاول

③ کتاب المناسک ، باب استلام الارکان

رکن یمانی

حجر اسود

- | | |
|---|---|
| ① رکن یمانی کو منہ سے چومنا مسنون نہیں بلکہ صرف ہاتھ سے چھہ ۲ مسنون ہے۔ | ① موقع ملنے پر حجر اسود کو منہ سے چومنا مسنون ہے۔ |
| ② رکن یمانی کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چومنا مسنون نہیں۔ | ② چومنا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چومنا مسنون ہے۔ |
| ③ رکن یمانی کو ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کرنا مسنون نہیں۔ | ③ حجر اسود کو ہاتھ سے چھونا ممکن نہ ہو تو دور سے اشارہ کرنا مسنون ہے۔ |
| ④ رکن یمانی کو چھوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَکْبَرُ یا اللّٰہ اَکْبَرُ کہنا مسنون نہیں | ④ حجر اسود کو چھوتے یا اشارہ کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَکْبَرُ یا اللّٰہ اَکْبَرُ کہنا مسنون ہے۔ |

مسئلہ 177 حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کی فضیلت۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطُّ الْخَطِيَا. رَوَاهُ بْنُ خُزَيْمَةَ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”ان دونوں (پتھروں) کو چھونا گناہوں کو مٹاتا ہے۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 178 حجر اسود قیامت کے دن اسلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فِي الْحَجَرِ وَاللَّهِ لَيَعْتَنَّهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلَى مَنْ اسْتَلَمَهُ بِحَقِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں یہ بات

ارشاد فرمائی ”اللہ کی قسم! قیامت کے روز اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس طرح اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے بات کرے گا اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے ایمان کے ساتھ اسے چھوا ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 179 حجر اسود پر سجدہ کرنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ وَسَجَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّ هَكَذَا فَفَعَلْتُ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کو چومتے اور اس پر سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے کے بعد فرمایا ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس لئے میں نے بھی ایسا کیا ہے۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 180 حجر اسود پر آنسو بہانا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجَرَ وَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ وَضَعَ شَفْتَيْهِ بَيْنَ كُفْيَ طَوِيلًا فَإِذَا عُمَرُ يَبْكِي طَوِيلًا فَقَالَ يَا عُمَرُ ((هَذَا تُسَكِّبُ الْعَبْرَاتِ)). رَوَاهُ حَاكِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ اسے بوسہ دیا۔ پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر دیر تک آنسو بہاتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو آپ ﷺ کے پاس کھڑے تھے) بھی دیر تک روتے رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے عمر (رضی اللہ عنہ)! یہاں آنسو بہائے جاتے ہیں۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 181 رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان درج ذیل دعاء مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ (رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا خَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ خَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ). رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③ (حسن)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعاء مانگتے ہوئے سنا ہے ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

② فقہ السنۃ، کتاب الحج سنن الطواف

① ابواب الحج، رقم الباب 110

③ کتاب المناسک، باب الدعاء فی الطواف

آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچالے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 182

حطیم بیت اللہ شریف کا (غیر مسقف) حصہ ہے لہذا حطیم کے باہر سے طواف کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مِنْ وَرَائِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلْيَطُوفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کا طواف حطیم کے باہر سے کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے ”پرانے گھر کا طواف کرو۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 183

دوران طواف تلاوت قرآن، تسبیح و تہلیل اور ادعیہ و اذکار کرنا چاہئے۔

مسئلہ 184

دوران طواف بوقت ضرورت بات کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمِي الْجِمَارِ وَالطَّوْفُ بِالْبَيْتِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ لَيْسَ لِغَيْرِهِ وَزَادَ الْآخَرُونَ فِي الْحَدِيثِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ②

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”رمی جمار اور بیت اللہ شریف کے طواف کو اللہ کا ذکر قائم کرنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس کے علاوہ اس کا کوئی مقصد نہیں۔“ بعض راویوں نے حدیث میں صفا اور مروہ کی سعی کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَاوُسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ رَجُلٍ أَذْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ ((الطَّوْفُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَأَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ③

(صحیح)

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا

① کتاب المناسک ، باب الطواف من وراء الحجر رقم الحديث 2740

② کتاب المناسک ، باب استحباب ذكر الله في الطواف رقم الحديث 2727

③ کتاب المناسک ، باب اباحة الكلام في الطواف

آپ ﷺ نے فرمایا ”بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہذا دوران طواف کم سے کم بات کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 185 دوران طواف اگر کوئی شرعی عذر (مثلاً فرض نماز کا قیام) پیش آ جائے تو طواف کا سلسلہ منقطع کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 186 طواف کا سلسلہ منقطع کرنا پڑے تو عذر دور ہونے کے بعد پہلے چکر شمار کر کے باقی چکر پورے کرنے چاہئیں۔

مسئلہ 187 باقی چکروں کا آغاز اسی جگہ سے کرنا چاہئے جہاں سے طواف کا سلسلہ منقطع کیا تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةَ فَصَلَّى مَعَ الْقَوْمِ ثُمَّ قَامَ فَبَنَى عَلَى مَا مَضَى مِنْ طَوَافِهِ. ذَكَرَهُ فِي فِقْهِ السُّنَّةِ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتے (اسی دوران) نماز کھڑی ہو جاتی تو لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرتے اور طواف کے جتنے چکر ادا کر چکے ہوتے اس کے بعد باقی چکر ادا کرتے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 188 طواف کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص پڑھنا مسنون ہے۔

عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيْ الطَّوَافِ بِسُورَتَيِ الْإِخْلَاصِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف کی دو رکعتوں میں سے ایک میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت فرمائی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

① کتاب المناسک ، باب شروط الطواف

② کتاب الحج ، باب جاء ما يقرأ في ركعتي الطواف

مسئلہ 189 بیت اللہ شریف کا طواف اور نماز، ممنوعہ اوقات میں بھی جائز ہیں۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعَنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَى سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ^① (صحیح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے بنو عبد مناف! دن اور رات کی کسی گھڑی میں لوگوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے سے منع نہ کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے ممنوعہ اوقات میں طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے تین اوقات شامل ہیں۔

مسئلہ 190 عمرہ ادا کرنے والے شخص کو طواف عمرہ شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 137 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 191 طواف مکمل کرنے کے بعد آب زمزم پینا اور اس کا کچھ حصہ سر پر بہانا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَمَسَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الصَّفَا فَقَالَ ابْدَأْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ^② (صحیح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (طواف کے پہلے) تین چکروں میں حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کیا (طواف مکمل کرنے کے بعد) دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر حجر اسود کی طرف لوٹے (اور اس کا استلام کیا) پھر آپ ﷺ زمزم کی طرف تشریف لائے اور زمزم پیا اور (کچھ حصہ) سر پر ڈالا۔ پھر پلٹ کر حجر اسود کا استلام کیا اور اس کے بعد صفا کی طرف یہ کہتے

ہوئے تشریف لائے اَبَدُءَ بِمَا بَدَءَ اللّٰہ (ترجمہ) میں سعی کا آغاز صفا سے کرتا ہوں جس کے ذکر سے اللہ عزوجل نے (قرآن مجید میں آیت کا) آغاز فرمایا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : مذکورہ حدیث شریف میں نبی اکرم ﷺ کا دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حجر اسود کے استلام کرنے کو محمد ثنین نے راوی کا سہو قرار دیا ہے کیونکہ تحقق علیا حادث میں ایسا نہیں ہے۔

مسئلہ 192 زمزم روئے زمین کے تمام پانیوں سے بہتر پانی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطُّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ السُّقْمِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”روئے زمین پر سب سے بہتر پانی زمزم ہے جو کہ بھوکے کے لئے کھانا اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 193 زمزم پینے سے قبل مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (صحیح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 194 زمزم پینے سے قبل رسول اکرم ﷺ سے کوئی خاص دعاء مانگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 195 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما زمزم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا شَرِبَهُ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رَوَاهُ الْمُنْذِرِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہ دعاء مانگتے ”اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم،

① سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، رقم الحدیث 1056

② کتاب الحج، باب الشرب من زمزم

③ لفظ السنۃ، کتاب الحج، باب استحباب الشرب من ماء زمزم

وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔“ اسے منذری نے روا ہے۔ کیا ہے۔

مسئلہ 196

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ زمرم پینے سے قبل درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَاءُ زَمْرَمٍ لَمَّا شُرِبَ لَهُ وَهَذَا أَشْرَبُهُ بِعَطَشٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)) ثُمَّ شَرِبَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ❶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”زمرم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے، لہذا میں اس نیت سے پیتا ہوں کہ قیامت کے روز (میدان حشر میں) پیاس کی شدت سے محفوظ رہوں۔“ پھر زمرم نوش فرماتے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 197

زمرم کا پانی کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْرَمٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمرم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 198

زمرم پینے کے بعد ملتزم سے چٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے۔

عَنْ عُمَرَوِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُلْزِقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزِمِ. ذَكَرَهُ فِي فَقْهِ السُّنَّةِ ❸

حضرت عمر و بن شعیب سے شعیب اپنے دادا (حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ملتزم کے ساتھ اپنا چہرہ اور سینہ چمٹائے ہوئے دیکھا۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 199

طواف افاضہ ادا کرنے سے قبل اگر کوئی حاجی فوت ہو جائے تو کسی

❶ فقہ السنہ، کتاب الحج، باب استحباب الشرب من ماء زمزم

❷ کتاب الحج، باب ما جاء في زمزم

❸ کتاب الحج، باب استحباب الدعاء عند الملتزم

دوسرے ساتھی کو اس کا باقی حج (یعنی طواف زیارت) مکمل کرنے کی ضرورت نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 110 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اگر کسی کو طواف کے چکروں کی تعداد میں شک ہو جائے، تو کم تعداد شمار کر کے باقی چکروں سے طواف مکمل کرنا چاہئے۔

مسئلہ 200

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 224 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

طواف سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

- ① طواف کے لئے نَوَيْتُ طَوَافِي هَذَا جیسے الفاظ سے نیت کرنا۔
- ② حجر اسود کا استلام کرتے وقت نماز کی طرح دونوں ہاتھ بلند کرنا۔
- ③ استلام کے بعد اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلَى سُنَّةِ نَبِيِّكَ کے الفاظ کہنا۔
- ④ دوران طواف سینے پر ہاتھ باندھنا۔
- ⑤ بیت اللہ شریف کے دروازے کے سامنے اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْبَيْتَ بَيْنَكَ الْحَرَمَ نَبِيَّكَ کے الفاظ کہنا۔
- ⑥ دوران طواف اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَسَعْيًا مَشْكُورًا وَتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرًا يَا عَزِيْزُ يَا عَفَّارُ کہنا۔
- ⑦ دوران طواف رکن شامی رکن عراق یا مقام ابراہیم کا استلام کرنا۔
- ⑧ بارش کے دوران یہ سمجھتے ہوئے طواف کرنا کہ اس سے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔
- ⑨ دوران طواف رکن یمانی کو بوسہ دینا۔
- ⑩ رکن یمانی کو چھونے کے بعد (حجر اسود کی طرح) ہاتھ کو بوسہ دینا۔
- ⑪ ہجوم کے باعث رکن یمانی کو چھونہ سکے کی صورت میں حجر اسود کی طرح دور سے اشارہ کرنا۔
- ⑫ رکن یمانی کو چھوتے ہوئے حجر اسود کی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا۔

⑬ حجر اسود کو ہجوم کے باعث چھونہ سکنے کی صورت میں دور سے اشارہ کرنے کے بعد ہاتھ کو چومنا۔

⑭ حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے امام سے پہلے سلام پھیر دینا۔

⑮ حجر اسود کا بوسہ لیتے وقت آواز نکالنا۔

⑯ دوران طواف پہلے دوسرے تیسرے چوتھے پانچویں چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مخصوص دعاؤں کا اہتمام کرنا۔

⑰ طواف عمرہ کے سارے چکروں میں رٹل کرنا۔

⑱ حجر اسود کے سامنے فرش پر سیاہ پتھر کی لائین پر ہی طواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا۔

⑲ حجر اسود یا بیت اللہ شریف یا غلاف کعبہ کو چھو کر اپنے جسم پر ملنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے شفا یا برکت حاصل ہوگی۔

⑳ حجر اسود کے سامنے دیر تک استلام کے لئے کھڑے رہنا اور بار بار رفع یدین کی طرح ہاتھ بلند کرنا اور بار بار بسم اللہ اللہ اکبر کہنا۔

㉑ دوران طواف، مطوف (طواف کرانے والے) کا با آواز بلند دعائیں مانگنا اور حجاج کے گروپ کا پیچھے پیچھے بلند آواز سے اس کا اعادہ کرنا۔

㉒ ہجوم کے وقت مقام ابراہیم کے نزدیک نماز طواف ادا کرنے کے لئے مزاحمت کرنا۔



عَلَى الْحَاجِّ كَمْ طَوَافًا

حاجی پر کتنے طواف واجب ہیں

مسئلہ 201 حج افراد ادا کرنے والے شخص (مفرد) کے ذمہ دو طواف واجب ہیں ایک طواف افاضہ دوسرا طواف وداع۔

مسئلہ 201 حج قرآن ادا کرنے والے شخص (قارن) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں ایک عمرہ کا دوسرا حج کا اور تیسرا طواف وداع۔

مسئلہ 203 حج تمتع ادا کرنے والے شخص (تمتع) کے ذمہ تین طواف واجب ہیں۔ پہلا طواف عمرہ کا، دوسرا طواف حج کا جو کہ طواف زیارت کہلائے گا اور تیسرا طواف وداع۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ..... فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ منورہ) سے نکلے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پھر جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف (یعنی طواف عمرہ) ادا کیا صفا اور مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول دیا۔ پھر (ایام حج میں 10 ذی الحجہ کو) منیٰ سے (واپس) مکہ آ کر پھر طواف (یعنی طواف حج) ادا کیا جن لوگوں نے عمرہ اور حج کا اکٹھا احرام باندھا (یعنی قارن) انہوں نے ایک ہی طواف زیارت (ادا کیا۔

اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يُنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ (حج ادا کرنے کے بعد) جدھر چاہتے چلے جاتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کوئی شخص اس وقت تک نہ جائے جب تک آخری بار طواف نہ کر لے“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



السَّعْيُ سعی کے مسائل

مسئلہ 204 صفا اور مروہ کی سعی کے لئے وضو ضروری نہیں البتہ با وضو ہونا افضل ہے۔

مسئلہ 205 حائضہ خاتون دوران حیض سعی کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرْفٍ أَوْ قَرِيبٍ مِنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَنْفَسْتَ يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ: قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ^①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے ارادے سے (مدینہ سے) نکلے جب ہم لوگ سرف یا اس کے قریب پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”کیا تمہیں حیض آیا ہے؟“ میں نے عرض کیا ”ہاں!“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لئے لکھ دی ہے لہذا اب تم طواف کے علاوہ حاجیوں والے سب کام کرو۔ طواف اس وقت کرنا جب غسل کر لو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : اب صفا اور مروہ چونکہ مسجد الحرام میں شامل ہو چکی ہیں اس لئے حائضہ کو غسل کرنے کے بعد ہی سعی کرنی چاہئے۔

مسئلہ 206 سعی، حج یا عمرہ کا رکن ہے اگر یہ ادا نہ کیا جائے تو حج ہوتا ہے نہ عمرہ۔

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَمْرَأَةً أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَقُولُ ((كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ فَاسْعَوْا)) رَوَاهُ ابْنُ خُرَيْمَةَ^② (صحیح)
حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان (سعی کرتے ہوئے) یہ کہتے ہوئے سنا ”تم پر (حج یا عمرہ کے دوران)

سعی فرض کی گئی ہے، لہذا سعی کرو۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 207 صفا اور مروہ کی سعی کے لئے آنے سے قبل حجر اسود کا استلام کرنا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 168 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 208 طواف مکمل کرنے کے بعد سعی کے لئے باب صفا سے گزر کر پہلے صفا

پہاڑی پر آنا چاہئے اور راستے میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ 209 صفا پہاڑی پر اتنا چڑھنا چاہئے کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگے۔

مسئلہ 210 صفا پہاڑی پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کے لئے ہاتھ بلند کر کے تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا چاہئے۔

مسئلہ 211 تین مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے بعد درج ذیل کلمات تین مرتبہ کہنے چاہئیں اور درمیان میں دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مسئلہ 212 تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ..... کہنے کے بعد دعائیں مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ : ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ، فَبَدَأُ بِالصَّفَا فَرَفَعِي عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَنْعَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ)) ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ الْحَدِيثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”پھر آپ ﷺ باب صفا سے صفا پہاڑی کی طرف نکلے جب پہاڑی کے قریب پہنچے تو یہ آیت تلاوت فرمائی۔“ بے شک صفا

اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔“ میں (سعی کی) ابتداء اسی (پہاڑی) سے کرتا ہوں جس (کے ذکر) سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) ابتداء کی۔ پس آپ ﷺ نے سعی کی ابتداء صفا سے کی۔ آپ ﷺ صفا پہاڑی کی اتنی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ شریف نظر آ گیا۔ پھر قبلہ رخ ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور تکبیر (ان الفاظ میں) بیان فرمائی ”اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تمام شکروں کو تنہا شکست دی۔“ پھر اس کے درمیان دعا فرمائی۔ یہ عمل آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَحْدَهُ الْأَحْزَابُ وَحْدَهُ کہنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے جو دعائیں مانگیں ان کا ذکر احادیث میں نہیں ملتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

مسئلہ 213 صفا پہاڑی پر دعا مانگنے سے پہلے تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ بلند کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 214 صفا پہاڑی سے اتر کر مروہ کی طرف آتے ہوئے سبز رنگ کے ستونوں کے درمیان تیز تیز چلنا چاہئے۔

مسئلہ 215 مروہ پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اور چڑھنے کے بعد وہی عمل دہرانا چاہئے جو صفا پر کیا تھا۔

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوُدَّاعِ قَالَ..... ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتْ مَشَى حَتَّى آتَى الْمَرْوَةَ فَقَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا..... أَلْحَدِيثِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ صفا سے اترے اور مروہ کی طرف آئے جب آپ ﷺ کے قدم مبارک نشیبی جگہ تک پہنچے تو آپ ﷺ دوڑے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے دونوں قدم مبارک (نشیبی جگہ سے) اوپر چڑھنے لگے تو آپ ﷺ عام چال چلنے لگے حتیٰ کہ مروہ تک پہنچ گئے اور وہاں وہ کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 216

سبز ستونوں کے درمیان دوڑنے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نہ تو بیت اللہ شریف کے گرد تیز چلنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے نہ ہی صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 217

بڑھا پے یا بیماری کی وجہ سے سبز ستونوں کے درمیان تیز تیز نہ چلنے میں کوئی حرج نہیں۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جَهْمَانَ السُّلَمِيِّ ② قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ ③ يَمْشِي فِي الْمَسْعَى فَقُلْتُ لَهُ أَمْشِي فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَقَالَ لَيْنَ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ④ يَسْعَى وَلَيْنَ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ⑤ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ⑥ (صحيح)

حضرت کثیر بن جہمان سلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو صفا مروہ کے درمیان عام چال چلتے دیکھا تو کہا ”آپ صفا اور مروہ کے درمیان عام چال (کیوں) چل رہے ہیں؟“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”اگر میں دوڑوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو دوڑتے دیکھا ہے اور اگر عام چال چلوں تو (بھی درست ہے کہ) میں نے نبی اکرم ﷺ کو عام چال چلتے بھی دیکھا ہے اور میں بوڑھا آدمی ہوں (اس لئے عام چال چل رہا ہوں)۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 218

دوران سعی کثرت سے تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرنی چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 219

صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے سے ایک سعی مکمل ہوتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ⑦ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ

اللَّهُ اسْوَةٌ حَسَنَةً. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے گرد سات چکر لگائے پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی مکمل کی اور یقیناً مسلمانوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : صفا سے مروہ تک ایک چکر کہلاتا ہے جبکہ مروہ سے صفا تک دوسرا چکر کہلاتا ہے اس طرح صفا سے شروع کئے گئے سات چکر مروہ پر ختم ہوتے ہیں۔

کسی عذر سے سعی مکمل کرنے سے قبل سعی کا سلسلہ منقطع کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ 220

عذر دور ہونے کے بعد سعی کا باقی حصہ اسی جگہ سے شروع کرنا چاہئے جہاں سے منقطع ہوا تھا۔

مسئلہ 221

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَعَجَلَهُ الْبَوْلُ فَتَنَحَّى وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ عَلَى مَضًى. رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے کہ انہیں پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی چنانچہ اپنی حاجت پوری کرنے چلے گئے پھر (واپس لوٹے تو) پانی منگوا یا وضو کیا اور پھر باقی سعی پوری کی۔ اسے سعید بن منصور نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دوران سعی فرض نماز کھڑی ہو جائے تو سعی ترک کر کے فرض نماز ادا کرنی چاہئے اور دوبارہ سعی اسی جگہ سے شروع کرنی چاہئے جہاں سے ترک کی تھی۔

کسی عذر سے سوار ہو کر سعی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 222

عَنْ قَدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى بَعِيرٍ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ. ذِكْرُهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ ③

حضرت قدامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر صفا اور مروہ کی سعی کرتے دیکھا ہے آپ ﷺ نہ اونٹنی کو مارتے نہ بھگاتے اور نہ ہٹو ہٹو کہتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

① کتاب المناسک ، رقم الحديث 276

② فقه السنة ، للسيد السابق ، کتاب الحج باب السعی بین الصفا والمروة

③ کتاب الحج ، باب السادس رقم الحديث 896

وضاحت : اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اٹھا کر سعی کرے اور حامل اور محمول دونوں کی نیت سعی کی ہو تو بیک وقت دونوں کی سعی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ!

مسئلہ 223 بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے بعد اگر سعی کرنے میں تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

كَانَ عَطَاءٌ وَالْحَسَنُ لَا يَرَيَانِ بَأْسًا لِمَنْ طَافَ أَوَّلَ النَّهَارِ أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ إِلَى الْعِشَاءِ. ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ①

حضرت عطار رحمہ اللہ اور حضرت حسن رحمہ اللہ بیت اللہ شریف کا طواف پہلے پہر کرنے اور صفا و مروہ کی سعی پچھلے پہر کرنے میں کوئی حرج محسوس نہ کرتے۔ یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

مسئلہ 224 اگر کسی کو سعی یا طواف کے چکروں کی تعداد کے بارے میں شک ہو جائے تو کم تعداد کا یقین حاصل کر کے سعی یا طواف مکمل کرنا چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ۞ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ يَقُولُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي السَّائِتَيْنِ وَالْوَّاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي السَّائِتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثِينَ وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ لَيْتُمْ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى يَكُونَ الْوُحْدُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو (نماز کی رکعات کی تعداد میں) شک ہو جائے کہ دو پڑھی ہیں یا ایک تو وہ اسے ایک شمار کرے اور اگر دو یا تین کا شک ہو تو دو شمار کرے اور اگر تین یا چار کا شک ہو تو تین شمار کرے اور اپنی باقی نماز پوری کرے تاکہ وہم زائد رکعت میں رہے (اور کم رکعات کے یقین سے نماز مکمل ہو جائے) پھر سلام پھیرنے سے قبل بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یاد رہے نماز کی رکعات میں شک ہو جانے پر کم رکعات کا یقین حاصل کرنے کے بعد سجدہ سہواً ادا کرنا پڑتا ہے لیکن طواف یا سعی کے چکروں میں شک پڑنے پر کم چکروں کا یقین حاصل کر کے طواف اور سعی مکمل کرنے کے بعد کوئی فدیہ یا دم نہیں۔

مسئلہ 225 سعی کے سات چکر مکمل ہونے پر عمرہ (یا حج تمتع) ادا کرنے والوں کو

مروہ پر اپنے بال کٹوانے یا منڈوانے چاہئیں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَصَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِشْقَصٍ فِي عُمْرَتِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ ادا کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مروہ پر تیر کے پھل سے کاٹے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : بال کتر دانے یا منڈوانے کے بارے میں دوسرے مسائل ایام حج کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

سر کے بال کٹوانے یا منڈوانے کے بعد عمرہ (یا حج تمتع) کرنے والوں کو اپنا احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 226

حج قرآن کرنے والے حضرات کو سعی کے بعد نہ تو بال منڈوانے چاہئیں نہ ہی احرام کھولنا چاہئے بلکہ حالت احرام میں ہی ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

مسئلہ 227

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 61, 60, 59 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

بال کٹوانے کے بعد عمرہ ادا کرنے والے کو احرام کھول دینا چاہئے۔

مسئلہ 228

احرام کھولنے کے ساتھ ہی عمرہ مکمل ہو جائے گا۔

مسئلہ 229

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا ثُمَّ يَقْصِرُوا وَيَحْلُوا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ”وہ (اپنے حج کو) عمرہ بنا دیں اور بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوالیں اور احرام کھول دیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : عمرہ مکمل کرنے کے بعد حج تمتع ادا کرنے والے حجاج کو احرام کھولنے کے بعد ایام حج کا انتظار کرنا چاہئے۔

8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے قبل (قارن) حج کی سعی ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ 230

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ حَاجًّا فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمَنْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ أَوْ قَدَمْتُ شَيْئًا أَوْ أَخَرْتُ شَيْئًا فَكَانَ يَقُولُ ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا عَلَى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عَرَضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَلِكَ الَّذِي حَرَجَ وَهَلَكَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حج کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلا لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے (اور مسائل دریافت کرتے) جس کسی نے بھی عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے طواف (افاضہ) کرنے سے پہلے (حج کی) سعی کر لی ہے (یا یوں کہا کہ) میں نے ایک چیز پہلے کی اور دوسری بعد میں۔“ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ”اس میں کوئی گناہ نہیں کوئی گناہ نہیں ہاں البتہ جو شخص کسی مسلمان کی ظلم کرتے ہوئے آبروریزی کرے اس کے لئے گناہ ہے اور ہلاکت بھی۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

سعی سے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

- ❶ صفا اور مروہ پہاڑی پر کھڑے ہو کر دعاء کرنے کے لئے دیوار تک پہنچنا۔
- ❷ دوران سعی رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ کے الفاظ ادا کرنا۔
- ❸ صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک صرف ایک چکر شمار کرنا۔
- ❹ سعی کے پہلے دوسرے تیسرے چوتھے پانچویں چھٹے اور ساتویں چکر میں الگ الگ مروجہ دعائیں مانگنا۔
- ❺ سعی کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنا۔
- ❻ صفا اور مروہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء مانگنے سے قبل رفع یدین کی طرح تین بار ہاتھ بلند کرنا۔
- ❼ صفا اور مروہ کے تمام راستے میں عام چال چلنے کی بجائے بھاگنا۔

عَلَى الْحَاجِّ كَمْ سَعْيًا حاجی پر کتنی سعی واجب ہیں

مسئلہ 231

حج تمتع ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں پہلی عمرہ کی جو کہ مکہ پہنچتے ہی عمرہ کے لئے ادا کی جائے اور دوسری حج کی جو قربانی کے دن (10 ذی الحجہ) طواف زیارت کے بعد کی جائے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَطَافَ الَّذِينَ أَهْلُوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصُّفَا وَالْمَرُوءَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مَنَى لِحَجَّتِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

(صحیح) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع کے لئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مدینہ سے) نکلے۔ جن لوگوں نے عمرے کے لئے احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صفا اور مروہ کی سعی کی اور اپنا احرام کھول دیا۔ پھر (قربانی کے دن) منی سے واپس آنے کے بعد (طواف زیارت کے ساتھ) حج کے لئے صفا اور مروہ کی دوبارہ سعی کی۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 232

حج افراد ادا کرنے والوں پر حج کی صرف ایک سعی واجب ہے جو قربانی کے دن طواف زیارت کے بعد کی جائے گی۔

مسئلہ 233

حج قرآن ادا کرنے والوں پر دو سعی واجب ہیں ایک عمرہ کی اور دوسری حج کی۔

مسئلہ 234

قارن اگر عمرہ کی سعی کرتے وقت عمرہ اور حج دونوں کی سعی کی نیت کر لے تو دو الگ الگ سعی کرنے کی بجائے ایک ہی سعی کافی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمْ يَطْفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے (حج قرآن میں) صفا اور مروہ کی سعی ایک مرتبہ ہی کی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفٍ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُجْزِي عَنْكَ طَوَافُكَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكَ وَعُمْرَتِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (حجۃ الوداع کے موقع پر مدینے سے مکہ آتے ہوئے) ایک مقام) سرف پر حائضہ ہو گئیں اور غسل حیض عرفہ میں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا ”تمہاری صفا اور مروہ کی ایک سعی تمہارے حج اور عمرہ دونوں کے لئے کافی ہے۔“

وضاحت : سہولت کے لئے حج قرآن یا حج افراد کی سعی 8 ذی الحجہ کو ہی سے قبل کرنا جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!



① کتاب الحج ، باب بیان ان السعی لا یکرر

② کتاب الحج ، باب بیان وجوہ الاحرام

أَيَّامُ الْحَجِّ

ایام حج کے مسائل

8 ذِي الْحِجَّةِ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ

8 ذی الحجہ (یوم الترویہ) کے مسائل ①

مسئلہ 235

عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھولنے والے بیرونی حجاج (یعنی متمتع) نیز میقات کے اندر رہائش پذیر حج کے خواہش مند تمام حضرات کو 8 ذی الحجہ کو اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ كَانَ ذُوْنَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ وَكَذَلِكَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يَهْلُوْنَ مِنْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (احرام باندھنے کے لئے) میقات کے اندر رہنے والوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنی اپنی رہائش گاہ سے ہی احرام باندھیں حتیٰ کہ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر لوگ مکہ مکرمہ سے ہی احرام باندھیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حج افراد اور حج قرآن ادا کرنے والے بیرونی حجاج کو میقات سے باندھے ہوئے پہلے احرام کے ساتھ ہی 8 ذی الحجہ کو منیٰ میں پہنچنا چاہئے۔

مسئلہ 236

8 ذی الحجہ کو نماز ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا مسنون ہے۔

مسئلہ 237

مکہ مکرمہ سے سواری پر منیٰ جانا جائز ہے۔

① تردید کا مطلب ہے ”سیراب کرنا“ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چونکہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات وغیرہ میں پانی نہیں ملتا تھا اس لئے لوگ منیٰ روانہ ہونے سے قبل 9 ذی الحجہ کو اپنے اذنوں کو خوب پانی پلایا کرتے تھے تاکہ حج کے چار پانچ دن اونٹ پانی پئے بغیر گزرا کر سکیں۔ اس لئے 8 ذی الحجہ کو ”یوم الترویہ“ کہا جاتا ہے۔

② کتاب الحج، باب مواقیت الحج

مسئلہ 238 منیٰ میں 8 ذی الحجہ کی نماز ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذی الحجہ کی نماز فجر پانچ نمازیں مکمل کرنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ..... فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مَنَى فَاهْلُوا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجَرَ ثُمَّ مَكَتَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے جب یوم ترویہ (8 ذی الحجہ) کا دن آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (مکہ مکرمہ سے ہی) احرام باندھا اور منیٰ کے لئے روانہ ہوئے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نکلے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور (9 ذی الحجہ کی) فجر کی نمازیں ادا کیں۔ پھر عرفات روانہ ہونے سے قبل (تھوڑی دیر رکے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔) پھر عرفات روانہ ہوئے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 239 8 ذی الحجہ کو ظہر سے قبل منیٰ پہنچنا اور وہاں پانچ نمازیں ادا کرنا سنت ہے، واجب نہیں۔

أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ حَتَّى دَخَلَ اللَّيْلُ وَذَهَبَ لُثْهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُُنْذِرِ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا 8 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے منیٰ رات گئے پہنچیں حتیٰ کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ اسے ابن منذر نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص 8 ذی الحجہ کو منیٰ نہ جاسکے اور 9 ذی الحجہ کو سیدھا عرفات پہنچ جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں نہ ہی کوئی دم یا فدیہ ہے۔

مسئلہ 240 دوران حج منیٰ، عرفات، مزدلفہ ہر جگہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کو تمام نمازیں قصر ادا کرنا چاہئیں۔

عَنْ حَارِثَةَ ابْنِ وَهَبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنَى وَالنَّاسِ أَكْثَرُ مَا كَانُوا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① کتاب الحج، باب حجة النبی ﷺ ② فقه السنة، کتاب الحج، باب التوجه الى منی

③ کتاب الصلاة، باب صلاة المسافرين وقصرها، باب قصر الصلاة بمنی

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ بہت سے (مقامی اور غیر مقامی) لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے سارے حجۃ الوداع میں (سب کو) دو رکعتیں (یعنی قصر) نماز پڑھائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ قُلْتُ كَمْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لئے) مدینہ سے مکہ کے لئے نکلے تو (اس تمام عرصہ میں) دو دو رکعتیں ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مدینہ واپس پہنچ گئے۔ راوی نے پوچھا کہ ”آپ مکہ میں کتنے دن ٹھہرے؟“ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”دس روز۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : رسول اکرم ﷺ حج کے موقع پر 4 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔ 5، 6، 7 ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔ 8 ذی الحجہ کو منیٰ 9 ذی الحجہ کو عرفات اور مزدلفہ، 10، 11، 12، 13 ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام فرمایا اور 14 ذی الحجہ کو مدینہ روانہ ہو گئے۔ اس طرح آپ ﷺ کا مکہ مکرمہ میں قیام دس روز تک رہا۔ اس دوران آپ ﷺ ہر جگہ قصر نماز ادا فرماتے رہے۔

دوران حج منیٰ عرفات اور مزدلفہ کسی بھی جگہ نبی اکرم ﷺ کا مقامی لوگوں کو پوری نماز ادا کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 241

8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف افاضہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 242



9 ذی الْحِجَّةِ يَوْمُ الْعَرَفَةِ

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کے مسائل

9 ذی الحجہ (یوم عرفہ) کو سورج طلوع ہونے کے بعد منیٰ سے عرفات روانہ ہونا چاہئے۔

مسئلہ 243

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 238 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 244 منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر و تہلیل اور تلبیہ پکارنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَنَى إِلَى عَرَفَاتٍ مِمَّا الْمُطَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات جانے کے لئے نکلے۔ ہم میں سے کوئی تلبیہ کہہ رہا تھا اور کوئی تکبیر۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : تکبیر سے مراد ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہنا تہلیل سے مراد ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہنا اور تلبیہ سے مراد ”لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ“ پکارنا ہے۔

مسئلہ 245 منیٰ سے سیدھا میدان عرفات پہنچنے کے بجائے پہلے وادی نمرہ میں زوال آفتاب تک رکنا مسنون ہے۔

مسئلہ 246 زوال آفتاب کے بعد مسجد نمرہ میں پہلے امام کا خطبہ سننا اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع اور قصر کر کے پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ 247 دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل یا سنت نماز ادا نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ 248 ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد میدان عرفات میں داخل ہونا مسنون ہے۔

مسئلہ 249 زوال آفتاب سے قبل وقوف عرفہ جائز نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَسَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْكُ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمْرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَاتَى بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى آتَى الْمُؤَقِفَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں پھر رسول اکرم ﷺ (منیٰ سے عرفات کی طرف) چلے قریش یقین رکھتے تھے کہ آپ ﷺ مزدلفہ میں ہی قیام فرمائیں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن آپ ﷺ (مزدلفہ سے) آگے چلے گئے یہاں تک کہ عرفات میں پہنچ گئے جہاں وادی نمرہ میں آپ ﷺ کے لئے خیمہ لگایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب آفتاب ڈھل گیا، تو آپ ﷺ نے (اپنی) قصواء اونٹنی تیار کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر وادی (نمرہ) کے بیچ میں تشریف لائے (آج کل مسجد نمرہ اسی جگہ پر ہے) وہاں آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ دوبارہ اقامت ہوئی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھی گئی۔ پھر آپ ﷺ (اپنی اونٹنی پر) سوار ہوئے اور (عرفات میں) کھڑے ہونے کی جگہ تشریف لائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① منیٰ سے آکر وادی نمرہ (یا عمرہ) میں زوال آفتاب تک رکنا اور زوال آفتاب کے بعد وادی عرفات میں داخل ہونا افضل ہے لیکن ہجوم کے باعث اگر کوئی ایسا نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں۔
② حجۃ الوداع میں "یوم عرفہ" جمعہ کے روز تھا لیکن آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں قرأت جبر سے نہیں کی۔ گویا آپ ﷺ نے نماز جمعہ ادا نہیں کی بلکہ ظہر کی نماز قصر کر کے ادا فرمائی۔
③ اگر کسی شخص کو امام حج کے ساتھ کسی شرعی عذر کے باعث باجماعت نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اسے اپنے خیمہ میں دونوں نمازیں (ظہر اور عصر) جمع اور قصر ادا کرنی چاہئیں۔ افراد زیادہ ہوں تو باجماعت جمع اور قصر نمازیں ادا کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 250 مقامی اور غیر مقامی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھیں۔ آپ ﷺ کا مقامی حضرات کو نماز پوری کرنے کا حکم دینا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔
مسئلہ 251 وقوف عرفہ فرض ہے اگر یہ رہ جائے تو حج ادا نہیں ہوتا نہ ہی فدیہ دینے سے اس کی تلافی ہوتی ہے۔

مسئلہ 252 وقوف عرفہ کا وقت 9 ذی الحجہ کے دن زوال سے لے کر 10 ذی الحجہ

کی طلوع فجر تک ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْحَجُّ عَرَفَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةٍ جَمَعَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ کچھ لوگ آئے اور حج کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے جو شخص مزدلفہ کی رات (یعنی 9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات) طلوع فجر سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو گیا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اگر کسی شخص نے لاعلمی سے یا غلطی سے وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ میں وقوف کیا تو اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 258

② جو شخص 10 ذی الحجہ کی طلوع فجر سے پہلے پہلے گھڑی بھر کے لئے بھی میدان عرفات میں پہنچ جائے اس کا حج ادا ہو جاتا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 253 نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے بعد جبل رحمت (پرانام جبل آلال) کے قریب وقوف کرنا (کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا) مستحب ہے لیکن میدان عرفات میں کسی بھی جگہ وقوف کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَحَرْتُ هَاهُنَا وَمِنَى كُلُّهَا مُنَحَرٌّ فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقِفْتُ هَاهُنَا وَجَمَعَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے یہاں قربانی کی ہے اور منیٰ کا میدان سارے کا سارا قربانی کی جگہ ہے لہذا تم لوگ اپنی قیام گاہوں پر ہی قربانی کرو اور میں نے یہاں (جبل رحمت کے قریب) وقوف کیا ہے جبکہ پورا میدان عرفات کی جگہ ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الحج ، باب فرض الوقوف بعرفة

② کتاب الحج ، باب ما جاء ان عرفة كلها موقوف

مسئلہ 254 میدان عرفات میں وقوف کے لئے قبلہ رو کھڑے ہونا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ حِجَّةِ الْوُدَاعِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (اونٹنی پر سوار ہونے کے بعد) نبی اکرم ﷺ قبلہ رو ہوئے اور غروب آفتاب تک وقوف فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 255 میدان عرفات میں دوران وقوف ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَافَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاولَ الْخِطَامَ بِأَحَدِي يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعُ يَدِهِ الْأُخْرَى. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے (اونٹنی پر سوار) تھا آپ ﷺ نے دعا مانگنے کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے۔ اسی دوران آپ ﷺ کی اونٹنی مڑی۔ اس کی ٹیکل ہاتھ سے گر گئی تو آپ ﷺ نے ایک ہاتھ سے اس کی ٹیکل تھام لی اور دوسرا ہاتھ دعاء کے لئے اٹھائے رکھا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 256 وقوف کے لئے جبل رحمت کے اوپر چڑھنا یا اس کی طرف منہ کرنا

سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 257 وقوف کے لئے میدان عرفات میں آنا ضروری ہے۔

مسئلہ 258 جس شخص نے غلطی سے یا لاعلمی میں وادی عرفات کی بجائے وادی نمرہ

میں وقوف کیا، اس کا حج ادا نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ عُرْنَةَ وَمُزْدَلِفَةَ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَارْتَفِعُوا عَنْ بَطْنِ مُحَسَّرٍ وَمِنَى كُلُّهَا مَوْقِفٌ. رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ③ (صحیح)

② کتاب الحج ، باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفة

① کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

③ جامع الدعوات ، باب فضل لا حول ولا قوة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”میدان عرفات سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی عنہ (یعنی نمرہ) سے بچے رہو (یعنی اس میں وقف نہ کرو) اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے لیکن وادی محسر سے بچے رہو اور منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔“ اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی عرفات اور وادی نمرہ دونوں ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مسجد نمرہ کا ایک حصہ وادی عرفات میں ہے اور دوسرا وادی نمرہ میں مسجد کے اندر بورڈنگ کراں کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا مسجد نمرہ میں قیام سے قبل حدود عرفات کی تحقیق کر لینی چاہئے تاکہ حج باطل نہ ہو۔

مسئلہ 259

میدان عرفات قبولیت دعا کی بہترین جگہ اور یوم عرفہ قبولیت دعا کی بہترین دن ہے۔

مسئلہ 260

میدان عرفات میں مانگی جانے والی بہترین دعا درج ذیل ہے۔
عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحیح)
حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہما اپنے باپ (شعیب رضی اللہ عنہ) سے شعیب اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”بہترین دعاء عرفہ کے دن کی دعاء ہے اور بہترین کلمات جو میں نے کہے اور جو مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام نے کہے وہ یہ ہیں ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① مذکورہ دعا کے علاوہ دورانِ وقوف آپ ﷺ نے جو دعائیں مانگیں ان کی تفصیل احادیث میں نہیں ملتی۔ واللہ اعلم بالصواب!
② دعا مانگنے کے آداب میں جائز اور ناجائز امور قبولیت دعا کے الفاظ وغیرہ اور منتخب قرآنی و نبوی دعائوں کے لئے مولف کی کتاب ”کتاب الدعاء“ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 261

یوم عرفہ آگ سے برأت کا دن ہے۔
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ))

يُعْتِقَ اللَّهُ فِيهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”عرفہ کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت سے بندوں کو آگ سے آزاد کرے اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا ہے اور فرشتوں سے پوچھتا ہے (ذرا بتاؤ تو) یہ لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 262 میدان عرفات میں وقوف کے لئے غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 263 میدان عرفات میں موجود حجاج کو یوم عرفہ کا روزہ رکھنا منع ہے البتہ غیر حجاج کے لئے جائز ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ❷

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”عرفہ کا دن‘ قربانی کا دن اور ایام تشریق مسلمانوں کی عید کے دن اور کھانے پینے کے دن ہیں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یوم عرفہ کے روزہ (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ (اس کے ذریعہ) گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال (کے صغیرہ) گناہ معاف فرمادے گا اور یوم عاشورہ (10 محرم) کے روزے (کے ثواب) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ (اس کے ذریعے) وہ گزشتہ ایک سال (کے صغیرہ) گناہ معاف فرمادے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الصیام، باب فی کراہیۃ صوم ایام التشریق

❷ کتاب الحج، باب فضل یوم العرفہ

❸ کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر

سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کئے بغیر میدان عرفات سے مزدلفہ آنا چاہئے۔

مسئلہ 264

عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے اطمینان، سنجیدگی اور وقار کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ 265

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ..... وَأَرَدَفَ أَسْمَةَ خَلْفَهُ وَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقُصَوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رِحْلِهِ وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى ((أَيُّهَا النَّاسُ السَّكِينَةُ السَّكِينَةُ)) كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْجِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلْبِلًا حَتَّى تَصْعَدَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں فرماتے ہیں (وقوف عرفہ کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے (اونٹنی پر) سوار کرایا اور آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اونٹنی کا سر (کجاوے کے) مورک (کجاوے کا وہ حصہ جس میں سوار اپنا پاؤں رکھ سکتا ہے) سے لگ رہا تھا۔ آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ سے (اشارہ کر کے) فرما رہے تھے ”لوگو! سکون اور اطمینان سے چلو۔“ (راستے میں) جب کوئی ریت کا ٹیلا آتا تو آپ ﷺ اونٹنی کی مہار ذرا ڈھیلی کر دیتے اور وہ ٹیلے پر چڑھ جاتی حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : غروب آفتاب سے قبل میدان عرفات چھوڑنے پر ایک جانور کی قربانی واجب ہے۔

منیٰ سے عرفات اور عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ 266

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 279 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

9 ذِي الْحِجَّةِ (لَيْلَةُ الْجُمُعِ)

9 ذی الحجہ (مزدلفہ کی رات) کے مسائل

9 اور 10 ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں بسر کرنا واجب ہے۔

مسئلہ 267

❶ کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

❷ 9 ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ آ کر جمع کر کے قصر ادا کی جاتی ہیں اس لئے اس رات کو ”لیلۃ الجمع“ کہتے ہیں۔

مَسْئَلہ 264 9 ذی الحجہ کو مغرب اور عشاء کی نمازیں قصر اور جمع کر کے مزدلفہ میں آ کر ادا کرنی چاہئیں۔

مَسْئَلہ 265 دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سنت یا نفل ادا نہیں کرنے چاہئیں۔

مَسْئَلہ 266 دونوں نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔

مَسْئَلہ 267 مزدلفہ کی رات جاگ کر عبادت کرنے کی بجائے سو کر گزارنا مسنون ہے۔

مَسْئَلہ 268 نماز فجر ادا کرنے کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر اچھی طرح روشنی پھیلنے

تک وقوف کرنا (دعائیں مانگنا) چاہئے۔

مَسْئَلہ 269 آفتاب طلوع ہونے سے تھوڑا قبل روشنی پھیلتے ہی مزدلفہ سے منی روانہ

ہو جانا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ..... حَتَّى آتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَأَقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَأَقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقُصُوءَ حَتَّى آتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حَتَّى أَسْفَرَ جَدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما حجۃ الوداع والی حدیث میں بیان فرماتے ہیں کہ مزدلفہ آ کر آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کیں۔ دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ نے کوئی دوسری نماز (نفل وغیرہ) ادا نہیں فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے طلوع فجر تک آرام فرمایا۔ جب صبح نمودار ہوئی تو فجر کی نماز اذان اور اقامت کہنے کے بعد (باجماعت) ادا فرمائی پھر (اپنی اونٹنی) قصواء پر سوار ہوئے حتیٰ کہ مشعر الحرام ❷ تک تشریف لائے پھر قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں، تکبیر و تہلیل کی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان فرمائی حتیٰ کہ صبح خوب روشنی ہو گئی۔ پھر آپ ﷺ سورج طلوع ہونے سے پہلے (منی کے لئے) روانہ ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الحج ، باب حجة النبی ﷺ

❷ مشعر الحرام سارے کا سارا مزدلفہ کا نام ہے جہاں آپ ﷺ نے وقوف فرمایا تھا وہاں اب مسجد تعمیر کی گئی ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص مزدلفہ میں رات بسر نہ کر سکے تو اسے ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

مسئلہ 274

مزدلفہ میں نماز فجر عام دنوں کی نسبت وقت سے پہلے ادا کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ہمیشہ وقت پر نمازیں پڑھتے دیکھا ہے سوائے دو نمازوں کے، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے (یعنی مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی) اور اس دن نماز فجر آپ ﷺ نے وقت سے پہلے ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 275

جس شخص نے نماز فجر مزدلفہ میں پالی اس کا وقوف مزدلفہ درست ہوگا

اس پر کوئی فدیہ ہے نہ دم۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُمْسِرٍ بْنِ أَوْسٍ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيّ ﷺ قَالَ : آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي جُنْتُ مِنْ جَبَلِي طَيِّئًا أَكْمَلْتُ رَاحِلَتِي وَاتَّبَعْتُ نَفْسِي وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يُدْفَعَ وَقَدْ وَفَّ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفْتَهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (صحیح)

حضرت عروہ بن مفسر بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! میں قبیلہ طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں۔ میں نے اپنی اونٹنی کو خوب دوڑایا اور اپنے آپ کو بھی خوب تھکایا (جلدی پہنچنے کے لئے) اور اللہ کی قسم! میں نے راستے میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں چھوڑا جس پر (عرفات کے تصور سے) وقوف نہ کیا ہو کیا میرا حج ہے یا نہیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو شخص مزدلفہ میں ہماری اس نماز (فجر) میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ وقوف (مزدلفہ) کر لیا یہاں تک کہ منیٰ کو روانہ ہوا اور اس سے پہلے وقوف عرفہ بھی کر چکا ہو خواہ رات کے وقت یا دن کے وقت اس کا حج ہو گیا اور میل کچیل دور ہو گیا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

① کتاب الحج ، باب استحباب زیادة التغلیس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة

② کتاب الحج ، باب ما جاء من ادراك الامام بجمع فقد ادرك الحج

وضاحت : اگر کوئی شخص نماز عشاء کے آخری وقت (آدھی رات) تک کسی وجہ سے مزدلفہ نہ پہنچ سکے تو اسے نماز مغرب اور نماز عشاء دونوں جمع اور قصر کر کے مزدلفہ سے باہر جہاں کہیں ہو وہیں ادا کر لینی چاہئیں اور بعد میں مزدلفہ پہنچ جانا چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 276 مزدلفہ کا سارا میدان موقف (وقوف کرنے کی جگہ) ہے ہر حاجی اپنی اپنی قیام گاہ پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگ سکتا ہے لیکن مشعر الحرام پہاڑی کے دامن میں (جہاں آج کل مسجد ہے) کھڑے ہو کر دعائیں مانگنا افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 274، 253 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 277 مزدلفہ میں کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کے لئے قبلہ رو ہونا اور ہاتھ اٹھانا مسنون ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 272، 254 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 278 کمزوروں، بیماروں، بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةَ صُحْمَةَ بَيْطَةَ فَاسْتَاذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بَلِيلٍ فَأَذِنَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ام المؤمنین) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھر کم خاتون تھیں۔ اسی لئے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے رات کے وقت مزدلفہ سے (منیٰ) روانہ ہونے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 279 مزدلفہ سے سکون اور وقار کے ساتھ منیٰ آنا چاہئے لیکن وادی محسر سے تیزی کے ساتھ گزرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بَشَرًا وَأَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ

وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمْرُهُم بِالسَّكِينَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) وادی محسر سے تیزی سے گزرے۔ راوی بشر نے اس میں اضافہ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے سکون اور سنجیدگی کے ساتھ لوٹے اور لوگوں کو بھی سکون اور سنجیدگی سے چلنے کا حکم دیا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : وادی محسر مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے جہاں اصحاب نبیؐ پر عذاب نازل ہوا تھا۔ اس لئے آپ ﷺ نے وہاں سے جلدی جلدی گزرنے کا حکم دیا ہے۔

مسئلہ 280 مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا يَزُولُ يَلْبَسِي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (مزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے ان کا بیان ہے کہ آپ ﷺ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 281 وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 3028 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

10 ذِي الْحِجَّةِ، يَوْمُ النَّحْرِ

10 ذی الحجہ (قربانی کے دن) کے مسائل

مسئلہ 282 یوم النحر (قربانی کے دن) منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے جمرہ عقبہ (جو مکہ کی طرف ہے) کو کنکریاں مارنی چاہئیں پھر قربانی کرنی چاہئے پھر حجامت بنوانی چاہئے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ جا کر طواف افاضہ کرنا چاہئے۔

① ابواب الحج، باب ما جاء في الافاضة من عرفات

② کتاب المناسک، باب التلبیة فی السیر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ۖ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَذْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُذْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَامُ جَالِسٌ وَقَالَ بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ ثُمَّ قَالَ اِحْلِقِ الشَّقَّ الْاٰخَرَ ، فَقَالَ ((اَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ ؟)) فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (مزدلفہ سے منیٰ آنے کے بعد پہلے) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں پھر اونٹوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ذبح کیا (پاس ہی) حجام بیٹھا تھا آپ ﷺ نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سرمونڈنے کا حکم دیا۔ اس نے سر کا دایاں حصہ مونڈ دیا۔ آپ ﷺ نے بال نزدیک بیٹھے ہوئے لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔ پھر آپ ﷺ نے حجام کو سر کا باایاں حصہ مونڈنے کا حکم دیا۔ پھر پوچھا ”ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟“ (وہ حاضر ہوئے تو) آپ ﷺ نے وہ بال ان کو عنایت فرمادیئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَاصَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمَنَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ہی طواف افاضہ کیا پھر (مکہ سے) منیٰ واپس جا کر نماز ظہر ادا فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 283 قربانی کے دن جمرہ عقبہ پر رمی (کنکریاں مارنا) قربانی، حجامت اور طواف زیارت بالترتیب کرنے افضل ہیں لیکن اگر کوئی شخص جانے بوجھے یا بے جانے بوجھے یا بھول کر آگے پیچھے کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ الْعَاصِ ۖ قَالَ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ بِمَنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ فَقَالَ ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ)) ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ فَقَالَ ((اِرْمِ وَلَا حَرَجَ)) قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا

❶ کتاب الحج ، باب بیان ان السنة يوم النحر ان يرمى ثم

❷ کتاب الحج ، باب استحباب طواف الافاضة يوم النحر

أَخْرَجَ إِلَّا قَالَ أَفْعَلْ وَلَا حَرَجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں کھڑے ہوئے تاکہ لوگ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کر سکیں۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا ”میں نے لاعلمی میں قربانی سے پہلے حجامت کروائی۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اب قربانی کرلو کوئی حرج نہیں۔“ دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! میں نے کنکریاں مارنے سے قبل لاعلمی میں قربانی کر لی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اب کنکریاں مارلو کوئی حرج کی بات نہیں۔“ غرض رسول اللہ ﷺ سے تقدیم اور تاخیر کے معاملے میں جو بھی سوال کیا گیا اس کے جواب میں آپ ﷺ نے یہی جواب ارشاد فرمایا ”اب کرلو کوئی حرج کی بات نہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 284 طواف زیارۃ کے بعد حج کی سعی ادا کرنی چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 231، 232، 233 کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ 285 حج کو حج اکبر اور قربانی کے دن (10 ذوالحجہ) کو یوم حج اکبر کہا جاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجُمَرَاتِ فِي الْحُجَّةِ الَّتِي حَجَّ فَقَالَ ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قَالُوا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ ((هَذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے روز (منیٰ میں) جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اس حج میں جو آپ ﷺ نے ادا کیا ارشاد فرمایا ”(لوگو!) یہ کون سا دن ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”قربانی کا دن۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ یوم حج اکبر ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 286 10 ذی الحجہ کو منیٰ میں نماز عید ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت: ذری جمرہ عقبہ قربانی، حجامت اور طواف زیارت کے مسائل بالترتیب آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

WWW.KITABOSUNNAT.COM

رَمَى الْجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کے مسائل

مَسْئَلہ 287 جمرہ عقبہ پر رمی کرنا واجب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ وَيَقُولُ ((لِنَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَذْرِي لَعَلِّي لَا أَخُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو قربانی کے دن اپنی اونٹنی پر بیٹھ کر جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے دیکھا ہے آپ ﷺ فرما رہے تھے ”مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس حج کے بعد دوسرا حج کرسکوں یا نہ کرسکوں؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کسی صورت میں رمی نہ کی جاسکے تو ایک دم (جانور کی قربانی) واجب ہوگا۔
② رسول ﷺ کے مذکورہ الفاظ لَعَلِّي لَا أَذْرِي کی وجہ سے آپ ﷺ کے حج کو حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

مَسْئَلہ 288 جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تبلیہہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 294 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلہ 289 جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا افضل وقت طلوع آفتاب کے بعد چاشت کا وقت ہے لیکن کسی عذر کی بناء پر 11 ذی الحجہ کی طلوع فجر تک کنکریاں مارنے کی رخصت ہے۔

مَسْئَلہ 290 ایام تشریق (11, 12, 13 ذی الحجہ) میں رمی جمار کا وقت زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتْ

الشَّمْسُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے روز جمرہ عقبہ کو دن چڑھے کنکریاں ماریں جبکہ اس کے بعد (ایام تشریق میں) دن ڈھلے ری فرمائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْتَلُّ أَيَّامَ مِنَى فَيَقُولُ ((لَا حَرَجَ)) فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ قَالَ ((لَا حَرَجَ)) فَقَالَ: رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ؟ قَالَ ((لَا حَرَجَ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ منیٰ میں لوگ رسول اکرم ﷺ سے سوال پوچھتے آپ ﷺ فرماتے ”کوئی حرج نہیں۔“ ایک آدمی نے پوچھا ”میں نے قربانی سے پہلے حجامت بنوائی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”کوئی حرج نہیں۔“ دوسرے آدمی نے پوچھا ”میں نے شام کے بعد (جرہ عقبہ کو) کنکریاں ماریں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کوئی حرج نہیں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① حوض کے ارد گرد بڑی ہوئی کنکریاں ری کے لئے استعمال کرنا جائز ہے البتہ جو کنکریاں حوض کے اندر گری ہوں انہیں دوبارہ ری کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں۔

② اگر کنکری ستون (جرہ) کو نہ لگے لیکن حوض کے اندر گرے تو ری درست ہوگی

③ اگر کنکری حوض کے اندر نہ گرے تو ری دوبارہ کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 291 سورج طلوع ہونے سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا منع ہے خواہ بوڑھے ہوں خواہ بچے خواتین ہوں یا مریض۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ: لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیف افراد کو رات کے وقت ہی منیٰ روانہ فرمادیا اور انہیں فرمایا ”جرہ عقبہ کو سورج طلوع ہونے سے پہلے کنکریاں نہ مارنا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے قبل ری کر لے تو اسے سورج طلوع ہونے کے بعد ری دوبارہ کرنی چاہئے۔

① کتاب الحج، باب بیان وقت استحباب الرمی

② کتاب المناسک الحج، باب الرمی بعد المساء

③ ابواب الحج، باب ما جاء فی تقديم الضعفة من جمع بلبل

مسئلہ 292 ہر جمرہ کو الگ الگ سات کنکریاں مارنی چاہئیں۔

مسئلہ 293 کنکری مارنے کے وقت ”اللہ اکبر“ کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ 294 جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دینا چاہئے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ رِذَفَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قربانی کے دن) میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کو سات (الگ الگ) کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے کے وقت ”اللہ اکبر“ کہا۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : منی بھر کا ایک ہی مرتبہ سات کنکریاں مارنا جائز نہیں ایسی صورت میں مسنون طریقے کے مطابق دوبارہ رمی کرنا چاہئے اگر یہ ممکن نہ ہو تو ایک دم (جانور کی قربانی) واجب ہوگی۔

مسئلہ 295 مکہ مکرمہ بائیں ہاتھ اور منی دائیں ہاتھ رکھتے ہوئے رمی کرنا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمَنِ عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ وَقَالَ هَكَذَا رَمَى الَّذِي أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب جمرہ عقبہ پر پہنچے تو بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں طرف اور منی کو دائیں طرف رکھتے ہوئے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں اور فرمایا ”اس طرح رمی کی اس ذات نے جس پر سورہ بقرہ نازل کی گئی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 296 جمرہ عقبہ کی رمی کے فوراً بعد واپس آ جانا چاہئے وہاں رکنا چاہئے نہ دعا مانگنی چاہئے۔

مسئلہ 297 جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رو ہو کر دعاء مانگنا مسنون ہے۔

① کتاب المناسک الحج ، باب التكبير

② کتاب الحج ، باب رمی الجمار بسبع حصيات

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجُمُرَةَ الَّتِي تَلَى الْمُنْحَرِ مَنْحَرٍ مِّنْ رَّمَاهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو بِطِيلِ الْوُقُوفِ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَلِدُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعُقْبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)

ابن شہاب زہری کہتے ہیں ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرہ کو نکریاں مارتے، جو منیٰ میں قربان گاہ کے نزدیک ہے (یعنی جمرہ اولیٰ) تو اسے سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ (دعاء کے لئے) اٹھاتے اور دیر تک اسی حالت میں وقوف فرماتے پھر دوسرے جمرے (یعنی جمرہ وسطیٰ) کے پاس آتے۔ اسے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت ”اللہ اکبر“ کہتے۔ پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ کے پاس آتے اسے سات کنکریاں مارتے اور اس کے پاس (دعاء کے لئے) وقوف نہیں فرماتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 298 رمی جمار کا مقصد اللہ کا ذکر اور اللہ کی عبادت کرنا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مَسْئَلَةٌ 299 رمی کے لئے کنکری کا حجم چنے کے دانے سے کچھ بڑا ہونا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجُمُرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو رمی جمار کرتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے جمرہ کو وہ کنکریاں ماریں جنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جاسکے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلَةٌ 300 چنے کے دانے سے زیادہ بڑی کنکریاں مارنا منع ہے۔

① کتاب المناسک الحج ، باب الدعاء بعد رمی الجمار

② کتاب الحج ، باب استحباب کون حصی الجمار بقدر حصی الخذف

مَسْئَلہ 301 سواری پر رمی کرنا جائز ہے۔

مَسْئَلہ 302

وقوف مزدلفہ کے بعد منیٰ روانہ ہونے سے پہلے صرف جمرہ عقبہ کی رمی کے لئے مزدلفہ سے سات کنکریاں چننا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةُ الْعَقْبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ((هَاتِ الْقُطُ لِي)) فَلَقَطْتُ لَهُ حَصِيَّاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ ((بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوُّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کی صبح مجھے فرمایا ”آؤ میرے لئے کنکریاں چنو۔“ اس وقت آپ ﷺ (مزدلفہ سے منیٰ جانے کے لئے) اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے آپ ﷺ کے لئے ایسی کنکریاں اکٹھی کیں جنہیں دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکا جاسکے۔ جب میں نے وہ کنکریاں آپ ﷺ کے ہاتھ میں رکھ دیں تو فرمایا ”ہاں! ایسی ہی کنکریاں ٹھیک ہیں۔ (اور یاد رکھو) دین میں مبالغہ کرنے سے بچو۔ تم سے پہلے لوگوں کو دین میں غلو (شدت) نے ہی ہلاک کیا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایام تشریق کے دوران رمی کے لئے کسی بھی جگہ سے کنکریاں لی جاسکتی ہیں۔

مَسْئَلہ 303 بچوں، بیماروں اور بوڑھوں کی طرف سے رمی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَلَبَّيْنَا عَنِ الصِّبْيَانِ وَرَمَيْنَا عَنْهُمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ بھی کہا اور ان کی طرف سے کنکریاں بھی ماریں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دوسروں کی طرف سے رمی کرنے والے آدمی کو پہلے اپنی رمی مکمل کرنی چاہئے۔ پھر دوسرے کی طرف سے کرنی چاہئے۔

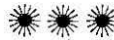
① کتاب المناسک الحج ، باب التقاط الحصى

② کتاب المناسک ، باب الرمی عن الصبیان

② یہ ضروری نہیں کہ رمی کرنے والائیں جمرات کی رمی مکمل کر کے پھر دوسرے کی طرف سے شروع کرے بلکہ ایک ہی جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے رمی مکمل کرے اور پھر دوسرے کی طرف سے۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے جمرے پر رمی مکمل کرنی چاہئے۔

رمی سے متعلق غیر مسنون افعال

- ① ایام تشریق کی رمی کے لئے مزدلفہ سے کنکریاں چننا۔
- ② رمی سے قبل کنکریوں کو دھونا۔
- ③ سات کنکریاں بیک وقت مارنا۔
- ④ رمی کے وقت اللہ اکبر کے بعد رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمَانِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حَجًّا مَبْرُورًا کے الفاظ کہنا۔
- ⑤ قدرت کے باوجود رمی خود نہ کرنا۔
- ⑥ رمی کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ شیطان کو مار رہے ہیں۔
- ⑦ رمی کے لئے پتھر یا جو تے استعمال کرنا۔
- ⑧ رمی کرتے وقت شیطان کو گالیاں دینا۔
- ⑨ رمی کے لئے جاتے ہوئے ادعیہ اذکار کی بجائے ہنگامہ اور شور و غل کرتے ہوئے جانا۔
- ⑩ جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ کی رمی کے بعد دعا ترک کرنا۔



النَّحْرُ

قربانی کے مسائل

مسئلہ 304

حج قرآن اور حج تمتع کرنے والوں پر قربانی کرنا واجب ہے جو قربانی نہ کر سکے اسے حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات (کل دس) روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ..... فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيُطَفِّ بِالنَّبِيِّ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيَهْلُ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدًيًا فَلْيُضْمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا ”تم میں سے جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لایا وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔ صفا و مروہ کی سعی کرے اور بال کنوا کر احرام کھول دے پھر (8 ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے (یعنی استطاعت نہ رکھے) وہ حج کے دنوں میں تین اور گھر واپس جا کر سات روزے رکھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① حج افراد کرنے والے کے لئے قربانی کرنا ضروری نہیں چاہے کرے چاہے نہ کرے ② حج کے دنوں میں تین روزے عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی بھی وقت رکھے جاسکتے ہیں اگر عید سے قبل روزے نہ رکھے جاسکیں تو ایام تشریق (11، 12، 13 ذی الحجہ) میں رکھے جاسکتے ہیں۔ یاد رہے کہ عام حالت میں حاجی اور غیر حاجی سب کے لئے ایام تشریق میں روزے رکھنا منع ہیں۔ ③ گھر واپس جا کر سات روزے مسلسل یا الگ الگ رکھنا دونوں طرح جائز ہے ④ اگر کوئی شخص قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور وہ ان حج یا عمرہ کے دنوں میں تین روزے رکھنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو تو اسے اپنے گھر پہنچ کر دس روزے مکمل کرنے چاہئیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

① کتاب الحج باب من ساق البدن معه

منیٰ یا مکہ میں کسی بھی جگہ حج کی قربانی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 305

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٍ وَكُلُّ مَنًى مَنَحَرٍّ وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٍ وَكُلُّ فِجَاجٍ مَكَّةَ طَرِيقٌ وَمَنَحَرٌّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (صحيح)
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ساراء عرفات موقف ہے ساراء منیٰ قربان گاہ ہے۔ ساراء مزدلفہ موقف ہے۔ مکہ کی ساری گلیاں راستہ اور قربان گاہ ہیں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : دم کی قربانی بھی منیٰ اور مکہ سے باہر کرنی جائز نہیں۔

دن قربانی کرنا جائز ہے۔

مسئلہ 306

10 ذی الحجہ کی صبح سے لے کر 13 ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک چار
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (حسن)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایام تشریق کے تمام دن قربانی کے دن ہیں۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے لیکن اگر کوئی شخص کسی وجہ سے کنکریاں مارنے سے قبل قربانی کر لے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ 307

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 290 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جانور ذبح کرنے کے آداب۔

مسئلہ 308

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ نُؤَارِيَ عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ ((إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (صحيح)
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (جانور ذبح کرنے سے قبل) چھری تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ کہ چھری کو جانور سے چھپایا جائے اور جب ذبح کرنا ہو تو جلدی جلدی

① کتاب المناسک ، باب الصلاة بجمع

② سلسلة الاحادیث الصحيحة للالبانی ، الجزء الخامس ، رقم الحدیث 2476

③ ابواب الذبائح اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح

ذبح کیا جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 309 قربانی کے وقت جانور کا منہ قبلہ کی طرف کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ 310 قربانی سے قبل بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ کہنا

مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيدِ كَبْشَيْنِ ثُمَّ قَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِلَيَّ وَجْهَهُ وَلِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمِّهِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

(صحیح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے روز دو مینڈھے ذبح کئے۔ دونوں کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر کے یہ آیت پڑھی میں نے اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں ہرگز مشرکوں سے نہیں ہوں۔ (سورہ انعام آیت نمبر 78) بے شک میری نماز اور میری قربانی میرا جینا اور مرنا صرف اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا ہوں۔ (سورہ انعام آیت نمبر 162, 163) (مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ نے یہ کلمات ارشاد فرمائے) یا اللہ! یہ جانور تو نے ہی دیا تھا اور تیرے ہی نام پر میں نے اسے قربان کیا ہے۔ محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ایک صحیح حدیث میں یہ لفظ بھی ہیں (اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں یا اللہ سے آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔ (ابوداؤد کتاب الاضاحی باب بالیستحب من الضحایا) لہذا قربانی کرتے وقت اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا کے الفاظ کہنا بھی مسنون ہیں۔

مسئلہ 311 دوسرے سے قربانی کروانی جائز ہے لیکن خود کرنا افضل ہے۔

مسئلہ 312 استطاعت کے مطابق ایک سے زیادہ قربانی دینا بھی مسنون ہے۔

مسئلہ 313 اپنے جانور کی قربانی سے گوشت خود کھانا مسنون ہے۔

مسئلہ 314 قربانی کا سارا گوشت استعمال کرنا ضروری نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوُذَاعِ قَالَ..... ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمُنْحَرَفِ فَحَرَّ ثَلَاثًا وَسِتِينَ بَيْدَهُ ثُمَّ اعْطَى عَلِيًّا فَحَرَّ مَا غَيْرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيئَةٍ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَصْعَةٍ فَجَعَلَتْ فِي قِدْرِ قُطْبَحَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ (رمی کے بعد) نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی اونٹ (37) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ ﷺ نے ہر اونٹ سے گوشت کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا جسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 315 قربانی کے لئے موٹا تازہ اور عمدہ جانور خریدنا چاہئے۔

مسئلہ 316 خسی جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ 317 کسی دوسرے زندہ یا فوت شدہ شخص کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی قربانی کرنے کا ارادہ فرماتے تو دو موٹے تازے سینگوں والے سیاہ رنگ دار خسی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کی توحید کی گواہی دینے والے اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کے قائل ہیں اور دوسرا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ذبح کرتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 318 قربانی کی بجائے اس کی قیمت صدقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔



① کتاب الحج، باب الحجۃ النبی ﷺ

② ابواب الاضاحی، باب الاضاحی رسول اللہ ﷺ

الْحَلْقُ وَالْتَقْصِيرُ

سرمنڈوانے اور بال کٹوانے کے مسائل

مسئلہ 319 10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد سرمنڈوانا یا سر کے بال کٹوانا واجب ہے۔

مسئلہ 320 پہلے سر کا دایاں حصہ پھر بایاں حصہ منڈوانا مستحب ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 282 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② حلق یا تقصیر ترک کرنے پر ایک دم (کم یا مٹلی میں) دینا واجب ہے۔

مسئلہ 321 اگر کسی عذر یا بھول چوک یا لاعلمی کی وجہ سے قربانی سے پہلے حجامت

کروالی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 283 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 322 حلق یا تقصیر کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا هَدٰنَا وَاَنْعَمَ عَلٰیْنَا اَللّٰهُمَّ

هٰذِهِ نَاصِيَتِيْ بِبِدْكَ کے الفاظ سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 323 خواتین کو انگشت بھر بال خود یا کسی محرم سے کٹوانے چاہئیں۔

مسئلہ 324 خواتین کے لئے سر کے سارے بال منڈوانا یا کٹوانا منع ہے۔

وضاحت : ① حدیث مسئلہ نمبر 371 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

② بال کٹواتے ہوئے خواتین کو پردے کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے۔

مسئلہ 325 سر کے مختلف حصوں سے تھوڑے تھوڑے بال کاٹ کر احرام اتارنا

سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 326 حلق یا تقصیر کے لئے قبلہ رو بیٹھنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 327 سر کا کچھ حصہ منڈوانا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ؟ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيَتْرَكُ بَعْضٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے (حدیث کے ایک راوی) نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ (دوسرے راوی) سے پوچھا ”قزع کا کیا مطلب ہے؟“ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”سر کا کچھ حصہ مونڈ دینا اور کچھ چھوڑ دینا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 328 اگر کوئی مرد یا عورت سعی کے بعد بال کٹوانے کے بعد احرام اتارنا چاہے اس بال کٹوا لینے چاہئیں اور بال کٹوانے کے بعد احرام اتارنا چاہے اس صورت میں کوئی دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ 329 اگر کوئی مرد یا عورت بال کٹوائے بغیر بھول کر احرام اتار دے تو یاد آنے پر اسے دوبارہ احرام باندھ کر بال کٹوانے چاہئیں اور پھر احرام اتارنا چاہے۔ اس صورت میں بھی کوئی دم یا فدیہ نہیں ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْذَاقُطْنِيُّ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے میرے امت کی بھول چوک کو معاف فرمادیا ہے اور جو کام زبردستی کرائے جائیں وہ بھی معاف ہیں۔“ اسے حاکم اور ذاقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 330 بال کٹوانے سے بال منڈوانا افضل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلِلْمَقْصِرِينَ؟ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلِلْمَقْصِرِينَ؟ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلِلْمَقْصِرِينَ؟ قَالَ ((وَالْمَقْصِرِينَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر
② ارواء الغلیل، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 83
③ کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کسی سوال کے جواب میں) فرمایا ”اللہ! سرمندوانے والوں کی مغفرت فرما۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! (سرمندوانے والوں کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ”یا اللہ! سرمندوانے والوں کی مغفرت فرما۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! بال کٹوانے والوں کے لئے بھی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔“ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا ”یا اللہ! سرمندوانے والوں کی مغفرت فرما۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! بال کٹوانے والوں کے لئے بھی مغفرت کی دعا فرمائیں۔“ تب آپ ﷺ نے (چوتھی مرتبہ) ارشاد فرمایا ”یا اللہ! بال کٹوانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 331 حجامت کرانے کے بعد ناخن ترشوانا مستحب ہے۔

قَالَ ابْنُ مُنْذِرٍ ثَبَتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ قَلَّمَ ظَفَارَهُ . ذَكَرَهُ فِي فَهْمِ السُّنَّةِ ①
ابن منذر کہتے ہیں یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سرمندایا تو اپنے ناخن بھی ترشوائے۔ یہ روایت فقہ السنہ میں ہے۔

مسئلہ 332 حلق یا تقصیر کے بعد محرم کے لئے بیوی کے سوا تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں، مثلاً خوشبو لگانا، بے کپڑے پہننا، شکار کرنا وغیرہ۔ شرعی اصطلاح میں اسے ”تحلل اول“ کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُطَوَّفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ شریف کا طواف (زیارت) کرنے سے پہلے خوشبو لگائی۔ اس خوشبو میں مشک شامل تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حلق یا تقصیر کے بعد حلال ہونے کو شرعی اصطلاح میں تحلل اول کہا جاتا ہے اور تحلل ثانی طواف زیارت کے بعد ہوتا ہے جس میں بیوی بھی حلال ہو جاتی ہے۔



① کتاب الحج ، باب الحلق والتقصير

② کتاب الحج ، باب استحباب الطيب قبل الاحرام

طَوَافُ الزِّيَارَةِ

طواف زیارت کے مسائل

مسئلہ 333 10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد مکہ مکرمہ آ کر طواف زیارت (یا طواف افاضہ) کرنا فرض ہے۔

مسئلہ 334 طواف زیارت کے بعد آب زمزم پینا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ..... أَنَّ النَّبِيَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَقَاضَ إِلَى الْبَيْتِ فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ فَقَالَ ((انْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا أَنِّي يُغَلِّبُكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلُّوا فَشَرِبَ مِنْهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع والی حدیث میں روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے۔ اونٹ ذبح کئے پھر اونٹنی پر سوار ہو کر مکہ مکرمہ تشریف لائے اور طواف افاضہ کیا۔ ظہر کی نماز مکہ میں ادا کی اس کے بعد بنی عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جو لوگوں کو زمزم پلا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا ”اے بنو عبدالمطلب! خوب پانی نکالو (اور لوگوں کو پلاؤ) اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ (میرے پانی نکال کر پینے یا پلانے کے بعد) لوگ (خود پانی نکالنے کی سنت ادا کرنے کے لئے) تم سے ڈول زبردستی حاصل کر لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی نکالتا۔“ تب بنی عبدالمطلب کے لوگوں نے پانی کا ایک ڈول (نکال کر) آپ ﷺ کو دیا اور آپ ﷺ نے اس سے پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① کسی شرعی عذر کی وجہ سے 10 ذی الحجہ کو طواف زیارت نہ کیا جاسکے تو 11، 12، 13 ذی الحجہ تک کسی بھی دن کیا جاسکتا ہے۔ اس تاخیر پر کوئی فدیہ یا دم نہیں ② طواف زیارت موخر کرنے کی صورت میں 12 یا 13 ذی الحجہ کو طواف زیارت اور طواف وداع دونوں کی نیت سے ایک ہی طواف کر لیا جائے تو کافی ہوگا۔ اللہ اعلم ③ طواف زیارت چونکہ حج کا رکن ہے اس لئے ادا نہ کرنے پر اس کا کفارہ لازم یا فدیہ ہے۔ اسے اس کی تلاقی نہیں ہوتی ④ طواف زیارت کے بغیر حاضہ کا اس نیت سے طواف ⑤

جدہ یا ریاض وغیرہ چلے جاتا کہ حیض کے بعد واپس آ کر طواف زیارت کر لے گی جائز نہیں۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 150) (۱) وہ خاتون جو طواف زیارہ سے قبل حائضہ ہو جائے اور کسی ایسے دور دراز ملک سے آئی ہو جہاں سے دوبارہ واپس آنا ممکن نہ ہو اور وہ خاتون کہ میں رہ کر انتظار بھی نہ کر سکتی ہو تو ایسے خاتون کے لئے اہل علم نے مضبوط لکھنٹ باندہ کر حالت حیض میں طواف زیارہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

مسئلہ 335

طواف زیارت کے بعد احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں حتیٰ کہ بیوی سے تعلق کی پابندی بھی ختم ہو جاتی ہے۔ شرعی اصطلاح میں اسے ”تحلل ثانی“ کہا جاتا ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 154 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 336

طواف زیارت میں رمل درست نہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَرْمَلْ فِي السَّعْيِ الَّذِي أَقْضَى فِيهِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں فرمایا۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 337

10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 283 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 338

8 ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طواف زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔



ایام التَّشْرِیق

ایام تشریق کے مسائل

مَسْئَلہ 339

طواف افاضہ کے بعد منیٰ واپس آنا ضروری ہے۔

مَسْئَلہ 340

اجرو ثواب کے اعتبار سے ایام تشریق سال کے باقی تمام دنوں سے زیادہ افضل ہیں۔

مَسْئَلہ 341

ایام تشریق کی تمام راتیں منیٰ میں بسر کرنی واجب ہیں۔

مَسْئَلہ 342

ایام تشریق میں روزانہ تینوں جمروں (جرمہ اولیٰ، جرمہ وسطیٰ اور جرمہ عقبہ) کو بالترتیب زوال آفتاب کے بعد کنکریاں مارنی واجب ہیں۔

مَسْئَلہ 343

جرمہ اولیٰ اور جرمہ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعاء کرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرُ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَنْى فَمَكَتْ بِهَا لَيْلَى أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَى الْجُمُوعَةِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلُّ جُمُوعَةٍ بِسَبْعِ حَصَبَاتٍ يَكْبُرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَوْمَى الثَّالِثَةِ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۝ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دن کے دوسرے حصہ میں طواف افاضہ کیا اور ظہر کی نماز بھی ادا فرمائی پھر واپس تشریف لائے اور ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں ہی گزاریں (اس دوران) زوال آفتاب کے بعد (تینوں) جمرات کو کنکریاں ماریں ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری مارتے وقت ”اللہ اکبر“ کہتے۔ پہلے (جرمہ اولیٰ) اور دوسرے جرمہ (جرمہ وسطیٰ) کے پاس دیر تک

قیام کیا اور آہ وزاری (سے دعاء) کرتے رہے۔ تیسرے جمرہ (جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مارنے کے بعد آپ ﷺ نے وقوف نہیں فرمایا۔ اسے البوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① اگر کوئی شخص 11، 12، 13 ذی الحجہ (تین ایام) منیٰ میں بسر نہ کرنا چاہے تو 11، 12 کے دو دن بسر کرنے کے بعد واپس آ سکتا ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 33)

② 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنے والے حجاج کو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل آنا چاہئے اگر منیٰ میں سورج غروب ہو گیا اور 13 ذی الحجہ کی رات شروع ہو گئی تو 13 ذی الحجہ کی کنکریاں مارنا بھی واجب ہو جائے گا۔

③ ایام تشریق میں زوال سے پہلے کی گئی ری دہرائی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

④ تینوں جمرات کی بالترتیب ری کرنا واجب ہے اگر ترتیب میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ درست ترتیب کے ساتھ ری کرنی چاہئے یا اس کی جگہ ایک جانور کی قربانی دینی چاہئے۔

⑤ بلاعذر ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں نہ گزارنے پر دم واجب ہے۔

⑥ 12 ذی الحجہ کو ری کرنے سے قبل منیٰ چھوڑنا منع ہے ایسا کرنے والے پر دم واجب ہوگا۔

⑦ شرعی عذر کی بناء پر 11 ذی الحجہ کی ری 12 ذی الحجہ کے ساتھ کرنی جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 344

کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایام تشریق کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی رخصت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْتَئِمَ بِمَكَّةَ لِيَأْتِيَ مِنْهُ مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأْذَنَ لَهُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حاجیوں کو پانی پلانے کے لئے ایام تشریق کی راتیں مکہ میں گزارنے کی اجازت رسول اللہ ﷺ سے طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 345

منیٰ میں ایام تشریق کے دوران اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكَلٍ وَ شُرْبٍ)) وَفِي رَوَايَةٍ وَذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت نبیہ ہذلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایام تشریق کھانے پینے کے دن

① کتاب الحج ، باب وجوب المبيت بمنى ليالي ايام التشریق

② مختصر صحيح مسلم ، لالباني ، كتاب الصيام ، باب كراهية الصيام ايام التشریق

ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ یہ اللہ کو یاد کرنے کے دن ہیں، "سے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمَ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيهِنَّ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ فَكثُرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا کوئی اور دن نہیں۔ جس میں کئے گئے اعمال اللہ تعالیٰ کو (ان دنوں کے اعمال کے مقابلے میں) زیادہ محبوب ہوں۔ لہذا ان دنوں میں کثرت سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اور الْحَمْدُ لِلَّهِ کہو۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ایام تشریق میں درج ذیل الفاظ سے تکبیر و تہلیل فرمایا کرتے۔ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (ابن ابی شیبہ)

مسئلہ 346 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنا ہو تو اسی روز 13 ذی الحجہ کو رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 347 طواف وداع کے بعد رمی کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 348 ایام تشریق کے دوران روزانہ نفل طواف کرنا مستحب ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ كُلَّ لَيْلَةٍ مَا دَامَ بِمَنَى . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (ایام تشریق کے دوران) جب تک منیٰ میں رہے روزانہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے رہے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 349 ایام تشریق کے دوران تمام نمازیں مسجد خیف میں ادا کرنا مستحب ہے۔

① منقی الاخبار، کتاب العیدین، باب الحث علی الذکر والطاعة فی ایام العشر وایام التشریق

② کتاب المعج، باب زیارة البیت کل لیلۃ من لیلالی منی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ يَوْمًا
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۷۰ روز مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام نے نماز ادا فرمائی۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 350 جو متمتع یا قارن حاجی قربانی نہ دے سکے وہ ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْمَنَ
إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْىَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس (حاجی) کے جو قربانی نہ دے سکے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



① تحذیر المساجد من اتخذ القبور مساجد للالبانی ، ص 72-73 ، الطبعة الرابعة

② کتاب الصیام ، باب صیام ، ایام التشریق

طَوَافُ الْوَدَاعِ

طواف وداع

مسئلہ 351 حج مکمل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے سے قبل طواف وداع کرنا واجب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْفِرُونَ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ (حج ادا کرنے کے بعد) جدھر چاہتے چلے جاتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کوئی شخص اس وقت تک نہ جائے جب تک آخری بار طواف نہ کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

وضاحت : ❶ طواف وداع ترک کرنے پر ایک دم واجب ہے۔ (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر 123)

❷ 12 ذمی الحج کو طواف وداع ادا کر نیلے بعد ذمی آ کر رمی کرنا درست نہیں۔

❸ اہل جدہ یا اہل طائف کا 12 ذمی الحج کو منی سے ہی جدہ یا طائف اس نیت سے عدا واپس چلے جانا تا کہ ہجوم کم ہونے کے بعد واپس آ کر طواف وداع ادا کر لیں گے جائز نہیں۔ ایسا کرنے پر ایک دم واجب ہوگا۔

❹ اہل جدہ یا اہل طائف میں سے اگر کوئی شخص لاعلمی کی بنیاد پر طواف وداع ادا کئے بغیر جدہ یا طائف چلے جائیں تو وہ واپس آ کر طواف وداع کر سکتے ہیں جس پر دم نہیں۔

❺ طواف وداع صرف اسی وقت ادا کرنا چاہئے جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو رات کے وقت طواف وداع کر سکیں و سرسبزوں کو درست نہیں۔

❻ عمرہ ادا کرنے کے بعد طواف وداع کرنا واجب نہیں، مستحب ہے۔

❼ مکہ کے لوگ طواف وداع سے مستثنیٰ ہیں۔

مسئلہ 352 حائضہ کو طواف وداع کے بغیر مکہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِم بِالْبَيْتِ إِلَّا

أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرَأَةِ الْحَائِضِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ (مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے) ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہو۔ البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت دی ہے (کہ وہ طواف کئے بغیر مکہ مکرمہ سے چلی جائے) اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں باہر نکلنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 353



حَجُّ النِّسَاءِ

خواتین کا حج

عورت اگر خود مالدار ہو تو اس پر حج فرض ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ 354

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

خواتین پر حج فرض ہونے کے لئے مالی استطاعت کے علاوہ محرم کا ساتھ ہونا بھی شرط ہے۔

مسئلہ 355

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 37 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کسی عورت کا غیر محرم مرد کو محرم بنا کر حج کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 356

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے دورانِ عدت حج کا سفر کرنا منع ہے۔

مسئلہ 357

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 40 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کسی عورت کا محرم کے بغیر خواتین کے گروپ میں شریک ہو کر حج کا سفر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 358

خواتین کو حج کا ثواب جہاد کے برابر ملتا ہے۔

مسئلہ 359

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 7 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

حج یا عمرہ کے لئے آنے والی خواتین کو احرام باندھنے کے لئے حالت

مسئلہ 360

حیض یا نفاس میں بھی غسل کرنا چاہئے بشرطیکہ باری کا خوف نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَتَيْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَنِيسٍ بِمُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ بِامْرَأَتِهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلُ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شجرہ کے مقام پر حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے باعث حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حالت نفاس میں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسماء رضی اللہ عنہا (اپنی بیوی) سے کہیں غسل کر کے احرام باندھ لیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 361 عورت حالت حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام ارکان حج ادا کر سکتی ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 159 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 362 عورت کا حالت احرام میں سر کے بالوں کو باندھنا یا احرام کے لئے خصوصی لباس سلوانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 363 حالت احرام میں عورت کو ممکن حد تک پردہ کا اہتمام کرنا چاہئے وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 158 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 364 عورت کے لئے طواف قدم میں رٹل سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 365 دوران سعی عورت کا ملین اخضرین (سبز ستونوں) کے درمیان بھاگنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 366 عورت کے لئے سارے سر کے بال کتروانا یا منڈوانا منع ہے اسے صرف دو انگلی کے برابر بال کتروانے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عورتیں سر نہ

❶ کتاب الحج ، باب احرام النفساء

❷ کتاب المناسک ، باب الحلق والتقصير

منڈوائیں بلکہ صرف بال کٹوائیں۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 367 حج ادا کرنے والی حائضہ خواتین کو طواف و داع نہ کرنے کی رخصت ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 352 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 368 عورت کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج ادا کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ كَانَتْ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا مَالٌ فَلَا يَأْذَنُ لَهَا فِي الْحَجِّ قَالَا ((لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس کا شوہر ہے اور عورت خود مالدار ہے۔ شوہر اسے (نفلی) حج کی اجازت نہیں دیتا اس عورت کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ایسی عورت کو شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر نہیں جانا چاہئے۔“ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔



حَجُّ الصَّبِيِّ

بچہ کالج

مسئلہ 369 نابالغ بچوں کو حج کروانا چاہئے اس کا ثواب بچے کے علاوہ والدین کو بھی ملتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَجُلًا بِالرُّوحَاءِ فَقَالَ ((مَنْ الْقَوْمُ؟)) قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ ((رَسُولُ اللَّهِ)) فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روحاء کے مقام پر ایک قافلے سے ملے آپ ﷺ نے پوچھا ”تم کون لوگ ہو؟“ انہوں نے جواب دیا ”ہم مسلمان ہیں۔“ پھر قافلہ والوں نے پوچھا ”آپ کون ہیں؟“ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا ”میں اللہ کا رسول ہوں۔“ قافلہ میں سے ایک خاتون اپنے بچے کو اٹھا لائی اور آپ ﷺ سے پوچھا ”کیا اس بچے کا حج ہو جائے گا؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہاں! ہو جائے گا اور ثواب تمہیں ملے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① میقات پر پہنچ کر بچے کے سر پرست کو بچے کی طرف سے نیت کرنی چاہئے کہ میں اس بچے کو عمرہ بناتا ہوں ② اگر بچہ (لڑکا) سمجھدار ہو تو اسے احرام کی چادریں پہنانی چاہئیں اگر بچہ کم سن یا شیرخوار ہو تو اس کے کلمے پڑھائے جائیں یا اگر بچہ بڑھاپا ہو تو اسے احرام کی چادریں لپیٹ لیتا چاہئے یہی اس کا احرام ہوگا ③ حسب ضرورت بچے کو حالت احرام میں بلاسنگ کی نیکری یا عکمر وغیرہ لگانا جائز ہے ④ بچے کی طرف سے ان کے کسی ایک سر پرست کو تبلیہ کہنا چاہئے ⑤ بچے کو اٹھا کر طواف یا سعی کی جائے تو حامل اور محمول دونوں کی بیک وقت سعی ہو جاتی ہے ⑥ طواف کے بعد بلاشعور بچے کو مقام ابراہیم پر در رکعت نماز پڑھوائی چاہئے ⑦ طواف کے بعد بچے کو بھی زمزم پلانا چاہئے ⑧ سعی کے بعد بچے کا طلق یا تضرع کر دانا چاہئے ⑨ ایام حج میں بچے کے سر پرست کو بچے کی طرف سے ری کرنا چاہئے ⑩ ہر بچے کی طرف سے حسب احکام حج الگ الگ قربانی دینی ضروری ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

مسئلہ 370 بچے کی طرف سے احرام کی خلاف ورزی یا کسی دوسری غلطی پر کوئی دم یا

فدیہ نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 36 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 371

بچپن میں حج کرنے والے بچوں کو بلوغت کے بعد حج فرض ہونے پر

دوبارہ حج کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَيُّمَا صَبِيٍّ حَجَّ ثُمَّ بَلَغَ الْحِنْتَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى وَأَيُّمَا عَبْدٍ ثُمَّ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ أَنْ يُحُجَّ حَجَّةً أُخْرَى)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو بچہ حج کرے پھر بالغ ہو جائے تو (استطاعت ملنے پر) اسے دوبارہ حج کرنا چاہئے اور جس غلام نے حج کیا پھر آزاد کیا گیا تو اسے (استطاعت ملنے پر) دوبارہ حج کرنا چاہئے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔



الْحَجُّ عَنِ الْغَيْرِ

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کے مسائل

(۱) الْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ

زندہ آدمی کی طرف سے حج کرنا

مسئلہ 372 صاحب استطاعت لیکن بوڑھا، کمزور، مفلوج یا دائمی مریض اپنے مال

میں سے کسی ایسے شخص کو حج کرا دے جو پہلے اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، تو اس معذور شخص کا حج ادا ہو جائے گا۔ اسے حج بدل کہتے ہیں۔

مسئلہ 373 اگر کوئی شخص اپنے مال میں سے کسی دوسرے زندہ شخص کی طرف سے

نقلی حج ادا کرے تو اس کا اجر و ثواب حج کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا ہے، دونوں کو ملے گا۔ ان شاء اللہ!

مسئلہ 374 عورت، مرد کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمِهِ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتْبَعَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَاحُجُّ عَنْهُ قَالَ ((نَعَمْ)) وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ (حج کے موقع پر) نبی اکرم ﷺ

کے پیچھے سوار تھے۔ قبیلہ شعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھنے لگی۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ (ہاتھ سے پکڑ کر) دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، میرا باپ بوڑھا ہے، سواری پر سوار نہیں ہو سکتا، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر سکتی ہوں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں! کر سکتی ہو۔“ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟)) قَالَ : أَخِي أَوْ قَرِيبِي لِي قَالَ ((حَاجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو شبرمہ کی طرف سے لبیک کہتے سنا تو پوچھا ”شبرمہ کون ہے؟“ اس نے عرض کیا ”میرا بھائی! یا کہا ”میرا قریبی رشتہ دار۔“ آپ ﷺ نے پوچھا ”کیا تو نے اپنا حج کیا ہے؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پہلے اپنا حج ادا کرو پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 375 زندہ صاحب استطاعت اور صحت مند آدمی کی طرف سے حج بدل ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 376 حج بدل میں میقات پر پہنچ کر احرام باندھتے وقت حج کروانے والے کا نام لینا چاہئے لیکن اگر یاد نہ رہے تو حج میں کوئی نقص واقع نہیں ہوگا۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 381 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 377 کسی دوسرے شخص کی طرف سے عمرہ یا حج ادا کرنے کی نیت سے احرام باندھ لیا جائے تو پھر اس عمرہ یا حج کو کسی تیسرے شخص کے نام سے ادا کرنا جائز نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 25 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج کے علاوہ عمرہ کرنا بھی جائز ہے
اس کا اجر و ثواب حج و عمرہ کرنے والے اور جس کی طرف سے کیا گیا
ہے دونوں کو ملے گا۔ انشاء اللہ!

مسئلہ 378

عَنْ أَبِي رَزِينٍ بْنِ عَقِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا
يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالْطُّغْنُ؟ قَالَ ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرَ)) (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ❶)

(صحیح)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول
اللہ ﷺ! میرا باپ بوڑھا ہے حج کی طاقت نہیں رکھتا نہ عمرہ کی اور نہ ہی اونٹ پر سوار ہونے کی“ (اس
کے لئے کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اپنے باپ کی طرف سے حج اور عمرہ کر۔“ اسے نسائی
نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کرنا ہو تو ایک وقت میں صرف ایک آدمی کی طرف سے ہی عمرہ یا حج کی نیت کرنی
چاہئے۔ واللہ اعلم بالصواب!

(ب) الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے حج ادا کرنا

حج کی نذر ماننے والا شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے
ورثاء اس کی طرف سے حج ادا کریں تو مرنے والے کی نذر پوری ہو
جائے گی خواہ مرنے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

مسئلہ 379

صاحب استطاعت شخص اگر حج کئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے
ورثاء اس کے مال میں سے حج ادا کریں تو فوت ہونے والے شخص کا

مسئلہ 380

فرض حج ادا ہو جائے گا خواہ فوت ہونے والا وصیت کرے یا نہ کرے۔

مرد، عورت کی طرف سے حج ادا کر سکتا ہے۔

مسئلہ 381

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ :
إِنْ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا ؟ قَالَ ((نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ
لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ أَقْضُوا لِلَّهِ فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ”میری ماں نے حج کی نذر مانی تھی لیکن مرنے سے قبل حج نہیں کر سکی کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! اس کی طرف سے حج کرو ہاں! دیکھو اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ کا قرض ادا کرو۔ اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَأَتَى أَخُوَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَتَهُ ؟)) قَالَ :
نَعَمْ أَقَالَ ((فَأَقْضُوا لِلَّهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی فوت ہوئی تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا ادا کرتا؟“ اس نے کہا ”ہاں، یا رسول اللہ ﷺ!“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تو پھر اللہ کا قرض ادا کرو اور اللہ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔



① کتاب الحج ، باب الحج والنذور عن الميت و.....

② کتاب المناسک ، باب الحج عن الميت والذى نذر ان يحج

حُرْمَةُ مَكَّةِ الْمُكْرَمَةِ

مکہ مکرمہ کی حرمت کے مسائل

مَسْئَلہ 382 شہر مکہ کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے روز سے ہی قابل احترام بنایا ہے۔

مَسْئَلہ 383 حرم مکہ کی حدود میں کسی جانور کا شکار کرنا، شکار کو ڈرانا یا اس کا پیچھا کرنا منع ہے۔

مَسْئَلہ 384 حرم مکہ میں از خود اگنے والے درختوں، پودوں اور ہری گھاس کو کاٹنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ ((إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْصَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنْفَرُ صَيْدُهُ وَلَا يُلْقَطُ إِلَّا مَنْ عَرَفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خِلَافَهَا)) فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِيُؤْيِبَهُمْ فَقَالَ ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش کے دن سے ہی اس شہر کو محترم ٹھہرایا ہے اور وہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حرمت سے قیامت تک محترم رہے گا مجھ سے پہلے کسی کے لئے اس شہر میں قتال حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی بھر کے لئے حلال ہوا تھا پس وہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حرمت کے تحت قیامت تک کے لئے قابل احترام شہر ہے لہذا اس (میں از خود اگے ہوئے درخت) کا کاٹنا نہ توڑا جائے نہ اس میں شکار

بھگایا جائے نہ اس میں گری پڑی چیز اٹھائی جائے ہاں البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اسے (مالک تک) پہنچائے اس کی (خودرو) سبز گھاس نہ کاٹی جائے۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اؤخر (کی اجازت دے دیجئے) کہ یہ لوگوں کے چولہوں (میں جلانے کے لئے) اور کھروں (میں چھتوں میں ڈالنے کے لئے) استعمال ہوتی ہے۔“ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اس کی اجازت ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 385

حرم مکہ کی حدود کا تعین حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حرم مدنی کی حدود کا تعین رسول اکرم ﷺ نے کیا ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ وَالنَّجْدَ حَرِّمَ مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا)) يُرِيدُ الْمَدِينَةَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں دونوں سیاہ پتھروں والے ٹیلوں کے درمیان والی جگہ یعنی مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم کی جو حدود متعین فرمائیں وہ درج ذیل ہیں۔ شمال کی طرف مکہ مکرمہ سے چار میل (معجم تک) مشرق کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً دس میل (ہرانیک) شمال مشرق کی طرف مکہ مکرمہ سے تقریباً نو میل (وادی غلہ تک) مغرب کی طرف مکہ مکرمہ سے آٹھ میل حدیبیہ (یا نام قمیسی) تک۔ حکومت نے علامت کے طور پر چاروں سمتوں میں مذکورہ مقامات پر سفید ستون بنائے ہوئے ہیں۔

مسئلہ 386

مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا محبوب ترین شہر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ بْنِ حَمْرٍ الزُّهْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحِزْوَةِ فَقَالَ ((وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أَخْرَجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ)) . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عدی حمراء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حِزْوَرہ کے اوپر کھڑے دیکھا ہے ”اللہ کی قسم!“ (اے مکہ!) تو اللہ کی ساری زمین سے بہتر ہے اور اللہ کو سب سے زیادہ

① کتاب الحج ، باب فضل المدينة و دعا

② ابواب المناقب ، باب فی فضل مکة

محبوب ہے۔ اگر میں یہاں سے نکالنا چاہتا تو میں کبھی یہاں سے نہ نکلتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَكَّةَ ((مَا أَطْيَبَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبُّ إِلَيَّ وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ①

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مخاطب ہو کر فرمایا ”تو کیا ہی اچھا شہر ہے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے علاوہ کسی دوسری جگہ سکونت اختیار نہ کرتا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 387 دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أُنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی شہر ایسا نہیں ہے جس میں دجال کا گزرنہ ہو سوا مکہ اور مدینہ کے۔ ان کے تمام راستوں پر فرشتے صف در صف پہرہ دے رہے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 388 مکہ مکرمہ میں بلا ضرورت ہتھیار لے کر چلنا منع ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَحِلُّ لَأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی شخص کے لئے مکہ میں ہتھیار اٹھانا جائز نہیں ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 389 مکہ مکرمہ کی مسجد الحرام، میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

① ابواب المناقب ، باب فی فضل مکہ

② کتاب الفتن ، باب قصۃ الجساسۃ

③ کتاب الحج ، باب النہی من حمل السلاح بمکۃ من غیر حاجۃ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْهِ سِوَاهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

(صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا اجر (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب (دوسری مساجد کے مقابلے میں) ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 390 دنیا میں سب سے پہلے مکہ مکرمہ کی مسجد، مسجد الحرام کی تعمیر کی گئی۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ)) قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى)) قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ ((أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَذْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر کی گئی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مسجد حرام“ میں نے عرض کیا ”اس کے بعد کون سی؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”مسجد اقصی“ میں نے عرض کیا ”ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا عرصہ حائل ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”چالیس سال! اور تجھے جہاں بھی نماز کا وقت آجائے وہیں نماز پڑھ لے۔ وہ جگہ مسجد (ہی) ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 391 مکہ مکرمہ کی مسجد، مسجد الحرام، نماز کے ممنوعہ اوقات سے مستثنیٰ ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

(صحیح)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے بنو عبد مناف! بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے کسی کو منع نہ کرو خواہ دن اور رات کا کوئی سا وقت ہو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

① صحیح الجامع الصغير، للالبانی، رقم الحديث 3732

② کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة

③ ابواب الحج، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف

حُرْمَةُ الْمَدِينَةِ الْمُنَوَّرَةِ

مدینہ منورہ کی حرمت کے مسائل

مسئلہ 392

مدینہ منورہ بھی مکہ مکرمہ کی طرح حرمت والا ہے جس میں درخت کاٹنا یا شکار کرنا منع ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 385 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 393

مدینہ منورہ کا دوسرا نام ”طابہ“ ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ”طابہ“ رکھا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 394

مدینہ منورہ میں طاعون کی بیماری کبھی نہیں پھیلے گی اور نہ اس میں دجال داخل ہو سکے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَالُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں اس میں نہ کبھی طاعون پھیل سکتا ہے نہ دجال داخل ہو سکتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 395

مدینہ میں موت تک مستقل قیام رسول اکرم ﷺ کی شفاعت کا

① کتاب الحج ، باب المدينة تنفیٰ حبثہا و تسمیٰ

② کتاب فضائل المدينة ، باب لا یدخل الدجال المدينة

باعث ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مدینہ منورہ میں مر سکتا ہو (یعنی یہاں آ کر موت تک قیام کر سکتا ہو) اسے ضرور مدینہ میں مرنا چاہئے کیونکہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ میں مرے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 396 مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنی برکت رکھی گئی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيَّ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ! مکہ کو تو نے جتنی برکت عطا فرمائی ہے، مدینہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 397 مدینہ میں مصائب اور آزمائشوں پر صبر کرنے والوں کے لئے رسول اللہ ﷺ قیامت کے روز سفارش کریں گے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَبَرَ عَلَى لُؤَائِهَا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے (مدینہ میں قیام کے دوران آنے والی) مشکلات و مصائب پر صبر کیا قیامت کے روز میں اس (کے ایمان) کی گواہی دوں گا یا فرمایا ”اس کی سفارش کروں گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 398 مدینہ منورہ میں قیامت تک اہل ایمان باقی رہیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ④

① ابواب المناقب ، باب ما جاء في فضل المدينة ② كتاب فضائل المدينة باب

③ كتاب الحج ، باب الترغيب في سكني المدينة ④ كتاب فضائل المدينة ، باب الايمان يارز الى المدينة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں سمٹ کر اسی طرح واپس آ جائے گا جس طرح سانپ پھر پھر اکر اپنے بل میں واپس آ جاتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 399 مدینہ منورہ کے پہاڑ ”أُحُد“ سے بھی رسول اللہ ﷺ کو محبت تھی۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ أَخَذْنَاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ رَاجِعًا وَبَدَأَ لَهُ أُحُدُ قَالَ ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں خیبر جانے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (گھر سے نکلا) وہاں خیبر میں آپ ﷺ کی خدمت کمد تارہا، نبی اکرم ﷺ خیبر سے مدینہ واپس لوٹے، اُحد پہاڑ دکھائی دیا تو فرمایا ”یہ پہاڑ وہ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 400 مدینہ منورہ کی کھجور ”عجوة“ جنت کا پھل ہے جس میں زہر اور جادو کے لئے شفا رکھی گئی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْعُجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَلِهَا شِفَاءٌ مِّنَ السَّمِّ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”عجوة کھجور جنت کا پھل ہے اور اس میں زہر کے لئے شفاء ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عُجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص ہر روز صبح کے وقت سات عدد عجوة کھجوریں کھائے گا اس کو اس روز زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا۔“ اسے بخاری نے

① کتاب الجہاد ، باب الخدمۃ فی الغزو

② کتاب الطب ، باب ما جاء فی الکماة و العجوة

③ کتاب الاطعمہ ، باب العجوة

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 401

مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 402

مدینہ منورہ میں ننگے پاؤں داخل ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ 403

مدینہ منورہ کی عمارتیں نظر آنے پر مروجہ الفاظ اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ 404

مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔



زِيَارَةُ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ

زیارت مسجد نبوی ﷺ کے مسائل

مسئلہ 405

مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کرنے اور اس میں نماز پڑھ کر زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مدینہ کا سفر کرنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَنْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِي هَذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری مسجد کا (زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے) سفر اختیار نہ کیا جائے ① مسجد نبوی ② مسجد حرام اور ③ مسجد اقصیٰ۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 406

مسجد نبوی ﷺ میں نماز کا ثواب مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد سے ہزار گنا زیادہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری اس مسجد میں نماز کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 407

مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت عام مساجد کی دعا مانگنا مسنون ہے۔

① کتاب الحج ، باب فضل المساجد الثلاثة

② کتاب الحج ، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة

عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ)) اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)) وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو حمید یا ابواسید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو وہ یہ دعا مانگے ”یا اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو یہ دعا مانگے ”یا اللہ! میں تیرے فضل کا طالب ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 408

مسجد میں داخل ہونے کے بعد پہلے تحیۃ المسجد ادا کرنی چاہئے پھر قبر مبارک پر حاضر ہو کر درود و سلام پڑھنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ ؓ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ قَالَ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ ؟)) قَالَ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتَكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ ، قَالَ ((فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسَ حَتَّى يَرْكَعَ رُكْعَتَيْنِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مسجد نبوی (ﷺ) میں حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھنے سے آپ کو کس چیز نے روکا؟“ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھ گیا)“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعت (تحیۃ المسجد) ادا نہ کر لے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 409

مسجد نبوی ﷺ میں اگر روضۃ الجنت میں عبادت کرنے کا موقع مل جائے تو وہ زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

① کتاب المساجد . باب ما يقول اذا دخل المسجد

② کتاب صلاة المسافرين ، باب استحباب تحية المسجد بر كعتين

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ریاض الجنة کو سفید سنگ مرمر کے ستونوں اور سفید قالینوں سے نمایاں کیا گیا ہے اس جگہ کا دوسرا نام ”روضہ شریف“ ہے اور جہاں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے اسے حجرہ شریف کہا جاتا ہے۔

مَسْئَلہ 410 نفاق اور جہنم سے برأت کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں پوری کرنے کا اہتمام کرنا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

وضاحت : من صلی فی مسجدی اربعین صلاة کتبت له براءة من النار ونجاة من العذاب وبراءة من النفاق ترجمہ: جس شخص نے میری مسجد میں تھاکے بغیر (سلسل) چالیس نمازیں ادا کیں اس کے لئے آگ سے برأت، عذاب سے نجات اور نفاق سے برأت لکھی جائے گی (طبرانی کی مذکورہ بالا حدیث اور اسی مضمون کی ترمذی اور ابن ماجہ کی احادیث ضعیف ہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی الجزء الاول) حدیث نمبر 364

مَسْئَلہ 411 مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے بعد اٹنے پاؤں واپس آنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 412 مسجد نبوی ﷺ میں ہر نماز کے بعد بلند آواز سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔



زِيَارَةُ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ

قبر مبارک ﷺ کی زیارت کے مسائل

مسئلہ 413 آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا جائز نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 405 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ 414 مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کے بعد رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ 415 قبر مبارک کے سامنے باادب کھڑے ہو کر آہستہ آواز سے السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہہ کر سلام کہنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَبَتَاهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ ①

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آ کر مسجد تشریف لاتے تو (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر پر حاضر ہوتے اور یوں سلام کرتے السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے) السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَبَا بَكْرٍ (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام کرتے) السَّلَامُ عَلَیْکَ يَا أَبَتَاهُ۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : سلام کے لئے تشہد کے یہ الفاظ السَّلَامُ عَلَیْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہُ کہنے بھی درست ہیں۔

مسئلہ 416 قبر مبارک پر سلام کہنے کے بعد درود شریف پڑھنا بھی مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ (ﷺ) فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ (ﷺ) وَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا . رَوَاهُ مَالِكٌ ①

حضرت عبداللہ بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر درود شریف پڑھتے دیکھا ہے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر درود بھیجنے سے مراد ان کے لئے دعاء کرنا ہے۔

مسئلہ 417 نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ (رضی اللہ عنہ) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (ﷺ) أَمَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا ((اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ (ﷺ) كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ (عليه السلام) إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ پر سلام کہنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے آپ پر درود کیسے بھیجا جائے؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کہو اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (عليه السلام) اور آل ابراہیم (عليه السلام) پر رحمت نازل فرمائی تھی۔ بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود اور بزرگ ہے۔ اے اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (عليه السلام) اور آل ابراہیم (عليه السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود ہے اور بزرگ ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 418 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا،

① کتاب الصلاة ، باب ما جاء في الصلاة على النبي (ﷺ)

② کتاب التفسير ، باب قوله عز وجل ان الله وملائكته يصلون على النبي (ﷺ)

رکوع کی طرح جھکنا، سجدہ کرنا یا تلاوت اور ذکر کے لئے بیٹھنا، اس کا طواف کرنا، اس کی طرف منہ کر کے دعاء کرنا یا نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَتَنَا لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورًا أَلْبِيَاءَهُمْ مَسَاجِدَ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ① (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

ہر نماز کے بعد درود و سلام کے لئے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری کا اہتمام کرنا اور وہاں دیر تک کھڑے رہنا درست نہیں۔

مسئلہ 419

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی گھروں میں نفل نماز پڑھو اور قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو) اور میری قبر کو تہوار نہ بناؤ اور مجھ پر درود بھیجئے تم جہاں کہیں بھی ہو گے تمہارا درود مجھے پہنچ جائے گا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 420

خواتین کا زیارت کے لئے بار بار نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر آنا پسندیدہ نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوْرَاتِ الْقُبُورِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 421

قبر مبارک کی زیارت کا واجب ہونا صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔

① احکام الجنائز، للالبانی، رقم الصفحة 216

② کتاب المناسک، باب زیارة القبور

③ ابواب الجنائز، باب کراهية زیارة القبور للنساء

قبر مبارک کی زیارت کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔ اسے طبرانی، دارقطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ لابانی جلد نمبر 1، حدیث نمبر 47

② حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ اسے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ لابانی جلد نمبر 1، حدیث نمبر 45

③ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے مدینہ آ کر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی، قیامت کے دن میں اس کے حق میں گواہی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر لابانی جلد نمبر 5، حدیث نمبر 5619

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ لابانی جلد نمبر 5، حدیث نمبر 5618

⑤ آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے ارادہ کیا میری (قبر کی) زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا جس نے مدینہ میں قیام کیا اور اس دوران آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا اور اس کے لئے سفارش کروں گا جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا اللہ اسے قیامت کے دن امن دے گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مشکوٰۃ المصابیح لابانی کتاب الحج حرم المدینہ حرم اللہ تعالیٰ الفصل الثالث

⑥ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ایک ہی سال میں میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی

زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ لابانی جلد نمبر 1، حدیث نمبر 46

⑦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے حالت اسلام میں حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی جہاد کیا اور بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ فرائض میں کوتاہی کے بارے میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔“ اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ لابانی جلد نمبر 1، حدیث نمبر 4

قبر مبارک کی زیارت کے متعلق وہ امور جو سنت سے ثابت نہیں

- ① قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنا۔
- ② مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد ادا کئے بغیر سیدھے قبر مبارک پر چلے جانا۔
- ③ قبر مبارک کی طرف منہ کر کے دعا کرنا۔
- ④ حصول برکت کے لئے قبر مبارک کی جالیوں، دیواروں، دروازوں کو چھونا، بوسے دینا یا اپنے جسم سے لگانا۔
- ⑤ قبر مبارک پر کھڑے ہو کر غیر مسنون درود مثلاً درود تاج، درود لکھی، درود مائی، درود اکبر، درود مقدس اور درود تحینا وغیرہ پڑھنا۔
- ⑥ اپنی حاجتیں اور مرادیں کاغذ پر لکھ کر جالیوں کے اندر پھینکنا۔
- ⑦ قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کے لئے بیٹھنا۔
- ⑧ قبر پر بیٹھ کر مراقبہ کرنا۔
- ⑨ قبر پر درود و سلام کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا تلاوت کر کے آپ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرنا۔
- ⑩ درود و سلام پڑھنے کے بعد الشِّفَاعَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْآمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّوَسَّلُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ اشْفِنِي يَا اللَّهُ جیسے کلمات کہنا۔

⑪ ہجوم کے باوجود درود و سلام پڑھنے کے لئے قبر پر آنا۔

⑫ دعاء کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ بنانا۔

⑬ یہ عقیدہ رکھنا جس طرح رسول ﷺ اپنی حیات طیبہ میں ہماری گزارشات سنتے تھے اب بھی اسی طرح ہماری گزارشات سن رہے ہیں۔

⑭ یہ عقیدہ رکھنا کہ درود و سلام کے لئے حاضر ہونے والوں کے احوال، اعمال اور نیتوں کو آپ ﷺ جانتے ہیں۔

⑮ یہ عقیدہ رکھنا کہ قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر مانگی گئی دعاء ضرور قبول ہوگی۔

⑯ قبر مبارک کی زیارت کے بعد اٹنے پاؤں واپس پلٹنا۔

⑰ مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بھجوانا۔

⑱ رجب، شعبان یا رمضان میں قبر مبارک کی زیارت کا خصوصی اہتمام کرنا۔

⑲ قبر مبارک پر اعتکاف کرنا یا قبر کا طواف کرنا۔

⑳ قبر مبارک کے سامنے نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر بے حس و حرکت کھڑے ہونا۔

㉑ بارش کے بعد قبر مبارک کے سبز گنبد سے گرنے والے قطروں کو تبرک کے طور پر جمع کرنا۔

㉒ قبر مبارک کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا۔



زِيَارَةُ مَسْجِدِ قُبَاءَ مسجد قباء کی زیارت کے مسائل

مسئلہ 422 مسجد قباء کی زیارت کرنا مسنون ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَزُورُ قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر اور کبھی پیدل چل کر مسجد قباء کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 423 مسجد قباء میں تحیۃ المسجد ادا کرنے کا ثواب عمرہ کے برابر ہے۔

عَنْ سَعْلِ بْنِ خُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ عُمْرَةٍ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)
حضرت اہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد یعنی مسجد قباء میں آکر (دورکعت) نماز پڑھے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 424 مسجد قباء کے علاوہ ثواب کی نیت سے مدینہ منورہ کی باقی مساجد کی زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت : تاریخی مقامات کی حیثیت سے دیگر مقامات کو دیکھنا معیوب نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!



① کتاب الحج ، باب فضل مسجد قباء

② کتاب المساجد ، باب فضل مسجد قباء والصلاة فیہ

زِيَارَةُ الْقُبْرِ — وَر

قبروں کی زیارت کے مسائل

مسئلہ 425 مدینہ منورہ کے قبرستان (جنت البقیع) اور شہداء احد کی قبروں کی زیارت کرنا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَرُزُّوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)
حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب محمد (ﷺ) کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ لہذا تم بھی قبروں کی زیارت کر لیا کرو۔ قبر کی زیارت کرنا آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 426 زیارت قبور کے موقع پر درج ذیل دعاء مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ ((الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآخِرَةِ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قبرستان جانے کے لئے رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے ”اے اس گھر کے رہنے والو! تم پر سلامتی ہو ہم بھی انشاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
وضاحت : اہل بقیع کے لئے دعاء کرتے ہوئے آخر میں درج ذیل الفاظ کا اضافہ بھی سنت سے ثابت ہیں اَللّٰهُمَّ اَلْخَيْرَ لِأَهْلِ الْبَقِيعِ اَلْقَرْنَ قَدْ يٰ اَللّٰھ! بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرما۔

مسئلہ 427 رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد جنت البقیع کی زیارت کا خصوصی اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

① ابواب الجنائز ، باب الرخصة فی زیارة القبور
② کتاب الجنائز ، باب ما یقال عند دخول القبر واللہا

خُطْبَاتُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

خطبات حجۃ الوداع

مسئلہ 428 9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد رسول اکرم ﷺ اپنی اونٹنی ”قصواء“ پر سوار ہو کر وادیِ عمرہ کے آخری حصہ تک تشریف لائے (جہاں اب مسجد نمروہ ہے) اور اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ فِي حَدِيثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَنَظَرَ النَّاسُ وَقَالَ ((إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِي مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضْعُ مِنْ دِمَاءِ نَادِمِ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فَيَبْنِي سَعْدٌ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَرَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رَبَا أَضْعُ رَبَانَا رَبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللَّهِ وَاسْتَخْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللَّهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُؤْطِنَنَّ فُرُوشَكُمْ أَحَدًا تَكْرِهُنَّ فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبْرِحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَقَدْ تَرَكَتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنْ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللَّهِ وَأَنْتُمْ تَسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟)) قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَأَذِيتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةَ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ آپ ﷺ نے (عرفات میں) خطبہ ارشاد فرمایا ”مسلمانو! تمہارے خون اور مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح حرمت

والے ہیں؛ جس طرح آج کا یہ دن حرمت والا ہے اُس (حرمت والے) مہینے میں اور تمہارے اس (حرمت والے) شہر میں۔ خبردار! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے رکھ دی گئی ہے (یعنی ختم کر دی گئی ہے) اور زمانہ جاہلیت کے خون بھی ختم کر دیئے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون معاف کرتا ہوں یہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنو سعد میں دودھ پیتا تھا اور اسے ہذیل نے قتل کر ڈالا۔ زمانہ جاہلیت کے سود بھی ختم کر دیئے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود معاف کرتا ہوں جو کہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا معاف کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کے حقوق (کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ تم لوگوں نے انہیں اللہ کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اور ان کا ستر تمہارے لئے اللہ کے حکم سے جائز ہوا ہے اور سنو! مردوں کا حق اپنی عورتوں پر یہ ہے کہ وہ (یعنی عورتیں) تمہارے بستر پر (یعنی تمہارے گھر میں) کسی ایسے آدمی کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر عورتیں ایسا کریں تو انہیں ایسا مارو جس سے انہیں سخت چوٹ نہ لگے اور ہاں! عورتوں کا حق مردوں پر یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق انہیں روٹی کپڑا مہیا کریں۔ (خبردار!) میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھامو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب! (قیامت کے دن) تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا، تم لوگ کیا جواب دو گے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ (ﷺ) نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا۔ حق رسالت ادا کیا اور (اپنی امت کی) خیر خواہی کی۔“ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا ”اے اللہ گواہ رہنا!“ اے اللہ گواہ رہنا!“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 429 درج ذیل خطبہ بھی رسول اللہ ﷺ نے میدان عرفات میں ہی ارشاد فرمایا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْمُحْضَرَةِ بِعَرَفَاتٍ لَقَالَ ((أَتَذَرُونِ أَتَى يَوْمٌ هَذَا ؟ وَأَتَى شَهْرٌ هَذَا ؟ وَأَتَى بَلَدٌ هَذَا ؟ قَالُوا : هَذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَشَهْرٌ حَرَامٌ وَيَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ : أَلَا وَإِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَدِمَائَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي يَوْمِكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَأَكَاثِرُ بِكُمْ

الْأَمَمَ فَلَا تُسَوِّدُوا وَجْهِي إِلَّا وَائِي مُسْتَنْقِذُ أَنْاسٍ وَمُسْتَنْقِذُ مَنِي أَنْاسٍ فَأَقُولُ يَارَبِّ أَصِيحَابِي؟ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِنِي مَا أَخَذْتُمَا بَعْدَكَ)) (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحيح)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں اپنی کان کٹی (اونٹنی پر سوار تھے اور ارشاد فرمایا ”لوگو! کیا تم جانتے ہو یہ کون سادن ہے؟ یہ کون سامہینہ ہے؟ یہ کون سا شہر ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یہ حرمت والا شہر ہے“ حرمت والا مہینہ ہے اور حرمت والا دن ہے۔“ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”خبردار! تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس مہینے کی حرمت۔ اس (حرمت والے) شہر میں اور اس (حرمت والے) دن میں۔ خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ مجھے رسوا نہ کرنا اور سنو! بعض لوگوں کو میں (سفرارش کر کے) جہنم سے بچاؤں گا جبکہ بعض دوسرے لوگ مجھ سے چھین لئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا یا رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے ”اے نبی! تو نہیں جانتا تیرے بعد انہوں نے (دین میں) کون کون سی نئی چیزیں ایجاد کر لیں (یعنی بدعات شروع کر دیں)“ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 430 قربانی کے دن (10 ذی الحجہ) رسول اکرم ﷺ نے منیٰ میں جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ ۞ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ؟)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوا يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بِلَدِكُمْ هَذَا أَلَا لَا يُجْنَى جَانٌ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يُجْنَى وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا إِنْ الشَّيْطَانُ قَدْ آيَسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَدِكُمْ هَذَا أَبَدًا وَلَكِنْ سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِي بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَيُرْضَى بِهَا أَلَا وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَائِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ مَا أَضْعُ مِنْهَا دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هَذِيلٌ) أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبَاٍ مِنْ رَبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، لَكُمْ رَوْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا

تُظَلَمُونَ إِلَّا يَا أُمَّتَهُ هَلْ بَلَّغْتُ؟) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالُوا نَعَمْ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَشْهَدُ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

(صحیح)

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (آپ ﷺ نے فرمایا) ”اے لوگو! کون سادن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟“ آپ ﷺ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”جج اکبر (قربانی) کا دن۔“ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح اس شہر مکہ میں اس (جج کے) مہینہ میں آج (قربانی کے دن) تمہارے خون، مال عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ خبردار! جو قصور کرے گا اس کا وبال اسی پر ہو گا“ باپ کے قصور کا بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا باپ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ خبردار! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ اس شہر (مکہ) میں کبھی اس (شیطان) کی عبادت کی جائے گی۔ لہذا اب وہ اسی بات پر راضی ہے کہ (شرک کے علاوہ) دوسرے اعمال، جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو، ان میں اس کی پیروی کی جائے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے (چچا حارث بن عبدالمطلب) کا خون معاف کرتا ہوں (جنہیں ہذیل نے اس وقت قتل کر دیا تھا جب وہ بنو لیث میں دودھ پیتے تھے) اور سنو! زمانہ جاہلیت کے تمام سود معاف کئے جاتے ہیں ہاں! البتہ اصل زر کے تم حق دار ہوتا کہ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ خبردار! اے میری امت کے لوگو! کیا میں نے تمہیں (اللہ کا) پیغام پہنچا نہیں دیا؟“ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ہاں!“ (یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“ یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 431 قربانی کے روز رسول اللہ ﷺ نے درنِ ذیل خطبہ بھی ارشاد فرمایا ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ۖ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النُّحْرِ قَالَ: ((إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةَ إِنَّا عَشْرَ شَهْرٍ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَ مَتَرَالِيَّاتٍ، ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ))

وَقَالَ: ((أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بغيرِ
 اِسْمِهِ فَقَالَ ((الْيَسَ ذَا الْحَجَّةِ؟)) قُلْنَا بلى قَالَ ((أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
 فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بغيرِ اِسْمِهِ فَقَالَ: ((الْيَسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟)) قُلْنَا بلى قَالَ
 ((فَإِنْ دِمَاءُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا،
 فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَتَسْلَقُونَ رَبُّهُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا
 يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ؟)) قَالُوا: نَعَمْ أَقَالَ ((اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيَبْلُغِ
 الشَّاهِدَ الْغَائِبَ قُرْبٌ مُبْلَغٌ أَوْ عُلَى مِنْ سَامِعٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں
 ارشاد فرمایا (لوگو! زمانہ پھر پھر اسی حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس روز تھا جس روز اللہ تعالیٰ نے
 زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، ایک سال بارہ مہینوں پر مشتمل ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین
 مسلسل (یعنی) ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ایک (قبیلہ) مضر کا رجب، جو کہ (جمادی الثانی) اور شعبان کے
 درمیان پڑتا ہے۔ اس کے بعد آپ نے پوچھا ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول
 ﷺ بہتر جانتے ہیں۔“ تب آپ ﷺ نے سکوت فرمایا حتیٰ کہ ہم نے سوچا شاید آپ ﷺ اس مہینے کا نام
 ذوالحجہ کے علاوہ کوئی دوسرا بتائیں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟“ ہم نے عرض کیا
 ”کیوں نہیں۔“ آپ ﷺ نے پھر پوچھا ”یہ کون سا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ﷺ
 بہتر جانتے ہیں۔“ آپ ﷺ نے سکوت فرمایا حتیٰ کہ ہم نے سوچا شاید آپ ﷺ اس شہر کا نام مکہ کے علاوہ
 کچھ اور بتائیں گے لیکن آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا یہ شہر مکہ نہیں ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ
 ﷺ نے پھر پوچھا ”یہ کون سا دن ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔“
 آپ ﷺ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ ہم نے سوچا شاید آپ ﷺ اس دن کا نام ”یَوْمُ النَّحْرِ“ کی بجائے کچھ اور
 بتائیں گے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا یہ یوم نحر نہیں ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ پھر
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح
 حرام ہیں جس طرح اس حرمت والے مہینے میں اور اس حرمت والے شہر میں اس حرمت والے دن میں“

تمہارے خون تمہارے مال اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (یاد رکھو!) عنقریب تم لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو اور وہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب لے گا۔ خبردار! میری وفات کے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ لوگو! بتاؤ، کیا میں نے (تمہیں اللہ کا پیغام) پہنچا دیا (یا نہیں) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ہاں! پہنچا دیا۔“ آپ ﷺ نے (آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر) فرمایا ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“ پھر فرمایا ”جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (دین کا پیغام) پہنچائیں۔ بعض اوقات پہنچائے گئے لوگ سننے والوں کی نسبت بات کو زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① زمانہ پھر پھر اُکریں حالت پر آ گیا ہے جس حالت پر اس روز تھا جس روز اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ قریش مکہ جب حرام مہینوں میں لڑنا چاہتے تو ان کے نام بدل دیتے اور جنگ و جدال کے بعد آنے والے مہینوں کے نام اپنی طرف سے حرام مہینے رکھ لیتے۔ اس طرح کفار مکہ نے مہینوں کو غلط ملط کر رکھا تھا لیکن جس سال آپ نے حج ادا فرمایا اس سال اللہ تعالیٰ کے حساب کے مطابق اور قریش مکہ کے حساب سے بھی وہ ذوالحجہ کا ہی مہینہ بنتا تھا۔ مذکورہ بالا الفاظ میں رسول اللہ نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے ② مضر ایک قبیلہ کا نام تھا جو جب کے مہینے کو بہت اچھا سمجھتا تھا اس لئے رسول اللہ ﷺ نے جب کو اس قبیلہ کے نام سے منسوب فرمایا۔

مسئلہ 432 12 ذی الحجہ کو منیٰ میں رسول اکرم ﷺ نے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ آبَاءَكُمْ وَاحِدٌ أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لَأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا التَّقْوَى ، أَبْلَغْتُ؟)) قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟)) قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ ((أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟)) قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ ((أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟)) قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ ((فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَبْلَغْتُ؟)) قَالُوا بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدِ الْغَائِبِ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ ①

حضرت ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص نے ایام تشریق کے وسط (یعنی 12 ذی الحجہ) کو

رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع کا خطبہ سنا۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے۔ سنو کسی عربی کو عجی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں نہ ہی کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ والے پر فضیلت حاصل ہے مگر تقویٰ کی بنیاد پر (لوگو!) کیا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پہنچا دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ کون سادہ ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یہ حرمت والا دن ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ کون سامہینہ ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یہ حرمت والا مہینہ ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”یہ کون سا شہر ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور مال ایک دوسرے پر حرام قرار دیئے ہیں۔ جس طرح تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس دن کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”اللہ کے رسول ﷺ نے پیغام پہنچا دیا۔“ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہاں موجود لوگوں کو غیر موجود لوگوں تک دین کا پیغام پہنچانا چاہئے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 433

منیٰ میں مقام خیف پر (جہاں آج کل مسجد خیف ہے) رسول اکرم ﷺ نے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْخَيْفِ مِنْ مَنَى فَقَالَ ((نَصَرَ اللَّهُ أَمْرَاءَ سَمِعَ مَقَالَتِي قَبْلُهَا. قَرُبْتُ حَامِلٍ فَقِهِ غَيْرَ فَقِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لَوْلَاةِ الْمُسْلِمِينَ وَتَزْوُجُ جَمَاعَتَهُمْ فَإِنْ دَعَوْهُمْ تَحِيَّطٌ مِنْ وَرَائِهِمْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (حسن)

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ میں مسجد خیف کے مقام پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا ”اللہ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے بات سنی اور دوسروں تک پہنچائی۔ بعض اوقات فقہ کی باتیں پہنچانے والے خود فقہ نہیں ہوتے اور بعض لوگ جو بات سن کر دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ (یعنی پہنچائے گئے) ان سے (یعنی

پہنچانے والوں سے) زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا ① خالص اللہ کے لئے عمل کرنا ② مسلمان حاکموں کی بھلائی چاہنا ③ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والے کو (جماعت کے) لوگوں کی دعائیں گھیرے رہتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 434 خطبہ حجۃ الوداع کے بعض دیگر ارشادات درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ ((قَدْ يَسَّ الشَّيْطَانُ بَأَن يُعْبَدَ بَارِضُكُمْ وَلَكِنَّهُ رَضِيَ أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا تُحَاقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَاحْذَرُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ اغْتَصَمْتُمْ بِهِ فَلَنْ تَصِلُوا أَبَدًا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ ﷺ) إِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ أَخَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِأَمْرٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ وَلَا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طَيْبِ نَفْسٍ وَلَا تَظْلِمُوا وَلَا تَرْجِعُوا مِنْ بَعْدِي كُفْرًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) . رَوَاهُ الْحَاكِمُ ① (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے روز لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا ”شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سر زمین پر کبھی اس کی بندگی کی جائے گی لہذا اب وہ اسی بات پر راضی ہے کہ (شرک کے علاوہ) دوسرے اعمال جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی پیروی کی جائے لہذا شیطان سے خبردار ہو۔ بے شک میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے اگر مضبوطی سے پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت۔ (سنو!) بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ (اس طرح) سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کسی آدمی کے لئے اپنے بھائی کے مال سے کوئی چیز لینا جائز نہیں ہاں اگر وہ آدمی خود اپنی خوشی سے دے۔ آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اور میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔



مَسَائِلٌ مُتَفَرِّقَةٌ

متفرق مسائل

مسئلہ 435

رسول اللہ ﷺ نے ساری حیات طیبہ میں چار عمرے اور ایک حج ادا فرمایا۔

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ عُمَرَةً مِنَ الْحَدَيْبِيَّةِ أَوْ زَمَنَ الْحَدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ خُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا کئے ہیں۔ حج والے عمرے کے سوا باقی سارے عمرے ذوالقعدہ (کے مہینے) میں ادا کئے ہیں ایک عمرہ حدیبیہ سے یا (صلح) حدیبیہ کے موقع پر ذوالقعدہ میں۔ دوسرا اگلے سال ذوالقعدہ میں تیسرا ذوالقعدہ میں جعرانہ سے جہاں پر نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خنین کے مال غنیمت کی تقسیم کی اور چوتھا وہ عمرہ جو آپ ﷺ نے (ذوالحجہ میں) اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 436

نفل حج انسان جتنی مرتبہ چاہے ادا کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلْحَجُّ فِي كُلِّ سَنَةٍ أَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ ((بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً فَمَنْ اسْتَطَاعَ فَتَطَوَّعَ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم

① کتاب الحج ، باب بیان عدد عمرۃ النبی ﷺ وزمانہن

② ابواب المناسک ، باب فرض الحج مرة فی العمر

ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا حج ہر سال فرض ہے یا ایک ہی بار ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایک ہی بار فرض ہے البتہ جو طاقت رکھے وہ نفل حج ادا کرے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 437 حج اور عمرے کا ثواب خرچ اور تکلیف کے مطابق ملتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدَرٍ نَفَقَتِكَ أَوْ نَصَبِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے عمرہ کے (ثواب کے) بارے میں فرمایا کہ اس کا ثواب خرچ یا مشقت کے مطابق ملتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 438 حج یا عمرہ میں زیادہ اجر و ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اپنے آپ کو جان بوجھ کر مشقت میں ڈالنا جائز نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ يَتَهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ لَ ((مَا بَالُ هَذَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَذَرْنَا أَنْ يَمْسُقَ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْلِيبِ هَذَا نَفْسُهُ)) قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (صحيح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا گزر ایک ایسے بوڑھے شخص پر ہوا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا حال ہے اس کا؟“ لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اس نے (بیت اللہ شریف تک) پیدل چل کر پہنچنے کی منت مانی ہے۔“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تعالیٰ اس بات سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا کرے۔“ راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا ”کہ سوار ہو جائے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 439 حطیم (کعبہ شریف کا غیر مستقف حصہ) میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔

① کتاب العمرة، باب اجر العمرة على قدر النصب

② ابواب النذور والايمان، باب فيمن يحلف بشيء ولن يستطيع

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ ((إِذَا أَرَدْتَ دُخُولَ الْبَيْتِ فَصَلِّ هَاهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلَكِنْ قَوْمَكَ اقْتَصِرُوا حَيْثُ بَنُوهُ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کعبہ شریف میں داخل ہو کر نماز پڑھنا چاہتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں لے گئے اور فرمایا ”جب تم بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنا چاہو تو یہاں (حطیم میں) کھڑے ہو کر نماز پڑھ لو۔ یہ بھی بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔ تیری قوم نے بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت (حلال کمائی میسر نہ ہونے کی وجہ سے) اسے (اسی غیر مستقف حالت میں) تھوڑا سا تعمیر کر دیا تھا۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 440

بیت اللہ شریف کے اندر جانے کی سعادت نصیب ہو تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے مقابل کی دیوار کی طرف منہ کر کے ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کرنی چاہئے اس کے بعد بیت اللہ شریف کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر اللہ کی تکبیر، توحید اور تحمید کے کلمات نیز توبہ استغفار اور دعائیں مانگنی چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَعْبَةَ وَذَنَّا خُرُوجَهُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَلَذَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيحًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكَعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيحَتَيْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور نکلنے ہی والے تھے کہ مجھے کوئی چیز یاد آگئی اور میں وہاں سے چلا گیا اور جلدی جلدی واپس آ گیا، لیکن اتنے میں ہی رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ”کیا رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف میں نماز پڑھی ہے؟“ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”ہاں! دو ستونوں کے درمیان دو رکعت نماز ادا فرمائی ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ۖ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَرْكَانِ الْبَيْتِ يَسْتَقْبِلُ كُلُّ رُكْنٍ مِنْهَا بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ وَسَأَلَ اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

(صحیح)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کعبہ شریف میں) داخل ہوئے۔ پھر حدیث بیان کی اور کہا کہ (نماز کے بعد) نبی اکرم ﷺ کعبہ شریف کے کونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ہر کونے کے سامنے کھڑے ہو کر تکبیر، توحید اور تحمید کے کلمات ارشاد فرمائے۔ اللہ سے دعا اور استغفار کی۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 441 حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں جنت کے پتھر ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَأْفُوتَانِ مِنَ يَأْفُوتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمَسْ نُورُهُمَا لَأَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ②

(حسن)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو پتھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں پتھروں کی روشنی ختم کر دی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا تو یہ دونوں پتھر مشرق اور مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دیتے“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 442 حجر اسود جنت سے اتارا گیا پتھر ہے جو دودھ کی طرح سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے سیاہ ہو گیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَسَدُ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③ (صحیح)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔“ اسے ترمذی نے

① کتاب المناسک ، باب التکبیر والتہلیل عند کل رکن من ارکان الکعبۃ رقم الحدیث 3006

② کتاب المناسک ، باب صفۃ الرکن والمقام

③ ابواب الحج ، باب ما جاء فی فضل الحجر الاسود

روایت کیا ہے۔

مسئلہ 443

حجر اسود کو چومنا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرنا شرک نہیں بلکہ سنت رسول ﷺ کی اتباع اور پیروی کرنا ہے۔

عَنْ زَيْدِ ابْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِلرُّكْنِ أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمْتُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَنَا وَلِلرَّمْلِ؟ إِنَّمَا كُنَّا رَأَيْنَا الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نَحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت زید اپنے باپ حضرت اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا ”اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔“ یہ کہہ کر حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر فرمانے لگے ”اب ہمیں (طواف کے پہلے تین چکروں میں) رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے رمل تو مشرکوں کو دکھانے کے لئے کیا تھا اور اب اللہ نے انہیں تباہ کر دیا ہے پھر خود ہی فرمایا ”کوئی چیز جسے رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو اسے چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 444

حج یا عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ سے آب زمزم کا تحفہ ساتھ لے جانا مستحب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی (مکہ سے مدینہ) لے جایا کرتی تھیں اور فرماتیں رسول اللہ ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 445

دوران حج تجارت یا مزدوری کرنا جائز ہے۔

① کتاب الحج ، باب الرمل فی الحج والعمرة

② ابواب الحج ، باب ما جاء فی حمل ماء زمزم

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّمِيمِيِّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا أُكْرِي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَكَانَ نَاسٌ يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ فَلَقِيتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنِّي رَجُلٌ أُكْرِي فِي هَذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ لِي إِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَيْسَ تُحْرِمُ وَتَلْبِي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَتَفِيضُ مِنْ عَرَافَاتٍ وَتَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ لَكَ حَجًّا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَقَالَ ((لَكَ حَجٌّ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو امامہ تمیمی کہتے ہیں میں موسم حج میں حجاج کی باربرداری کا کام کرتا تھا کچھ لوگ کہتے تھے تمہارا حج نہیں ہوا چنانچہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض کیا ”اے ابو عبدالرحمان! میں حجاج کی باربرداری کا کام کرتا ہوں اور کچھ لوگ کہتے ہیں تمہارا حج نہیں ہوا؟“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”کیا تم نے احرام نہیں باندھا؟ کیا تم نے تلبیہ نہیں کہا؟ کیا تم نے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا؟ کیا تم عرفات سے ہو کر نہیں آئے کیا تم نے ری جمار نہیں کی؟“ میں نے عرض کیا ”کیوں نہیں (سب کچھ کیا ہے)“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”تو پھر تمہارا حج ہو گیا ہے۔“ (سنو) ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے یہی مسئلہ پوچھا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ اس پر رسول ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 197) تب رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی طرف پیغام بھیجا اس کے سامنے یہ آیت پڑھی اور فرمایا ”تیرا حج ہو گیا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 446 قبولیت حج کے لئے رزق حلال شرط ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ حَاجًّا بِنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَزْرِ فَنَادَى لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ زَاذَكَ حَلَالٌ وَزَا حِلَّتْكَ حَلَالٌ وَحُجَّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَسْزُورٍ وَإِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَزْرِ فَنَادَى لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَا

سَعْدِيكَ زَاذَكَ حَرَامٌ وَنَفَقَتِكَ حَرَامٌ وَحُجَّكَ مَازُورٌ وَغَيْرُ مَا جُورٍ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی حج کے لئے رزق حلال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں اپنا پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے تیرا لبیک قبول ہوا اور رحمت الہی تجھ پر نازل ہو تیرا سفر خرچ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول، گناہوں سے پاک ہے اور جب آدمی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ پکارتا ہے تو آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے تیری لبیک قبول نہیں نہ تجھ پر رحمت ہو تیرا سفر خرچ حرام تیری کمائی حرام اور تیرا حج گناہوں سے آلودہ اور بے اجر ہے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مَسْئَلہ 447 سفر حج پر نکلنے سے پہلے گھر میں دو رکعت نفل ادا کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 448 سفر حج پر روانگی سے قبل بزرگوں اور ولیوں سے اجازت لینا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 449 سفر حج پر روانگی سے قبل بزرگوں اور ولیوں کی قبروں کی زیارت کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 450 گھر سے نکلتے ہوئے درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يَقَالُ حِمْنِيْهِ هُدًى وَكُفًى وَوَقَيْتُ فِتْنَتَنِيْ لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ شَيْطَانُ آخِرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هَدَى وَكُفًى وَوَقَيْتُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا

① فقہ السنۃ، کتاب الحج، باب الحج من مال حرام

② ابواب الادب، باب ما جاء فہم دخل بیتہ ما یقول

مانگے ”اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر (کسی میں نہیں ہے) اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے (سارے کاموں میں) تیری رہنمائی کی گئی۔ تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے قابو پا سکتے ہو جس کی راہنمائی کی گئی کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 448 سواری پر سوار ہونے کے بعد آغاز سفر میں اور سفر سے واپسی پر درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرَةٍ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرِنَا هَذَا وَاطْوِ عَنَّا بَعْدَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَأَذَا رَجَعْ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيَاتُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے اونٹ پر سفر پر جانے کے لئے سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھتے ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مسخر کیا ہم اسے مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور ہمیں اپنے رب ہی کی طرف پلٹنا ہے اے اللہ! اس سفر میں ہم تجھ سے نیکی، تقویٰ اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو یا اللہ ہمارے لئے ہمارا سفر آسان فرما دے اور اس کی لمبائی کم کر دے یا اللہ سفر میں تو ہی ہمارا محافظ ہے اور اہل و عیال کی خبر گیری کرنے والا ہے یا اللہ میں سفر کی مشقت (دوران سفر حادثہ کی وجہ سے) برے منظر اور اہل و عیال میں بری حالت کے ساتھ واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تب بھی یہی دعا پڑھتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے ”ہم واپس آنے والے توبہ کرنے والے عبادت

کرنے والے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 452 اہل قافلہ کو دوران سفر امیر مقرر کر کے سفر کرنا چاہئے۔

قَالَ عُمَرُ ۞ إِذَا كَانَ نَقَرٌ ثَلَاثَ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ ذَاكَ أَمِيرٌ أَمْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ۞
رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ①

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تین آدمی (سفر میں) ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں
امیر بنانے کا حکم رسول اکرم ﷺ نے دیا ہے۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 453 دوران سفر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور بلندی سے نیچے
اترتے ہوئے سُبْحَانَ اللہ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (دوران سفر میں) جب ہم بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور
جب بلندی سے نیچے اترتے تو سُبْحَانَ اللہ کہتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 454 حج ادا کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس جانا اجر عظیم کا
باعث ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ۞ قَالَ: إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ
فَلْيُعْجِلِ الرُّحْلَةَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لَأَجْرِهِ. رَوَاهُ دَارُ قُطَيْبٍ وَالْحَاكِمُ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی شخص اپنا حج مکمل
کر لے تو اسے اپنے اہل و عیال میں (واپس) آنے کے لئے جلدی کرنا چاہئے، یہ اس کے لئے اجر عظیم کا
باعث ہے۔“ اسے دارقطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

① کتاب المناسک ، باب استحباب تأمیر المسافرین احدهم علی انفسهم

② کتاب الجہاد ، باب التسبیح اذا هبط وادبا

③ سلسلۃ الاحادیث الصحیحة ، للالبانی ، رقم الحدیث 1359

مَسْئَلہ 455 مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے وضو یا غسل کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 456 سفر حج کے دوران جہاں کہیں قافلہ ٹھہرے وہاں دو رکعت نفل کا اہتمام کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 457 ثواب کی نیت سے عار حرایا غار ثور کا سفر کرنا آثار صحابہ سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 458 مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 459 حصول برکت کے لئے آب زمزم میں کپڑے یا کفن بھگوننا سنت سے ثابت نہیں۔

مَسْئَلہ 460 میزاب کے نیچے اَللّٰهُمَّ اَظْلِنِيْ فِیْ ظِلِّكَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضاحت : کعبہ شریف کی چھت پر حطیم شریف کی ست بارش کا پانی نیچے گرانے کے لئے جو پرتال لگایا گیا ہے، اسے میزاب کہتے ہیں۔

مَسْئَلہ 461 مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کی مٹی کو خاک شفا سمجھنا، اسے کھانا اور اپنے ساتھ لانا سنت سے ثابت نہیں۔

الدُّعِيَّةُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

قرآن مجید اور حدیث شریف کی دعائیں

مسئلہ 462

طواف وسعی نیز قیام منیٰ، وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ کے دوران مانگنے کے لئے قرآن وحدیث کی بعض جامع دعائیں۔

- ① ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾ (23:7)
 ”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ (سورہ اعراف، آیت نمبر 23)
- ② ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (201:2)
 ”اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی سے نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 201)
- ③ ﴿رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا ۝﴾ (66-65:25)
 ”اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کا عذاب دور رکھنا کیونکہ اس کا عذاب چٹ جانے والا ہے، بیشک جہنم بہت ہی برا ٹھکانا اور بہت ہی بری جگہ ہے۔“ (سورہ فرقان، آیت نمبر 65-66)
- ④ ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝﴾ (74:25)
 ”اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنادے۔“ (سورہ فرقان، آیت نمبر 74)
- ⑤ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝﴾ (8:3)

”اے ہمارے رب! ہدایت عطا فرمانے کے بعد ہمارے دلوں کو گمراہ نہ کر اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما۔ بیشک تو ہی حقیقی داتا ہے۔“ (سورہ آل عمران، آیت نمبر 8)

⑥ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝﴾ (10:59)

”اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور اہل ایمان کے بارے میں ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کینہ نہ آنے دے اے ہمارے رب! تو بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔“ (سورہ حشر، آیت نمبر 10)

⑦ ﴿رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝﴾ (10:18)

”اے ہمارے رب! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے معاملات میں اصلاح کی صورت پیدا فرما۔“ (سورہ کہف، آیت نمبر 10)

⑧ ﴿رَبَّنَا آتِنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝﴾ (8:66)

”اے ہمارے رب! ہمارا نور آخربک باقی رکھنا اور ہمیں بخش دینا تو یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔“ (سورہ التحریم، آیت نمبر 8)

⑨ ﴿رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝﴾ (41-40:14)

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اے ہمارے رب! میری دعاء قبول فرما۔“ اے ہمارے رب! مجھے میرے والدین اور اہل ایمان کو حساب کتاب کے دن بخش دینا۔“ (سورہ ابراہیم، آیت نمبر 40-41)

⑩ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَتَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝﴾ (286:2)

”اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو جائے تو ہم پر گرفت نہ فرما اے ہمارے رب! ہم

پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے ہمارے رب! جو بوجھ اٹھانے کی طاقت ہم میں نہیں وہ ہمارے اوپر نہ ڈال ہمیں معاف فرما۔ ہمیں بخش دے ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا آقا ہے کافروم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 286)

(11) ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ))^①

”اے دلوں کو پھیرنے والے! میرا دل اپنے دین پر جمادے۔“

(12) ((اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ))^②
”الہی! ہمارا انجام سب ہی کاموں میں اچھا کیجئے اور دنیا کی رسوائی سے ہمیں پناہ دیجئے اور آخرت کے عذاب سے بھی۔“

(13) ((اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتِكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتِكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ))^③
”یا اللہ! میرے گناہوں کے مقابلے میں تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور مجھے میرے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید ہے۔“

(14) ((اَللّٰهُمَّ رَحْمَتِكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَانِيْ كُلَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ))^④

”اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر۔ میرے تمام حالات درست فرما دے۔ تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔“

(15) ((اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ))^⑤

”اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنا پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما۔“

(16) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))^⑥

① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2792

② مسند امام احمد بن حنبل، ص 181، ج 4 ③ عدة الحصن والحصین، رقم الحدیث 246

④ صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 4246

⑤ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث رقم الحدیث 2789

⑥ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الثانی: رقم الحدیث 1729

”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے اور تیرے سوا کون ہے جو گناہ بخشے تو مجھے بھی اپنے ہاں سے خاص بخشش سے نوازا اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔“

(17) ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّىْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِىْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلٰى وَاَبُوْءُ بِذَنْبِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) ❶

”اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق قائم ہوں اپنے کئے ہوئے برے کاموں کے وبال سے تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر تیرے جو احسانات ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔“

(18) ((اَللّٰهُمَّ رَبِّ جِبْرِائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَرَبِّ اِسْرَافِيْلَ وَرَبِّ مُحَمَّدًا اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ)) ❷

”اے الٰہی! اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور حضرت محمد ﷺ کے رب! میں تیرے ساتھ آگ کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(19) ((اَللّٰهُمَّ فِىْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) ❸

”اے اللہ! جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اس روز مجھے اپنے عذاب سے بچائے رکھنا۔“

(20) ((اَللّٰهُمَّ حَاسِبُنَا حِسَابًا يَّسِيْرًا)) ❹

”اے اللہ! ہم سے آسان حساب لے۔“

(21) ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِّنِّىْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) ❺

❶ مختصر صحیح بخاری للزیلعی ، رقم الحدیث 2070

❷ مجمع الزوائد ، ص 104 ، ج 10

❸ صحیح سنن ابی داود ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 4218

❹ مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثالث رقم الحدیث 5562

❺ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل

اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر نیز وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب معاف فرما دے۔ تیری ذات سب سے پہلے اور سب سے آخر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) ②②

اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے صحت، ہدایت اور رزق عطا فرما۔

((اللَّهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سُوءِكَ)) ②③

”یا اللہ! رزق حلال سے میری ساری ضرورتیں پوری فرما اور حرام سے بچانیز اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنی ذات کے علاوہ ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔“

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) ②④

الہی! میں سوال کرتا ہوں آپ سے درگزر اور سلامتی اور ہر تکلیف سے بچاؤ کا دنیا و آخرت میں۔

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى)) ②⑤

”یا اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔“

((اللَّهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ)) ②⑥

”اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور میری اصلاح فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور اصلاح کا سوال کرتا ہوں۔“

((رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْعَفُورُ)) ②⑦

اے میرے رب! مجھے بخش دے میری توبہ قبول فرما تو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

((اللَّهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدْنِيْ اللَّهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اللَّهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)) ②⑧

②⑧

① صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 756

② صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 2722

③ الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز ص 507 ج 4

④ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 1870

⑤ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل

⑥ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحدیث 3075

⑦ مشکوٰۃ الصابیح، باب ما یقول عند الصبح والمساء فصل الثالث

”اے اللہ! میرے بدن کو تندرست رکھ۔ اے اللہ! میرے کان عافیت سے رکھ۔ اے اللہ! میری آنکھ کو عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔“

(29) ((اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِيْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِيْ مِنَ الْكُذِبِ وَعَيْنِيْ مِنَ الْخِيَاَنَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ))¹

”یا اللہ! میرے دل کو نفاق سے، عمل کو ریا سے، زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کیونکہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے اندر چھپی باتوں کو جانتا ہے۔“

(30) ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ دِيْنِيْ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيْ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاَجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاَجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ))²

”یا اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما جو میرے انجام کا محافظ ہے۔ میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں میری روزی ہے۔ میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے (مرنے کے بعد) پلٹ کر جانا ہے میری زندگی کو نیکیوں میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو ہر برائی سے بچنے کے لئے راحت بنا۔“

(31) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نَقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ))³

”یا اللہ! میں تیری نعمت کے زوال، تیری عافیت سے محرومی، تیرے اچانک عذاب اور تیرے ہر طرح کے غصے سے پناہ مانگتا ہوں۔“

(32) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاِخْلَاقِ))⁴

”یا اللہ! میں حق کی مخالفت، نفاق اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(33) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيَّتِيْ))⁵

1 مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 2501

2 مختصر صحیح مسلم ، للالبانی رقم الحدیث 1869

3 مختصر صحیح مسلم ، للالبانی رقم الحدیث 1913

4 صحیح سنن النسائی ، باب جامع الدعوات

5 صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 5031

”اے اللہ! میں اپنی سماعت، بصرات، زبان، دل اور شر مگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَاعُوْذُبِکَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالدَّلَّةِ وَاعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ))^① (34)

”یا اللہ! میں فقیری سے (دین اور دنیا کی ضرورتوں میں) کمی سے اور (دنیا و آخرت میں) رسوائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے۔“

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))^② (35)

”اے اللہ! میں نے جو عمل کیا ہے اس کے شر سے اور جو (ابھی نہیں کیا اس کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَيِّئِ الْاِسْقَامِ))^③ (36)

”یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں برص، کوڑھ، جنون اور تمام بُری بیماریوں سے۔“

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَّیْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمَقَامَةِ))^④ (37)

”یا اللہ! میں اپنے گھر میں برے شب و روز، بُری گھڑی، برے ساتھی اور برے ہمسائے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یَسْمَعُ))^⑤ (38)

”یا اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ① ایسا علم جو نفع نہ دے (یعنی جس کے مطابق عمل نہ ہو) ② ایسا دل جو خوف نہ کھائے ③ ایسا نفس جو آسودہ نہ ہو ④ اور ایسی دعا جو قبول نہ ہو۔“

① صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 5046

② صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التَّوَضُّعِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ یَعْمَلْ

③ صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 5060

④ سلسلۃ احادیث الصحیح للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحدیث 1442

⑤ صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 3094

((اللَّهُمَّ اِقْسِمَ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمًّا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا))^①

”یا اللہ! تو ہمیں اتنی خشیت عطا فرما جو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اتنی اطاعت نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین عطا فرما جو دنیا کے مصائب سہنے ہمارے لئے آسان بنا دے یا اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے، ہمیں کانوں آنکھوں اور دوسری قوتوں سے فائدہ پہنچا اور ہمیں اس فائدے کا وارث بنا (یعنی عمر بھر ہمارے حواس صحیح سلامت رکھ) جو شخص ہم پر ظلم کرے اس سے تو انتقام لے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما دین کے معاملے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال دنیا کو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد نہ بنا نہ ہی دنیا کو ہمارے علم کی منزل مقصود بنا اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔“

((اللَّهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَةٍ نَاصِیْتِیْ بِیْدِكَ قَاضٍ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاءِكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِیْتُ بِهِ نَفْسِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَسْتَاثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمٍ غَیْبٍ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُورَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ))^②

”یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور بندی کا بیٹا میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا ہر حکم مجھ پر نافذ ہونے والا ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی کتب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ

① صحیح جامع الترمذی للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2783

② صحیح جامع الترمذی، للالبانی، الجزء الثالث، رقم الحديث 2796

قرآن کو میرے دل کی بہار بننے کا نور اور میرے دکھوں اور غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔“

(41) ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهٖ وَ اٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذِبَهُ عَبْدُكَ وَ نَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضِیَّتَهُ لِیْ خَیْرًا)) ❶

”یا اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی مانگتا ہوں جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا اور تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں ہر طرح کی برائی سے جلد یا دیر کی جسے میں جانتا ہوں اور جسے میں نہیں جانتا یا اللہ! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی نے مانگی اور ہر اس برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی نے پناہ مانگی۔ یا اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے قول و فعل کا جو جنت کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں آگ سے اور اس قول و فعل سے جو آگ کے قریب لے جائے۔ یا اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو نے میرے لئے جس تقدیر کا فیصلہ کیا اسے میرے حق میں بہتر بنا دے۔“

(42) ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)) ❷

”عظمت اور حوصلے والے اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں عرش عظیم کے مالک اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں زمین و آسمان کے مالک اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ عرش کریم کا بھی مالک ہے۔“

(43) ﴿ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ ۝ (78:21) ﴾

”تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو (ہر خطا سے) پاک ہے بے شک میں ہی ظالموں سے ہوں۔“ (سورہ

❶ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 3102

❷ الولو و المرجان ، الجزء الثانی رقم الحدیث 1741

انبیاء، آیت نمبر 78)

④ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ))^①

”اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد کے لائق وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ! اگر تو اپنے فضل سے کسی کو نوازنا چاہے تو تجھے کوئی روک نہیں سکتا اور اگر تو کسی کو اپنی رحمت سے محروم کر دے تو کوئی اسے نواز نہیں سکتا، کسی دولت مند کی دولت اسے تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی۔“

⑤ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ کُفُوًا اَحَدٌ))^②

”اے اللہ! میں تجھ سے اس لئے پناہ مانگتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی الہ نہیں تو اکیلا ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنم نہ وہ کسی سے جنا گیا اور اس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔“



① مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحدیث 699

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 3111